بسم الله الرحمن الرحیم

مَنۡ یُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیۡرًا یُفَقِّهُهُ فِی الدِّیۡنِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے،

اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ (مسند احمد رقم ٦٨٩٦)

شافعی فقہ

نئی ترتیب اور اضافوں کے ساتھ تصحیح شدہ ایڈیشن

حصہ اوّل

محمد ایوب ندوی

فہرست مضامین

تقدیم

عزیزم مولوی ایوب صاحب ندوی نے ''شافعی فقہ'' لکھ کر امام شافعیؒ کے مقلدین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اگرچہ کہ شافعی دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں، مگر ہندوستان میں بحرِ عرب کے کنارہ کا اکثر علاقہ شافعیوں کا ہے۔ کیرلا کے پورے کے پورے باشندے شافعی ہیں۔ یہ علاقہ اردو زبان سے نابلد ہے۔ اس لئے ان لوگوں نے شافعی فقہ کو اپنی زبان میں منتقل کیا ہے۔ ویسے اس علاقہ میں عربی زبان کا بھی رواج ہے۔ بھٹکل اور کوکن کا خطہ شافعی ہے۔ شافعی مسائل کی بہت سی کتابیں عربی میں ہیں۔ اگرچہ کہ اس علاقہ کے بزرگوں نے شافعی فقہ کی مسائل کی کچھ کتابیں اردو میں لکھی ہیں، مگر ضرورت کے اعتبار سے ناکافی ہیں۔ ضرورت تھی کہ مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لئے ایک عام فہم شافعی فقہ کی کتاب ہو۔ موصوف نے اس کتاب میں شافعی فقہ کی مستند کتابوں سے مسائل کی تخریج کی ہے۔ ان کی یہ محنت ہر طرح حوصلہ افزائی کی مستحق ہے۔

''شافعی فقہ'' میں مولوی صاحب نے روزمرہ کے مسائل کا بڑی خوبی کے ساتھ احاطہ کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اور انداز بڑا پیارا ہے۔ مولوی ایوب صاحب ندوی بہت کافی عرصہ سے جامعہ اسلامیہ میں شافعی فقہ کے استاد ہیں، کتاب کی تالیف میں اپنی زندگی کے تجربات کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کا فائدہ عام ہو۔

واللہ المستعان

احقر محی الدین منیری

ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل

۲۲؍رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

عرضِ مؤلف

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی سید المرسلین و علی متبعیھم باحسان الی یوم الدین ۔

اما بعد:

ناچیز جامعہ اسلامیہ بھٹکل میں فقہ شافعی پڑھانے پر ایک عرصہ سے مأمور ہے۔اس اُثنا میں ناچیز نے یہ محسوس کیا، کہ فقہ شافعی کی عربی کتابیں صرف مدارس کی اونچی جماعتوں اور علماء اور فضلاء کی حد تک محدود ہیں ۔ باقی رہا عوام کا مسئلہ اور خاص طور پر ملّتِ اسلامیہٗ ہند کے مدارس و مکاتب اور سرکاری اسکولوں میں تعلیم پانے والے طلبہ کا سوال، ان کے لئے ضروری تھا کہ اردو میں فقہ شافعی پر مشتمل ایک ایسی کتاب ہو، جو مدارس و مکاتب کے ثانوی درجات میں پڑھانے کے لئے موزوں ہو، اگر چہ کہ فقہ شافعی میں ہندوستان کے علماء نے خاص طور پر مدراس اور کوکن کے مختلف علماء نے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، لیکن جدید دور کے لحاظ سے ضروری تھا، کہ آسان اردو میں عقائد و عبادات پر ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے ،جس کی حیثیت ترجمہ کی نہ ہو، اور نہ ہی زبان و بیان کے لحاظ سے اس میں قدامت ہو، بندہ نے اس کے لئے ہمت کی ، حالانکہ وہ اس کا اہل نہیں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

اس رسالہ میں تمام مسائل اور دعائیں فقہ اور حدیث کی مستند کتابوں سے مأخوذ ہیں، مثلاً مَتنُ الغَایَة، فَتحُ المُعِین، اِعَانَةُ الطَّالِبِین، صحاح ستة، مسند احمد، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، حِصنِ حَصِین وغیرہ، اورعقائد بہشتی زیور وغیرہ سے مأخوذ ہیں۔تقریباً تمام مسائل اور احکام میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ رسالہ مختصر ہو، تا کہ ثانوی درجات کے طلبہ اس کو

باآسانی یاد کرسکیں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر زبان سادہ وسلیس اختیار کی گئی ہے۔ اور تشریح طلب وضروری مسائل حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجرِ عظیم سے نوازے جنھوں نے بندہ کی ہمت افزائی فرمائی، بالخصوص مولانا شہباز صاحب جن کی زیرِ نگرانی یہ کتاب مرتب ہوئی، اور مولانا اقبال صاحب سابق مہتمم جامعۃ الصالحات نیز عزیزِ مکرم مولوی عبدالعظیم صاحب وغیرہ کا بندہ ممنون ہے جو وقتاً فوقتاً اس کی ترتیب کے لئے مشورے دیتے رہے۔ رفیقِ محترم مولانا خالد صاحب ندوی، مولانا فضل الرحمٰن صاحب رحمانی مہتممِ سابق جامعہ اسلامیہ بھٹکل اور قاضی شہر مولانا محمد احمد خطیبی کو اللہ پاک دنیا و آخرت کی ساری کامرانیوں سے نوازے، جنھوں نے اس رسالہ کے مطالعہ کی زحمت اٹھائی، اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، نیز جناب الحاج مرحوم محی الدین منیری صاحب کا بھی تہِ دل سے مشکور ہوں، جنھوں نے اس کتاب پر اپنی قیمتی رائے کا اظہار فرمایا، اور ان طلبائے جامعہ کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اس کی تالیف میں پورا تعاون کیا، نیز شکرگزار ہوں جناب عبدالمالک فہیم صاحب کا جنھوں نے اس کی طباعت وغیرہ کا کام بحسن وخوبی انجام دیا۔

آخر میں حضراتِ علماء واساتذۂ فقہ سے اس بات کی توقع رکھتا ہوں، کہ کتاب کی کسی فروگذاشت یا کسی قسم کی کوئی خامی پر نظر پڑے، تو ضرور توجہ دلائیں گے، جس کا ایک مبتدی مؤلف کی تالیف میں پایا جانا یقینی ہے۔

اے اللہ! تو اس کے مرتب، کاتب، طابع اور ناشر اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرنے والوں کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ اور اس کتاب کو تمام مؤمنین کی حق میں صدقۂ جاریہ فرما۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

اساتذۂ کرام کی خدمت میں

بچوں کی صحیح تربیت وتعلیم ہمارااور آپ کامشترکہ اہم دینی فریضہ ہے، طلبہ کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں چند سالہ تجربہ کی بنیاد پر چند باتیں پیشِ خدمت ہیں امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گے۔

۱۔ عقائد ابتدائی عمر کے بچوں کو زبانی یاد کرائے جائیں پھر آہستہ آہستہ اس کی کسی قدر توضیح وتشریح نہ صرف یہ کہ ذہن نشین بلکہ دلنشین انداز میں کی جائے، اگر کتاب کو دو سال میں پڑھانا ہو، اور طلبہ کی عمر کم ہو تو دوسرے سال عقائد پڑھانا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔

۲۔ مسائل کے ساتھ فضائل عموماً فقہ کی کتابوں میں نہیں ہوتے، لیکن فضائل کا بیان کرنا طلبہ کے حق میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اوراس سے بچوں کی تربیت میں بڑی مدد ملتی ہے۔ لہذا علم کی فضیلت بتائیں، نیز فضائلِ اعمال کے ذریعہ اس کو سیکھنے اور یاد کرنے کا شوق دلاتے رہیں۔

۳۔ جو باتیں شمار میں آسکتی ہیں مثلاً سنن وفرائض وغیرہ ان کو سمجھا کر زبانی یاد کرایا جائے، اور وضو تیمم نماز وغیرہ کی بار بار عملی مشق کرانا بہت ضروری ہے۔

۴۔ اگر ہوسکے تو تمام دعائیں یاد کرادیں۔ اگر دشواری ہو تو ان میں سے ضروری ضروری دعائیں منتخب کر کے یاد کرادیں۔

۵۔ دعائیں پہلے دیکھ کر صحیح پڑھنا سکھائیں، نیز اس سلسلہ میں مخارج وتلفُّظ کی صحت کا خاص خیال رکھیں، خصوصاً سورہ فاتحہ اور التحیات میں کوئی لحن جلی اور کوئی لحن خفی باقی نہ رہے، جب دعائیں دیکھ کر پڑھنا آجائے، تب زبانی یاد کرادیں، اور

دعاؤں کو بالکل صحیح سکھائیں۔

۶۔ ہر سبق کے بعد بچوں کو گھر سے جوابات لکھ کر لانے کے لئے سوالات دیتے رہیں۔

۷۔ ہفتہ میں ایک بار آموختہ سننے کا معمول رکھیں۔

۸۔ احادیث ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرادیں تو اچھا ہے۔ ورنہ کم از کم تشریح کے ساتھ ضرور پڑھائیں، تاکہ آپ کے طلبہ ان احادیث کے ذریعہ اُخلاقِ حسنہ سے آراستہ ہوجائیں۔

۹۔ کوئی سبق خواہ آسان ہو یا مشکل، اس کو پڑھانے سے پہلے تیاری ضرور کرلیں، اس کے لئے کوئی بڑی کتاب مثلاً المبسوط دیکھنا بہتر ہے، ورنہ کم از کم یہی کتاب دیکھ لیا کریں۔ بغیر تیاری کے تعلیم دینا علم کی توہین اور اچھے معلّم کی شان کے منافی ہے۔

۱۰۔ اچھا اور کامیاب اُستاد وہ ہے :

(الف) جو اُستاد اپنے عمل کو خالص دعوت و عبادت کی نیت سے کرے، اور اپنے جذبۂ صادق کے باعث اپنے فن کا داعی و مبلغ ہو، اور یہ اسی وقت ممکن ہے، جب اس کا ذہن داعیانہ ہو ، صرف اداءِ فرض کا خیال نہ ہو۔ حدیث میں آتا ہے ''إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا'' یعنی میں یقیناً ایک استاذ بنا کر بھیجا گیا ہوں، لہذا معلم نائبِ رسول ہے، جب پڑھانے بیٹھے، تو یہ سمجھے کہ میں نے نماز کی نیت باندھ لی ہے، اور میں ایک عبادت کر رہا ہوں۔

(ب) ہر عمل میں اس کی بہتر اُدائیگی کے ذریعہ خود نمونہ بننے کی کوشش کرے، اس لئے کہ جو اچھائی یا برائی استاد میں ہوتی ہے، وہ طلبہ میں خود بخود آجاتی ہے،

خصوصاً برائی بہت جلدی متاثر کرتی ہے، لہذا اپنے ساتھ اپنے طلبہ کی عاقبت کی بھی فکر کی جائے۔

(ج) طلبہ پر شفقت باپ کی سی ہو، حد سے زیادہ نہ ہو، ورنہ مفاسد کا بہت خطرہ ہے، ہنسنے بولنے میں بھی زیادہ بے تکلفی نہ ہو۔ شفقت مفید اور پابندِ شریعت ہو۔

(د) جس کو طلبہ میں کمال پیدا کرنے کی فکر ہو، اس کے لئے صرف پڑھا دینے سے کام پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ یاد ہونے کے بعد سن کر آگے سبق دیں۔

(ھ) وہ ہر سبق اور ہر مسئلہ کو آسان بتا کر اور آسان بنا کر پیش کرنے کا مَلَکہ رکھتا ہو۔

(و) بچوں کی نفسیات سے بھی خوب واقف ہو، اور ہمیشہ ہمت اُفزائی، شاباشی اور تعریف و تحسین کے کلمات اور حکمتِ عملی کے ذریعہ بچوں سے کام لینے کا گُر جانتا ہو۔

۱۱۔ طلبہ میں اُستاد کو اس قدر باوقار رہنا ضروری ہے، کہ وہ طلبہ کے لئے کھیل کی چیز اور تعلیم کے بجائے دل لگی کا سبب نہ بن جائے۔

۱۲۔ آخر میں دعاؤں وغیرہ کا چارٹ دیا گیا ہے، وہ دعا یاد ہونے پر استاد سن کر دستخط کے خانہ میں اپنا دستخط کر دے۔

۱۳۔ اس کتاب میں بچوں کو مدِّ نظر رکھ کر اگر کسی بات کا حذف و اضافہ معلوم ہوتا ہو تو اُزراہِ کرم اس سے ضرور مطلع فرمائیں۔

محمد ایوب ندوی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل

۲۷؍رمضان ۱۴۰۳ھ

ارکانِ اسلام

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ۔

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) نماز قائم کرنا

(۳) زکوٰۃ دینا

(۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا

(۵) حج کرنا

کتابُ الایمان

جب آدمی دل وزبان سے اس بات کا اقرار کرے، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

ایمان کے ارکان تین ہیں (۱) کلمۂ شہادت کا اقرار کرنا۔ (۲) اس کو دل سے سچا ماننا۔ (۳) شریعت کے اُحکام پر عمل کرنا۔

لہذا جو اقرار نہ کرے وہ کافر ہے، اور جو دل سے تصدیق نہ کرے وہ منافق ہے، اور جو شریعت کے احکام پر عمل نہ کرے وہ فاسق ہے ۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِأَسۡمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ
وَقَبِلۡتُ جَمِیۡعَ أَحۡکَامِہٖ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے، اور میں نے اس کے سب احکام قبول کر لئے۔

اسماء وصفات

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔[۱] جو ان کو یاد کرلے وہ جنتی ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ طاق عدد (یعنی ایک) ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے''۔

ننانوے ناموں کے علاوہ قرآن وحدیث میں سیکڑوں اسماء ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے ایسے اسماء وصفات بھی ہیں جو کسی کو معلوم نہیں۔ اسماءِ الٰہی توقیفی ہیں یعنی قرآن وحدیث سے جتنے اللہ کے نام اور صفات ثابت ہیں، ان کے علاوہ کسی دوسرے نام سے اللہ تعالیٰ کو موسوم کرنا جائز نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو شافی اور جواد کہہ سکتے ہیں، لیکن طبیب یا سخی نہیں کہہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں یہ سات صفات بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱) اَلرَّحۡمٰنُ : وہ بے حد رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۲) اَلۡخَالِقُ : وہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے۔

---

[۱] طلبہ کو یاد کرانے کے لئے وہ سب نام کتاب کے اخیر میں درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۶۵

(۳) اَلْحَیُّ : وہ بغیر جسم کے ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

(۴) اَلْقَادِرُ : وہ ہر چیز پر قادر ہے ”کوئی بھی کام اس کے لئے مشکل نہیں“۔

(۵) اَلْعَلِیْمُ : وہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ سے واقف ہے اور جو ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ ان سب کو جانتا ہے۔

(٦) اَلسَّمِیْعُ : وہ بغیر کان کے کائنات کی ہر مخلوق کی آواز کو سنتا ہے

(۷) اَلْبَصِیْرُ : وہ بغیر آنکھ کے ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ایمان لاتے ہیں، دل سے ان کو مانتے ہیں اور ان پر یقین کرتے ہیں۔

اللہ کے احکام کو قبول کرنا

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے احکام دئے ہیں، مثلاً نماز پڑھنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، سچ بولنا، والدین کی اطاعت کرنا۔ ہم تمام احکام کو مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے روکا ہے، مثلاً جھوٹ بولنا، چوری کرنا، گالی دینا وغیرہ ان کے نہ کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔

ایمان مفصّل

اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَيۡرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر، اور اچھی تقدیر اور بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

اللہ پر ایمان

اسلام کا سب سے پہلا رکن توحید ہے، یعنی اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، وہی مخلوق کو رزق دیتا ہے، وہی مصیبت کو دُور کرتا ہے، اس کا کوئی مددگار نہیں، وہ بے نیاز ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ واجب الوجود ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے، وہی بیماروں کو شفا دیتا ہے۔ وہی ساری کائنات کا مالک ہے۔ چاند، سورج، دریا، پہاڑ، اور جنگل سب اُسی کے بنائے ہوئے ہیں، اور سب اُسی کے حکم سے چلتے ہیں۔ اس کی مشیّت کے بغیر دنیا کی کوئی چیز حتیٰ کہ درخت کا پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔

دنیا میں ان ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہ کسی نے دیکھا ہے، اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے، البتہ خواب میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت

ہوسکتی ہے، جنت میں ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا، اور یہ جنتی کے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔

حضرتِ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا، تو حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بچے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں "تم اللہ تعالیٰ کی پوری اطاعت وفرمانبرداری کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اور وہ تمہارے ساتھ ہوگا۔ جب تم کو مانگنا ہوتو اللہ سے مانگو، اور جب تم کو مدد طلب کرنا ہوتو اللہ سے مدد طلب کرو، اور جان لو، کہ اگر تمام مخلوقات مل کر تمہیں ذرّہ برابر بھی نفع پہنچانا چاہیں، تو وہ تمہیں ذرّہ برابر بھی نفع نہیں پہنچاسکتیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہو۔ اور اگر وہ تمہیں کچھ بھی نقصان پہونچانا چاہیں، تو تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہونچاسکتیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہو۔ قلم اٹھالئے گئے اور صحیفے بند ہوگئے۔" (ترمذی رقم ۲۴۴۰)

فرشتوں پر ایمان

فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نور سے پیدا کیا، وہ مرد یا عورت نہیں ہیں، اور خواہشاتِ نفسانی سے پاک ہیں، وہ گناہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں پر ان کو مقرر کیا ہے، ان ہی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ خطرات سے لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ فرشتے دوسری تمام مخلوقات کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔ پورے عالم میں ہر جگہ موجود ہیں، ان کی گنتی

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، ان میں چار فرشتے بڑے مقرب ہیں۔

(۱) حضرتِ جبرئیلؑ : یہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

(۲) حضرتِ میکائیلؑ : یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو رزق پہونچانے کے کام پر مقرر ہیں، ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

(۳) حضرتِ اسرافیلؑ : یہ صور منہ میں لئے حکمِ خداوندی کے انتظار میں ہیں، قیامت کے دن یہ صور پھونکیں گے۔

(۴) حضرتِ عزرائیلؑ : یہ مخلوقات کی جان نکالنے پر مأمور ہیں، ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں، ایک اس کے نیک کام لکھتا ہے، اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے، ان کو کِراماً کاتِبِین کہتے ہیں۔ انسان کے مرنے کے بعد دو فرشتے قبر میں آکر مُردے سے سوال کرتے ہیں، ان کو مُنکَر نکِیر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے حضراتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر کچھ صحیفے اور چار کتابیں نازل فرمائی ہیں۔

(۱) **توریت** : جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) **زبور** : جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) **انجیل** : جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) **قرآنِ کریم** : آخری آسمانی کتاب جو خاتم النبیین حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید تمام صحیفوں اور کتابوں میں افضل اور سب کا ناسخ ہے، بقیہ سب کتابیں منسوخ ہیں۔ ان کو پڑھنا یا پڑھانا اور ان پر عمل کرنا بالکل جائز نہیں۔ ان کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا ہے۔ مگر قرآنِ مجید کی نگہبانی اور حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس میں قیامت تک کسی طرح کی کمی زیادتی نہیں ہوسکتی، اور اس کے احکام پر قیامت تک عمل جاری رہے گا۔

رسولوں پر ایمان

انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سے نبی اور رسول بھیجے، اور تمام اَنبیاء علیہم الصلاۃ و السلام انسان اور اللہ تعالیٰ کے بندے تھے۔ وہ سب سچے اور گناہوں سے پاک تھے۔ وہ اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے تھے۔ ان کو عالم الغیب سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے اور بعد میں ہونے والی کچھ باتیں بذریعہ وحی ان کو بتادی تھیں مثلاً آثارِ قیامت، جہنم اور جنت کے حالات۔

کوئی شخص اپنی کوشش اور عبادت سے نبی نہیں بن سکتا۔ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم الصلاۃ و السلام تشریف لائے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے اُفضل ہیں۔ آپ ﷺ کے والد

کا نام عبداللہ، دادا کا نام عبدالمطلب اور والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے تھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ نبی ہونے کے بعد تیرہ سال تک مکہ معظّمہ میں اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلاتے رہے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں پر آپ ﷺ دس سال تک زندہ رہے، اور ترسٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ آپ ﷺ کا روضۂ اُطہر مدینہ منورہ میں ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بیداری کی حالت میں جسم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچادیا، اسی کو معراج کہتے ہیں۔ معراج ستائیس رجب المرجب کو نبوت کے دسویں سال میں ہوئی، اس وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے۔

قیامت کے دن پر ایمان

ایک دن یہ ساری کائنات مِٹ کر فنا ہوجائے گی، حضرتِ اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے صُور پھونکیں گے، اس کی آواز اس قدر سخت اور خوفناک ہوگی، کہ چاند، سورج، زمین و آسمان، انسان و جنات سب ختم ہوجائیں گے، مگر جس کو اللہ عزّ وجل بچانا چاہیں۔

قیامت کب آئے گی؟ اس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا،

اتنا ضرور معلوم ہے کہ وہ جمعہ کا دن ہوگا، اور محرّم کی دسویں تاریخ ہوگی۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے قُربِ قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں ان کے پورا ہونے کے بعد قیامت آئے گی۔ حضرتِ مہدیؑ ظاہر ہوں گے، کانا دجّال نکلے گا، یأجوج ومأجوج نکلیں گے، حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے، وہ ملّتِ محمدیہ کے تابع ہوں گے، اور مقامِ لُد میں جس خطہ میں اِس وقت اِسرائیل کا اُہم ہوائی اڈہ بھی ہے، دجّال کو قتل کریں گے۔ مکہ کے ایک پہاڑ سے جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا، قیامت کے قریب قرآن مجید اُٹھالیا جائے گا، اور چند روز میں تمام مسلمان مرجائیں گے، ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو سورج مغرب سے نکلے گا، اور اسی دن توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ اسی طرح اور بہت سی قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی، اور پھر قیامت آجائے گی۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرتِ اسرافیلؑ صُور پھونکیں گے، جس کے بعد تمام مخلوقات مَر جائیں گی، ایک مدّت کے بعد دوبارہ صُور پھونکا جائے گا، جس سے تمام مُردے زندہ ہوجائیں گے، اور قیامت کے دن میدانِ حشر میں جمع ہوجائیں گے، وہاں سب لوگ پریشان ہوں گے، اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے۔ آخر میں ہمارے پیغمبر حضورِ اُکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کریں گے۔ سب بُرے بھلے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے۔

نیک لوگوں کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ میں اور بُرے لوگوں کے ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ جہنم کے اوپر پُل صراط پر چلنا ہوگا، جو لوگ نیک ہوں گے وہ پار ہوکر جنت میں چلے جائیں گے، اور بُرے لوگ دوزخ میں گِر پڑیں گے۔ دوزخ پیدا کی جاچکی ہے، دوزخیوں میں سے جن میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ آخر میں اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے دوزخ سے نکل کر جنت میں جائیں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار کیوں نہ ہوں، البتہ جو کافر ومشرک ہوں گے، وہ ہمیشہ ہمیش دوزخ میں رہیں گے۔ جنت بھی پیدا کی جاچکی ہے، جنّتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے، نہ اس سے وہ نکل سکیں گے، اور نہ ہی اُنہیں موت آئے گی۔

جن لوگوں کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جنّتی بتلایا ہے اُن کے سِوا کسی کو یقینی طور پر جنتی نہیں کہہ سکتے، البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گُمان رکھنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت کی امید رکھنا ضروری ہے۔

تقدیر پر ایمان

عالم میں جو کچھ بُرا یا بھلا ہوتا ہے، ان سب کو اللہ تعالیٰ ان کے ہونے سے پہلے جانتا ہے، اور اپنے جاننے کے موافق ان کو پیدا کرتا ہے، تقدیر اسی کا نام ہے۔ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے، وہ سب تقدیر سے ہوتا ہے، اور بُری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت سے راز ہیں، ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔ تقدیر پر بحث ومباحثہ کرنے سے حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے، جس سے وہ گناہ اور

ثواب کا کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ عزوجل ناراض، اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں کی طاقت سے باہر ہو۔

عقائد و تصدیقات

(۱) تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے وجود میں آیا۔

(۲) جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضورِ اکرم ﷺ کے حکموں کی پوری تابعداری کرے، اور خوب عبادت کرے، اور گناہوں سے بچتا رہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ ولی کے ہاتھ سے کسی کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

(۳) ولی کتنے ہی بڑے درجے پر پہنچ جائے، مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۴) تمام صحابہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے۔ کوئی ولی جو صحابی نہ ہو مرتبہ میں صحابی سے بڑھ کر یا برابر نہیں ہو سکتا۔

(۵) جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو، کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہوتی، اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔

(۶) اُولیاء اللہ کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں، ان کو کشف یا الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہو تو قبول ہے، ورنہ رَد ہے۔

(۷) نبی کے ہاتھ سے کوئی خلافِ عادت اور مشکل بات ظاہر ہو تو اُسے معجزہ کہتے ہیں۔

معجزہ، کرامت یا معونت انسان کا فعل نہیں ہوتا بلکہ اس کا فاعلِ حقیقی اللہ ہوتا ہے جو اپنے بندوں کے ہاتھوں سے اس کو ظاہر کرتا ہے۔

(۸) کسی ولی کے ہاتھوں کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ اور اگر عام مسلمان سے ایسی بات ظاہر ہو تو اُسے معونت کہتے ہیں، اور اگر خلافِ شرع اور بے دین لوگوں سے خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو وہ جادو یا نفسانی دھندہ ہے، اُسے اِستدراج کہتے ہیں.

(۹) صحابی وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں حضورِ اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہو، پھر دنیا میں ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔

(۱۰) تابعی وہ مؤمن ہے جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔

(۱۱) تمام اُمتوں میں اُمتِ محمدیہ سب سے افضل ہے، اور اُمتِ محمدیہ میں سب سے افضل صحابہؓ، پھر تابعین، پھر بعد میں آنے والے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ میں سب سے افضل حضرتِ ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ ہیں۔ ان کے بعد حضراتِ صحابہؓ میں حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت سعید بن زیدؓ، اور حضرت ابوعبیدة بن جراحؓ ہیں۔ یہ عَشَرہ مُبَشَّرہ کہلاتے ہیں جن کا نام لے کر حضور ﷺ نے ایک ہی وقت میں جنت کی بشارت دی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کو بھی حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے مثلاً، حضرتِ فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ،

حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اصحابِ بدر جو تین سو تیرہ صحابہ تھے، نیز بیعتِ رضوان والے جو چودہ سو صحابہ تھے۔ عشرہ مبشرہ کے بعد بدری صحابہ افضل ہیں، اہلِ بدر کے بعد فضیلت غزوۂ احد میں شریک ہونے والوں کے لئے ہے۔ ان کے بعد وہ لوگ ہیں، جنھوں نے بیعتِ رضوان میں شرکت کی ہے۔

(۱۲) آپ ﷺ کے بعد تیس سال تک خلافت قائم رہی، اس کے بعد اِمارت کا سلسلہ شروع ہوا۔

(۱۳) کسی صحابیٔ رسول پر کسی قسم کا اعتراض کرنا، اور ان کو بُرا بھلا کہنا ہرگز جائز نہیں، ان کی تعظیم واجب ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے آپسی اختلافات اِجتہادی تھے۔

(۱۴) کسی ولی کے ساتھ عداوت رکھنا اور ان کو تکلیف پہنچانا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔

(۱۵) اللہ اور اس کے رسول کی کسی بات پر شک کرنا، یا اس کو جھٹلانا، اس میں عیب نکالنا، یا اس کا مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

(۱۶) گناہِ کبیرہ کو جائز سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

(۱۷) قرآن وحدیث سے ظاہری مطلب لینا چاہیئے، کمزور تاویل اور گھما پھرا کر اپنا مطلب پیش کرنا، جو روحِ قرآن کے منافی ہو، بددینی کی علامت ہے۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا یا نا اُمید ہو جانا گناہِ کبیرہ ہے۔

(۱۹) کاہن اور نجومی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس پر یقین کرنا کُفر ہے۔

(۲۰) کسی مسلمان کو بغیر کسی شرعی عذر کے گالی دینا حرام ہے۔

(۲۱) کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت ہو جھوٹوں پر لعنت ہو۔

(۲۲) جب آدمی مر جاتا ہے، تو چاہے وہ جس حال میں ہو اس سے سوال و جواب کا ہونا برحق ہے، اسی طرح نیک آدمی کے مرنے کے بعد آرام حاصل ہونا اور بُرے آدمی کو عذاب ہونا بھی برحق ہے۔

(۲۳) میت کے لئے دعا کرنے سے یا کچھ خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہونچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے، لیکن اس کے لئے کچھ خاص الفاظ یا خاص وقت یا خاص جگہ یا صورت مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲۴) عمر بھر میں کوئی کیسا ہی ہو، چاہے بھلا ہو یا بُرا، مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے، اس کے موافق ثواب و عذاب ملتا ہے۔

(۲۵) سکرات کے پہلے تک دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۶) گناہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) گناہِ کبیرہ یعنی بڑا گناہ۔ (۲) گناہِ صغیرہ یعنی چھوٹا گناہ۔

(۱) گناہِ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کا گناہ ہونا کسی مضبوط دلیل سے معلوم ہو، اور خاص اس کے بارے میں عذاب کی وعید آئی ہو۔ وہ تقریباً ستّر

ہیں جیسے سود کھانا، چوری کرنا، نماز ترک کرنا، علماء کی بے عزتی کرنا وغیرہ۔

(۲) گناہِ صغیرہ وہ ہے جس پر کوئی وعید آئی ہو، اور اس کو تاکید کے ساتھ روکا گیا ہو، جیسے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے بات نہ کرنا، مرد کا بلا ضرورت ریشم پہننا، تنہائی میں بلا ضرورت سَتر کھولنا وغیرہ، لیکن گناہِ صغیرہ کو بار بار کرنے سے یا گناہِ صغیرہ کو معمولی سمجھنے سے وہ گناہِ کبیرہ ہوجاتا ہے، نیز اگر کوئی عالمِ دین گناہِ صغیرہ کا ارتکاب کرے، تو وہ گناہِ صغیرہ اس کے حق میں گناہِ کبیرہ کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہِ صغیرہ پر سزا دے سکتا ہے، اور توبہ کرنے پر گناہِ کبیرہ کو معاف بھی کرسکتا ہے۔ ایسے گناہ جن کا تعلق بندے سے ہو مثلاً چوری، ظلم وغیرہ تو وہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے بندہ سے معاف کرانا بھی ضروری ہے۔

(۲۷) گناہِ کبیرہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا۔

(۲۸) نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا واجب ہے، بشرطیکہ فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو اور نصیحت قبول کرنے کا امکان ہو۔

(۲۹) ہر شخص اپنی طبعی عمر پورا ہونے پر ہی مَرتا ہے خواہ موت کسی حادثہ ہی کی وجہ سے ہو۔

(۳۰) ہر انسان اپنا پورا رزق کھانے کے بعد ہی مرتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ انسان اپنا پورا رزق کھانے سے پہلے مرجائے یا کوئی دوسرا اس کا رزق کھالے۔

(۳۱) ایسا تعویذ جس میں قرآنی آیات یا اس کے اعداد ہوں، یا مسنون

یا جائز کلمات ہوں تو جائز ہے، اور اگر کفریہ کلمات ہوں تو جائز نہیں۔

(۳۲) غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا گوشت کھانا جائز ہے

(۳۳) غیر اللہ کے لئے جن جگہوں پر ذبح کیا جاتا ہو، ان جگہوں پر ذبح کرنا بھی جائز نہیں۔

(۳۴) کوئی ناجائز یا مکروہ یا مباح کام کی نذر ماننا درست نہیں، اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے۔

(۳۵) بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں، جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو، اور رسول اللہ ﷺ وصحابہ کے دور میں اس کا وجود نہ ہو، اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا جائے۔ ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے۔

(۳۶) جادو سیکھنا یا کرنا گناہِ کبیرہ ہے، اگر اس میں غیر اللہ کی عبادت کرنی پڑے تو شرک ہے۔

(۳۷) نیک فال لینا جائز، اور بُری فال لینا جائز نہیں ہے۔

(۳۸) اُسماءِ حسنٰی کے علاوہ کسی دوسرے نام مثلاً نبی، رسول، باپ، کعبہ وغیرہ کی قسم کھانا مکروہ ہے۔ [۱]

(۳۹) اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے، اور کسی دیوی دیوتا کی قسم کھانا حرام ہے۔

(۴۰) زمانہ کو بُرا بھلا کہنا جائز نہیں ہے، اور آندھی بخار اور مُرغ کو بُرا بھلا کہنا بھی مکروہ ہے۔ [۲]

---

[۱] الاذکار للنووی صفحہ ۳٦٦ [۲] الاذکار للنووی صفحہ ۳٦۲

(۴۱) اللہ کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگ سکتے ہیں، مخلوق سے کچھ مانگنا مکروہ ہے۔ اور جو اللہ کا واسطہ دے کر مانگے تو اس کو بغیر دئے واپس کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۴۲) کسی جاندار کو خواہ وہ چیونٹی ہی کیوں نہ ہو آگ میں جلانا جائز نہیں۔

(۴۳) اَنبیاء اور اَولیاء قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی سفارش کریں گے، اور ان کی شفاعت سے وہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

(۴۴) اَنبیاء اور اَولیاء کے وسیلہ سے دعاء مانگنا جائز ہے۔

(۴۵) استاد، شیخ، اور والدین کو نام لے کر پکارنا اور ان سے آگے آگے چلنا منع ہے۔

چند فقہی اصطلاحات کی تشریح

فقہ : اجتہاد کے ذریعہ شرعی احکام کے جاننے کو کہتے ہیں۔

فرض : وہ حکم جس کے کرنے والے کو بڑا ثواب ملتا ہو، اور چھوڑنے پر سخت عذاب کا مستحق ہو، اس کو واجب بھی کہتے ہیں۔

فرض کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فرضِ عین (۲) فرضِ کفایہ

فرضِ عین : وہ حکم ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہو، اور جو شخص چھوڑ دے، وہ سخت عذاب کا مستحق ہو، جیسے پنجگانہ نماز، رمضان کے روزے وغیرہ۔

فرضِ کفایہ : وہ حکم ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہ ہو، بلکہ اگر کچھ لوگ کردیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے، لیکن اگر کوئی بھی نہ کرے، تو سب گنہگار ہوں، جیسے نمازِ جنازہ، جہاد وغیرہ۔

سُنَّت : وہ کام ہے جس کو نبی ﷺ یا خلفائے راشدین نے کیا ہو، اور جس کے کرنے پر ثواب ہو، اور نہ کرنے پر عذاب نہ ہو۔ سنت کو مسنون، مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں۔

سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنتِ مؤکّدہ (۲) سنتِ غیرِ مؤکَّدہ۔

سنتِ مؤکدہ : وہ کام ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے تاکید سے حکم دیا ہو جیسے عیدین کی نماز، قربانی، یومِ عرفہ کا روزہ وغیرہ۔

سنتِ غیر مؤکدہ : وہ کام ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے تاکید سے حکم نہ دیا ہو، جیسے کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا، مسجد میں داہنے پیر سے داخل ہونا وغیرہ۔

مباح : جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو، اور چھوڑ دینے پر عذاب بھی نہ ہو، اس کو جائز بھی کہتے ہیں۔

حلال : وہ ہے جس کی شریعت میں اجازت ہو۔

حرام : وہ ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہو، اور اس کام کو کرنے والا عذاب کا مستحق ہو، جیسے قتل، چوری، جھوٹ وغیرہ

مکروہ : وہ کام جس کو نبی کریم ﷺ نے تاکید سے منع فرمایا ہو، جیسے ــــــ بائیں ہاتھ سے کھانا وغیرہ۔ سنتِ مؤکدہ کو چھوڑنا مکروہ ہے ۔[1]

خلافِ اُولیٰ : وہ کام جس کو نبی کریم ﷺ نے تاکید سے منع نہ فرمایا ہو، جیسے کھڑے ہوکر پانی پینا، داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا وغیرہ۔ سنتِ غیر مؤکدہ کا چھوڑنا خلافِ اُولی ہے۔

صحیح : وہ دینی کام ہے جس میں اس کے تمام شرائط وارکان پائے جائیں۔

باطل : وہ دینی کام جس میں اس کے تمام شرائط وارکان نہ پائے جائیں، اس کو فاسد بھی کہتے ہیں۔

اَدا : وہ عبادت ہے جو وقتِ مقررہ پر کی جائے۔

قضا : وہ عبادت ہے جو وقت گزرنے کے بعد کی جائے۔

شرط : وہ کام ہے جس پر کوئی عبادت موقوف ہو جیسے نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔

اِمام : نماز پڑھانے والے کو کہتے ہیں۔

مقتدی : امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔

منفرد : اکیلے نماز پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔

---

[1] کسی عبادت میں کراہت پیدا ہونے سے اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے بلکہ بعض عبادتوں کا ثواب ہی نہیں ملتا۔

مسبوق :اس شخص کو کہتے ہیں ،جس کی امام کے ساتھ ایک یا کئی رکعتیں چھوٹ گئی ہوں۔

فاسق :اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہِ صغیرہ بار بار کرتا ہو۔

کتاب الطہارت

طہارت پاکی کو کہتے ہیں۔نماز کے لئے طہارت ضروری ہے۔بغیر طہارت کے نماز درست نہیں ہوتی ،طہارت کے لئے پاک پانی ضروری ہے۔

پانی کی قسمیں

طہارت کے اعتبار سے پانی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ماءِ طہور (۲) ماءِ طاہر (۳) ماءِ نجس

(۱) ماءِ طہور:-وہ پانی ہے جو خود پاک ہو،اور پاک کرنے والا ہو

ماءِ طہور کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) بارش کا پانی (۲) سمندر کا پانی (۳) کنویں کا پانی (۴) نہر کا پانی (۵) چشمہ کا پانی (۶) تالاب کا پانی (۷) برف کا پانی (۸) اُولے کا پانی

(۲) ماء طاہر :- وہ پانی ہے جو پاک ہو،لیکن پاک نہ کرسکتا ہو، جیسے فرض وضو کیا ہوا پانی شربت وغیرہ۔

(۳) ماءِ نجس :-وہ پانی ہے جو نہ پاک ہو،اور نہ پاک کرسکتا ہو، ماءِ نجس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ماءِ قلیل (۲) ماءِ کثیر

(۱) ماءِ قلیل :- وہ پانی ہے جو دو قُلّے سے کم ہو، اگر اس میں نجاست گِر جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، اگرچہ کہ وہ پانی متغیر نہ ہو۔

(۲) ماءِ کثیر :- وہ پانی ہے جو دو قُلّے ہو، یا اس سے زیادہ ہو، اگر اس میں نجاست گر جائے، اور اس کے رنگ، بُو یا مزہ میں فرق آجائے، تو وہ پانی نجس ہے۔ جیسے چوہا یا بلّی وغیرہ کنویں میں گِر کر مر جائے، اور اس پانی میں بدبُو آنے لگے، یا پانی کا رنگ، بُو یا مزہ بدل جائے، تو وہ پانی نجس ہے۔ اور اگر نجاست گرنے کے بعد اس کا رنگ، بو یا مزہ نہ بدلے تو وہ پانی پاک ہے۔ البتہ اگر مُردہ جانور کے اُجزاء یعنی بال وغیرہ پانی کے ساتھ ڈول میں آجائیں تو وہ پانی نجس ہے، البتہ ایک ڈول میں تین بال معاف ہیں۔

دو قُلّے پانی کی مقدار

ایسا برتن جس کی لمبائی سوا ہاتھ، چوڑائی سوا ہاتھ اور گہرائی سوا ہاتھ ہو، اور ایسے برتن میں پانی لبالب بھرا ہوا ہو تو وہ پانی دو قُلّے ہوگا۔ دو قلے پانی تقریباً دو سو (۲۰۰) لیٹر ہوتا ہے۔

برتن اور لباس

(۱) سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مَردوں اور عورتوں سبھی کے لئے حرام ہے۔

(۲) عورتوں کے لئے سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہے۔

(۳) مَردوں کے لئے سونے چاندی کے زیور پہننا حرام ہے، لیکن صرف

چاندی کی انگوٹھی جائز ہے۔

(۴) ریشمی کپڑوں کا استعمال مَردوں کے لئے حرام ہے، لیکن اگر ریشم کم اور سُوت زیادہ ہو تو جائز ہے۔

(۵) ریشمی کپڑوں کا استعمال عورتوں کے لئے جائز ہے۔

(۶) مَردوں کے لئے عورتوں کا لباس اور عورتوں کے لئے مَردوں کا لباس حرام ہے۔

(۷) ایسا چُست یا پتلا کپڑا پہننا جس سے اُعضاء کی ساخت ظاہر ہو تو عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔ اور مَردوں کے لئے خلافِ اُولیٰ ہے۔ اور اگر اعضاء کا رنگ ظاہر ہوتا ہو تو دونوں کے لئے حرام ہے۔

(۸) تکبُّر کی بناء پر ٹخنہ سے نیچے پاجامہ یا لنگی پہننا حرام ہے، اور بغیر تکبُّر کے مکروہ ہے۔ اور آدھی پنڈلی تک پہننا سنت ہے۔ کرتہ کی آستین گٹہ تک ہونا سنت ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے کرتہ کی آستین گٹہ تک ہوتی تھی۔ (رقم ۱۶۸۷)

(۹) علماء کے لئے علماء کا لباس پہننا سنت ہے۔

(۱۰) داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

(۱۱) مَرد کے لئے ہاتھ پیر میں بلا ضرورت مہندی لگانا حرام ہے، داڑھی اور سَر کے بالوں میں سُرخ یا پیلی مہندی اور خضاب لگانا جائز ہے۔ اور کالا خضاب حرام ہے۔ البتہ جہاد کے لئے کالا خضاب لگانا جائز ہے

(۱۲) شادی شدہ عورت کے لئے مہندی لگانا سنت ہے، غیر شادی شدہ عورت کے لئے مکروہ ہے۔ اور شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن

تک مہندی لگانا حرام ہے۔

(۱۳) کسی انسان کے نقلی بال لگانا یا کسی جانور کے نجس بال لگانا حرام ہے۔ البتہ اُون اور ریشم وغیرہ کے بال لگانا جائز ہے۔

نجاست کی قسمیں اور ان کو دُور کرنے کا طریقہ

یہ چیزیں نجس ہیں (۱) خون (۲) پیپ (۳) قئے (۴) پیشاب پاخانہ (۵) کتا اور خنزیر (۶) شراب (۷) تمام مُردہ جانور

مُردہ جانوروں میں انسان، مچھلی اور ٹڈی پاک ہیں۔

حرام اور مُردہ جانوروں کے بال، پَر اور ہڈی بھی نجس ہے، جیسے شیر کے بال، مور کے پَر اور ہاتھی کے دانت وغیرہ۔ شراب نجس ہے، لیکن اگر وہ خود بخود سِرکہ بن جائے تو وہ سِرکہ پاک ہے۔

کتا یا خنزیر اگر برتن میں منہ ڈالے، تو اس برتن کو ایک بار مٹی سے اور چھ بار پانی سے دھونا ضروری ہے، باقی تمام نجاستوں سے پاکی حاصل ہونے کے لئے ماءِ کثیر میں ڈبو کر یا پانی کو اوپر سے بہا کر ایک بار اتنا دھونا فرض ہے کہ نجاست کا اَثر یعنی رنگ، بُو، مزہ ختم ہو جائے، اور نچوڑنا ضروری نہیں ہے اور تین بار دھونا افضل ہے۔

دو سال سے کم عمر کا بچہ (لڑکا) جو صرف دودھ پیتا ہو اگر اس کا پیشاب کپڑے میں لگ جائے، تو اس پر اچھی طرح پانی کا چھڑکنا کافی ہے۔

کتے اور خنزیر کے علاوہ باقی تمام مُردہ جانوروں کی کھالیں

دِباغت سے پاک ہوتی ہیں۔

اگر کسی جمی ہوئی چیز میں کوئی نجاست مثلاً چوہا گِر کر مَر جائے، تو اس کے آس پاس کا حصہ پھینک کر باقی کھا سکتے ہیں۔ مثلاً گھی یا چربی وغیرہ۔ اگر تپلی چیز میں نجاست گِر جائے تو وہ چیز نجس ہوگی، جیسے تیل سرکہ وغیرہ۔

معفو عنہا نجاستیں

عام طور پر کسی بھی نجاست کے لگنے سے نماز درست نہیں ہوتی، لیکن مندرجہ ذیل نجاستیں اگر کپڑے یا بدن پر لگی ہوں تو معاف ہیں، یعنی اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ان کو معفو عنہا نجاستیں کہتے ہیں۔

(۱) اپنا خون و پیپ جتنا بھی لگے معاف ہے۔

(۲) دوسرے کا خون تھوڑا سا لگے تو معاف ہے۔

(۳) مچھر اور کھٹمل وغیرہ کا خون معاف ہے۔

(۴) راستہ کا گندہ پانی اگر تھوڑا سا لگ جائے تو معاف ہے۔

آدابِ استنجا

(۱) پیشاب یا پاخانہ سے فراغت کے بعد شرمگاہوں کو پانی سے دھونا یا کم از کم تین بار پاک ڈھیلوں کے ذریعہ نجاست دور کرنا واجب ہے، اُفضل یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے استعمال کرے، پھر پانی استعمال کرے۔

(۲) کُھلی جگہ میں استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے، اور عمارت کے اندر مکروہ ہے، اور بیت الخلا میں جائز ہے۔

(۳) قبرستان میں، تالاب میں، غسل خانہ میں، راستہ پر، سوراخ میں اور سایۂ دار یا پھل دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ نہ کرے۔

(۴) استنجا کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ [۱]

(۵) استنجا کرتے وقت سَر کُھلا اور پَیر ننگا نہ ہو۔

(۶) کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرے۔ [۲]

(۷) بیت الخلا میں جاتے وقت یہ دعا پڑھ کر پہلے بایاں پیر اندر رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. ترجمہ : میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ بیشک میں ناپاک نر و مادہ جنات سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ [۳]

(۸) بیت الخلا سے نکلتے وقت پہلے دایاں پَیر نکالے، پھر یہ دعا پڑھے۔

غُفْرَانَکَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَذْھَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِیْ. [۴]

ترجمہ :اے اللہ ! مجھے معاف کردے، تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے تکلیف دہ چیز کو مجھ سے دور کردیا، اور مجھے عافیت بخشی۔

(۹) بیت الخلا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھ کو مٹی یا صابن سے دھودے۔

---

[۱] قبر پر حرام اور جس جگہ قبر نہ ہو اس جگہ مکروہ ہے۔ [۲] نیز پیشاب میں نہ تھوکے اور نہ نجاست کی طرف دیکھے۔ [۳] بسم اللہ ابن ماجہ رقم ۲۹۷، اور بقیہ دعا بخاری رقم ۱۴۲ ، [۴] غفرانک، ابوداؤد رقم ۳۰ ، بقیہ دعا ابن ماجہ رقم ۳۰۱ ،

وضو کا طریقہ

پاک وصاف برتن میں پاک پانی لے کر اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے، پھر سب سے پہلے أَعُوذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ۔(کہتے ہوئے دل سے وضو کی نیت کرے ،پھر زبان سے یوں کہے، نَوَيتُ سُنَّةَ الوُضُوءِ. (میں سنت وضو کی نیت کرتا ہوں) اور کلمۂ شہادت پڑھے ،اگر شروع میں بسم اللّٰہ کہنا بھول جائے ،تو وضو کے دوران یاد آنے پر کہہ سکتے ہیں ۔ پھر دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھوئے ، اور انگلیوں میں خلال کرے ، پھر مسواک کرے ۔مسواک نہ ہو تو کم از کم انگلی سے دانت مانجھ لے پھر تین بار کُلّی کرے ،اور ناک میں پانی لے کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے ،اگر روزہ سے نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غرارہ کرنا بھی سنت ہے ۔ چہرہ دھوتے وقت یوں نیت کرے، نَوَيتُ فَرضَ الوُضُوءِ. (میں فرض وضو کی نیت کرتا ہوں) اب چہرہ تین بار دھوئے ۔ جب پورا عضو دُھل جائے ،تو ایک مرتبہ دھونا مانا جائے گا، چاہے پورے عضو کو تر کرنے کے لئے کئی بار دھونا پڑے ۔ چہرے کی حد یہ ہے، کہ لمبائی میں پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی کے نیچے تک ،اور چوڑائی میں ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ۔ اگر داڑھی گھنی ہو، یعنی قریب سے اندر کا چمڑا نہ دکھائی دیتا ہو تو صرف اوپر سے پانی بہادینا کافی ہے ،اندرونی حصہ دھونا ضروری نہیں ، البتہ خلال کرنا سنت ہے ،اور اگر داڑھی گھنی نہ ہو تو تمام بالوں اور اندرونی حصے کا بھی تر کرنا فرض ہے ۔ چہرہ کے آس پاس مثلاً سر، کان اور گردن کا کچھ حصہ دھونا

سنت ہے۔ کم ازکم دھونا یہ ہے کہ پانی اتنا ڈالے کہ عضو پر سے بہہ کر قطرہ دو قطرہ ٹپک جائے۔ پھر انگلیوں سے لے کر کہنی سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے، پہلے دایاں پھر بایاں اور کہنی سے آگے بازو کا دھونا بھی سنت ہے۔ اب نئے پانی سے ہاتھ تَر کرے، اور تین بار پورے سر کا مسح کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلیوں کو مِلا کر سَر کے اگلے حصہ پر رکھے، اور دونوں انگوٹھوں کو کنپٹی پر رکھے، اور انگلیاں پورے سر پر پھیرتے ہوئے سر کے پچھلے حصہ کے نیچے گدِّی تک لے جائے، اور اگر بال لمبے ہوں تو انگلیاں واپس اسی طرح سر کے اگلے حصہ تک لائے، ورنہ صرف گدُّی تک لے جانا کافی ہے، پھر نئے پانی سے کان کا تین مرتبہ مسح کرے۔ کان کے مسح کا طریقہ یہ ہے، کہ شہادت کی انگلی کو کان کے سوراخ کے اندر رکھے، پھر اسی انگلی کو کان کے پیچوں (موڑ) میں گھمائے۔ اس کے بعد انگوٹھے کو کان کے باہر اوپری حصہ پر پھیر لے، اور آخر میں ہتھیلی کان پر رکھے۔ اب دونوں پیر ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے، اس طرح پر پہلے دایاں پھر بایاں۔ ٹخنے کے آگے پنڈلی کا دھونا بھی سنت ہے۔ اور دونوں پیروں کی انگلیوں کا خلال کرے۔ افضل یہ کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے۔ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے، اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ انگلیوں کا خلال کرنا اس وقت سنت ہے، جب کہ پانی پہنچنے کی امید ہو، اور اگر پانی کے نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو خلال کرنا واجب ہے۔ اور پے در پے یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو

دھوئے۔ تمام اعضاءِ وضو کو ہر مرتبہ مَل کر دھوئے۔ وضو کے دوران بلا ضرورت باتیں نہ کرے، لیکن سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا مکروہ نہیں ہے۔ وضو کے دوران کلمۂ شہادت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ عام طور پر ہر عضو دھوتے وقت جو دعائیں مشہور ہیں، ان کی کوئی اصل نہیں ہے، اور وہ حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ وضو کے دوران یہ دعا سنت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ. [۱]

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

وضو کے بعد بغیر عذر کے اعضاءِ وضو کو نہ پوچھے اور ہاتھ بھی نہ جھاڑے۔ وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ اور وضو کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے آسمان کی طرف نظر کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. [۲] سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَیْکَ. [۳]

---

[۱] ابن السنی رقم ۲۸، [۲] حدیث میں ہے جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھے وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو ترمذی رقم ۵۵۔ [۳] ابن السنی۔ اس دعا کے بعد درود شریف پڑھے الاذکار۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک وصاف رہنے والوں میں شامل فرما۔ اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، اور تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا سنت ہے، جس کو تَحِیَّۃُ الْوُضُوْءِ کہتے ہیں۔ وقت کم ہو یعنی نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو، یا پانی اتنا کم ہو کہ فرض وضو کے لئے کافی ہوسکتا ہو، تو فرائضِ وضو پر اکتفا کرنا ضروری ہے، اور اگر جماعت چھوٹنے کا اندیشہ ہو تو فرائضِ وضو پر اکتفاء کرنا سنت ہے۔

وضو کے شرائط

وضو کے شرائط پانچ ہیں (۱) پانی طہور ہو (۲) پانی ہر عضو سے بہہ جائے (۳) اُعضاءِ وضو پر ایسی کوئی چیز نہ ہو جو پانی میں زیادہ تغیر پیدا کرے (۴) اُعضاءِ وضو پر پانی لگنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو [۱] (۵) دائم الحدث کے لئے نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو۔ دائم الحدث وہ آدمی ہے جس کا وضو باقی نہ رہتا ہو مثلاً اس کو پیشاب کا مرض سلسل البول لاحق ہو یا مستحاضہ ہو وغیرہ،

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چھ ہیں (۱) چہرہ دھوتے وقت فرض وضو کی نیت کرنا۔ (۲) پورا چہرہ دھونا (۳) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۴) سر کے کسی حصہ کا مسح کرنا (۵) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا (۶) ترتیب سے وضو کرنا۔

---

[۱] یہی چار شرائط غسل کے بھی ہیں۔

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتیں چودہ ہیں (۱) اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا (۲) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا (۳) مسواک کرنا (۴) کلّی کرنا (۵) ناک میں پانی لے کر ناک صاف کرنا (۶) گھنی داڑھی کا خِلال کرنا (۷) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۸) پورے سر کا مسح کرنا (۹) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۰) دائیں طرف سے شروع کرنا (۱۱) ہر عضو کو فرض کی حد سے زیادہ دھونا (۱۲) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۳) پے در پے دھونا (۱۴) وضو کے بعد مسنون دعا پڑھنا۔

مسواک

مسواک کرنا ہر وقت سنت ہے، لیکن روزے دار کے لئے زوال کے بعد سے غروب تک مسواک کرنا مکروہ ہے۔ یہ سنت انگلی کے علاوہ ہر کھردری اور ریشہ دار چیز سے ادا ہو جاتی ہے۔ ۱؎ مثلاً برش ۲؎ یا داتون وغیرہ۔ سب سے افضل پِیلو کی مسواک ہے۔ مسواک کے ستّر فائدے ہیں، ان میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے، کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

ان اوقات میں مسواک کرنا سنتِ مؤکدہ ہے

(۱) وضو کرتے وقت (۲) قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت

۱؎ امام غزالیؒ، امام نوویؒ اور امام بغویؒ کے نزدیک انگلی سے مسواک کرنے پر بھی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ ۲؎ برش اور پیسٹ کا زیادہ استعمال نقصان دہ ہے، لہذا بہتر یہ ہے کہ آدمی صرف پیلو یا نیم کی مسواک استعمال کرے، اور ضرورت ہو تو دن میں ایک مرتبہ رات کے کھانے کے بعد یا سونے سے پہلے پیسٹ و برش استعمال کرے۔

(۳) نماز سے پہلے (۴) سونے سے پہلے (۵) نیند سے بیدار ہونے پر (٦) حدیث شریف اور شرعی علم پڑھتے وقت (۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت (۸) کھانے سے پہلے (۹) کوئی بدبودار چیز کھانے کے بعد (۱۰) سکرات کے وقت۔

نواقضِ وضو

پانچ چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے (۱) پیشاب یا پاخانہ کے راستے سے کوئی چیز نکلے (۲) لیٹ کر یا سہارا لے کر سو جائے [۱] (۳) مرد کا بدن نامحرم عورت کے بدن کو لگ جائے اور بیچ میں کوئی کپڑا نہ ہو [۲] (۴) نشہ یا بیماری سے عقل ختم ہو جائے (۵) انسان کی شرمگاہ کو ہاتھ کا اندرونی حصہ لگ جائے۔

بے وضو آدمی کے لئے چار چیزیں حرام ہیں۔

(۱) نماز پڑھنا (۲) سجدۂ تلاوت کرنا (۳) طواف کرنا (۴) قرآنِ پاک کو ہاتھ لگانا یا اٹھانا۔

موزوں پر مسح

وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔
موزوں پر مسح کے لئے تین شرائط ہیں (۱) پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہنے۔

---

[۱] کولھے کو زمین پر جما کر متمکن حالت میں سونے سے وضونہیں ٹوٹتا جیسے مفترش، متورک، متربع یعنی قعدۂ اُولیٰ اور قعدۂ اُخیرہ میں بیٹھنے کی طرح بیٹھ کر سونے سے یا پالتی مار کر سونے سے وضونہیں ٹوٹتا [۲] نامحرم لڑکا یا لڑکی اتنی چھوٹی ہو کہ اس کی طرف شہوت کے طور پر رغبت نہ ہوتی ہو تو اُس کو چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

(۲) موزے ٹخنوں تک ڈھانکنے والے ہوں (۳) موزے اتنے مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر مسلسل چلا جا سکے، اور پانی موزوں میں سرایت نہ کر سکے۔

موزوں پر مسح کی مدت

شہر میں رہنے والا ایک دن ایک رات، اور مسافر تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے، مدت کی ابتدا وضو ٹوٹنے کے بعد سے ہوگی۔

تین چیزوں سے موزوں کا مسح ٹوٹ جاتا ہے

(۱) موزہ اُتار دے (۲) مدت ختم ہو جائے (۳) غسل کی ضرورت ہو

جَبِیرَہ

جبیرہ پلاسٹر یا پٹی کو کہتے ہیں۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو، اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے میں تکلیف ہوتی ہو، تو پٹی کے اوپر مسح کر سکتے ہیں۔ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم کو چھوڑ کر باقی جگہ دھو سکے، تو دھونا چاہیئے، ورنہ پٹی پر مسح کرے، لیکن پٹی باندھتے وقت باوضو ہونا، اور دوبارہ وضو کرتے وقت اس پر مسح کرنا، نیز تیمّم کرنا ضروری ہے۔[۱]

غسل کا طریقہ

غسل کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے۔ اگر غسل فرض ہو تو اس طرح نیت کرے، نَوَیْتُ أَدَاءَ فَرْضِ الْغُسْلِ (میں فرض غسل ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں)

---

[۱] أحناف کے نزدیک پٹی پر صرف تر ہاتھ پھیرنا ہی کافی ہے۔ پہلے سے باوضو ہونے اور پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سنت غسل کی نیت اس طرح کرے مثلاً ، نَوَیْتُ أَدَاءَ سُنَّةِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ (میں جمعہ کے سنت غسل کی نیت کرتا ہوں) اور دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے ، پھر استنجا کرے ۔ بدن پر اگر کہیں نجاست ہو، تو اُسے دھو ڈالے ۔کلی کرے ، ناک میں پانی پہنچائے ، پھر پورا وضو کرے ، اور سر پر تین بار پانی ڈالے ، پھر دائیں اور بائیں طرف تین تین بار پانی ڈالے ، پھر سارے بدن کو مَل کر دھوئے ، جن جگہوں پر آسانی سے پانی نہ پہونچ سکتا ہو، وہاں خیال رکھ کر پانی پہنچائے ، اور سر کے پورے پورے بالوں کے ظاہر و باطن کا نیز کان کے سوراخ اور جلد کی جھرّیوں اور ناف و بغل اور داڑھی کے اندرونی حصہ کا خاص خیال رکھے ۔ غسل کے بعد وضو کے بعد کی تمام دعائیں پڑھے ۔ [1]

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض دو ہیں (۱) نیت کرنا (۲) پورے بدن پر پانی پہنچانا

---

[1] چھ چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے: (۱) جماع کرنا (۲) مَنی کا نکلنا (۳) موت کا واقع ہونا (۴) حیض (۵) نفاس (۶) ولادت ۔

حیض : - عورت کو کم از کم اسلامی نو سال پورے ہونے پر حیض آسکتا ہے ۔ حیض کا کم از کم وقت چوبیس گھنٹے ہے ۔ خون چوبیس گھنٹے مسلسل بھی آسکتا ہے اور اس کے بیچ میں وقفہ بھی ہوسکتا ہے ۔ بہرحال اگر پندرہ دن کے دوران خون آنے کے جملہ اُوقات چوبیس گھنٹے ہوتے ہوں ، تو وہ پورا حیض ہے ۔ حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ پندرہ دن اور پندرہ رات ہے ، اور عام طور پر سات دن ہے ۔ دو حیض کے درمیان طہر کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے ۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ۔ حیض اور نفاس کے درمیان طہر کی مدت پندرہ دن سے کم یا کالعدم بھی ہوسکتی ہے ۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۴۷ پر)

غسل کی سنتیں

غسل کی سنتیں سات ہیں (۱) شروع میں بسم اللہ کہنا (۲) مسواک کرنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی لینا (۵) پورا وضو کرنا (۶) ہر عضو کو تین بار دھونا (۷) تمام بدن کو خوب مَل کر دھونا۔

(بقیہ صفحہ ۴۶ کا) نفاس:- ولادت کے خون کے بعد جو خون جاری ہوتا ہے، اُسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی کم از کم مدت ایک لحظہ اور عام طور پر چالیس دن اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن ہے۔ استحاضہ:- اگر نفاس ساٹھ دنوں کے بعد اور حیض پندرہ دنوں کے بعد جاری رہے، یا اس کا مجموعی وقت چوبیس گھنٹے سے کم ہو، یا نو سال سے پہلے آئے، یا دردِ زہ کے وقت ولادت سے پہلے آئے، تو یہ سب استحاضہ کہلائے گا۔ اور استحاضہ کے دوران نماز روزہ فرض ہے، لیکن ایک وضو سے صرف ایک نماز اور سنتیں جتنی چاہے پڑھ سکتی ہے۔ مستحاضہ عورت پر ضروری ہے کہ وضو یا غسل سے پہلے خون دھودے، اور فرج (شرمگاہ) پر مضبوط کپڑا باندھنے کے بعد جلد وضو کر کے فوراً نماز پڑھ لے، نیز ہر فرض نماز کے لئے پٹی یا کپڑا بدلنا ضروری ہے۔ اگر خون ساٹھ یا پندرہ دن تک جاری رہے، تو وہ حیض و نفاس کہلائے گا، اور حیض و نفاس میں نماز و روزہ حرام ہے۔ اسی طرح نفاس اگر ساٹھ دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو جائے، اور ساٹھ دن کے اندر پھر آنے کا امکان ہو، تو اس صورت میں بھی نماز روزہ حرام ہے۔ اور اگر پھر آنے کا امکان نہ ہو تو فوراً غسل کر کے نماز شروع کرے، پھر چالیس دن پورے ہونے کا انتظار کرنا حرام ہے۔ مدتِ حمل: حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ، اور زیادہ سے زیادہ چار سال، اور عام طور پر نو ماہ سات دن یعنی دوسو بیاسی (۲۸۲) دن ہیں۔ ایامِ حمل میں عموماً حیض نہیں آتا، لیکن بعض عورتوں کو حیض آتا ہے۔ اگر اس کی مجموعی مدت چوبیس گھنٹے سے زائد ہو اور پندرہ دن یا اس سے کم ہو تو اس پر حیض کے احکام نافذ ہوں گے اور اگر چوبیس گھنٹے سے کم ہو، تو استحاضہ کہلائے گا۔

مسنون غسل

ان سات موقعوں پر غسل کرنا سنت ہے۔(۱) جمعہ (۲) عیدین (۳) چاند گہن (۴) سورج گہن (۵) میت کو غسل دینے والا نہلانے کے بعد (۶) بے ہوش جب ہوش میں آجائے (۷) اعتکاف کے وقت۔

جب غسل واجب ہو تو یہ پانچ چیزیں حرام ہیں

(۱) نماز پڑھنا [۱] (۲) قرآنِ پاک کو ہاتھ لگانا یا اٹھانا [۲] (۳) طواف کرنا (۴) قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا [۳] (۵) مسجد میں ٹھہرنا۔ [۴]

تَیَمُّم

جب کوئی آدمی کسی عذر سے وضو یا غسل نہ کر سکے، تو وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

---

[۱] عصر کے وقت حیض و نفاس کا غسل کرنے پر ظہر کی نماز اور عشاء کے وقت غسل کرنے پر مغرب کی نماز قضا پڑھنا فرض ہے۔

[۲] قرآن کے جزدان میں یا رحل پر ہونے کی صورت میں بھی اٹھانا جائز نہیں، البتہ اُحناف کے نزدیک رومال یا چادر سے اٹھانا جائز ہے۔

[۳] لیکن ذکر یا دعا کی نیت سے کوئی آیت یا سورت پڑھنا جائز ہے۔

[۴] حیض و نفاس کی حالت میں جماع کرنا، طلاق دینا اور روزہ رکھنا نیز حیض بند ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا حرام ہے، البتہ روزہ رکھنا صحیح ہے۔ اسی طرح جنبی بھی پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتا ہے۔

تیمم کا مختصر طریقہ

بسم اللہ پڑھ کر پاکی حاصل کرنے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارے اور ایک مرتبہ پورے چہرے کا مسح کرے۔ اور دوسری بار دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔

تیمم کا مکمل طریقہ

پاک وصاف مٹی لے، جس میں غبار ہو، اور وہ مٹی گیلی نہ ہو۔ قبلہ کی طرف رُخ کرے۔ اپنی انگوٹھی اُتار دے۔ سب سے پہلے اُعوذ باللّٰہ اور بسم اللہ کہے، اور تیمّم کی نیت اس طرح کرے۔ نَوَیْتُ التَّیَمُّمَ لِلصَّلَاۃِ الْمَفْرُوْضَۃِ. (میں فرض نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں) اور مٹی پر دونوں ہاتھ مارے۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ اگر ہاتھ میں مٹی زیادہ لگ جائے تو ایک پنجہ کو دوسرے پنجہ پر مار کر ہاتھ جھاڑ دے، اور دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر ایک بار اس طرح پھیرے، کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، اور بالوں کے اندر مٹی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ پھر دونوں ہاتھ دوبارہ مٹی پر مارے۔ پہلے داہنے ہاتھ کا مسح اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی چار انگلیاں داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سِروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی کے آگے تک لے جائے، پھر ہتھیلی کو ہاتھ کے اوپر کھینچتا ہوا گٹّہ تک لے آئے، اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کی پست پر پھیر دے۔ اس طرح پورے داہنے ہاتھ کا مسح کرے، پھر اسی طرح داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے۔ پھر ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرے، اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر پھیرے۔

تیمّم سے فارغ ہوکر وضو کے بعد کی دعائیں پڑھے۔ نیز وضو کی سنّتیں جو اس میں آسکتی ہوں، وہ یہاں بھی مسنون ہیں، لیکن تین بار مسح کرنا سنت نہیں۔ تیمّم وضو اور غسل دونوں کے بدلے میں کر سکتے ہیں، اور دونوں کی نیت اور طریقہ ایک ہی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی آدمی وضو کر سکتا ہو، اور غسل سے معذور ہو تو وہ شخص وضو کرے گا، اور غسل کے بدلے تیمّم کرے گا۔

تیمّم کے شرائط

تیمّم کے شرائط پانچ ہیں (۱) سفر میں تلاش کرنے پر پانی نہ ملے (۲) بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو (۳) پانی تک جانے میں جان کا خوف ہو (۴) نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو (۵) مٹی خالص اور پاک ہو۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم کے فرائض چار ہیں (۱) نیت کرنا (۲) پورے چہرے کا مسح کرنا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا (۴) ترتیب سے تیمّم کرنا۔

تیمّم کی سنّتیں

تیمّم کی سنّتیں تین ہیں (۱) تیمّم کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) دائیں ہاتھ کا مسح بائیں ہاتھ سے پہلے کرنا (۳) مسح پے درپے کرنا۔

نواقضِ تیمّم

تیمّم تین چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے (۲) نماز کے شروع کرنے سے پہلے پانی مل جائے (۳) بیمار اچھا ہو جائے" ایک تیمّم سے صرف ایک فرض نماز اور سنت نمازیں جتنی چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

کتاب الصلاۃ

ہر عاقل، بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ پنجگانہ نماز کی کُل سترہ رکعتیں ہیں۔ فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین، اور عشاء کی چار۔

نماز کے اوقات

(۱) فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اور سورج نکلنے تک رہتا ہے

(۲) ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور سایۂ مِثل تک رہتا ہے۔ سورج بالکل سر پر آنے پر جو سایہ ٹھیک شمال یا جنوب میں پڑتا ہے اُسے سایۂ اَصلی کہتے ہیں۔ سایۂ اصلی کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے تو اُسے سایۂ مِثل کہتے ہیں۔

(۳) عصر کا وقت سایۂ مِثل سے شروع ہوتا ہے، اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(۴) مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور شَفَقِ اَحمر[۱] غائب ہونے تک رہتا ہے۔[۲]

(۵) عشا کا وقت شفقِ اُحمر غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور صبحِ صادق تک رہتا ہے۔

---

[۱] سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف آسمان پر جو سُرخی رہتی ہے اُسے شفقِ اُحمر کہتے ہیں۔ [۲] بھٹکل واطرافِ بھٹکل میں مغرب کا وقت زیادہ سے زیادہ سورج ڈوبنے کے بعد ایک گھنٹہ رہتا ہے۔

اوقاتِ ممنوعہ

تین اوقات میں نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۱) صبح کی نماز کے بعد سے سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے تک (۲) وقتِ استوا یعنی جب سورج بالکل سر پر آجائے (۳) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک۔

لیکن حرم مکہ میں کسی بھی وقت نفل نماز مکروہ نہیں ہے۔ اور جمعہ کے دن استوا کے وقت نفل نماز جائز ہے۔ نیز فرض نماز ادا یا قضا، نمازِ جنازہ، رواتب، تحیۃ المسجد اور سجدۂ تلاوت اِن اوقات میں بلا کراہت جائز ہے۔

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ   اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ   اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ   حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ   حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. آؤ نماز کی طرف۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. آؤ کامیابی کی طرف۔

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ

نماز کھڑی ہو چکی ہے نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔

اذان کے احکام

اذان اور اقامت مَردوں کے لیے سنت ہے۔ اور عورتوں کے لیے صرف اقامت سنت ہے۔

اذان کی شرطیں

اذان کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو۔ (۲) اذان کے الفاظ میں ترتیب ہو (۳) ایک ہی شخص پوری اذان دے (۴) پے در پے اذان دے (۵) اذان دینے والا عاقل مرد ہو (۶) اذان دینے والا مسلمان ہو۔

وقت سے پہلے اذان دینا صحیح نہیں ہے، لیکن صبح میں اگر دو اذانیں دی جائیں، تو ایک اذان وقت سے پہلے دی جاسکتی ہے۔ سنت ہے کہ اذان دینے والا بلند و خوبصورت آواز والا اور ثقہ ہو۔

بے وضو، فاسق، نابالغ اور اندھے کی اذان مکروہ ہے۔ اور ان کو مؤذن مقرر کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ اذان و اقامت باوضو، قبلہ رُو اور کھڑے ہوکر دینا سنت ہے۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہتے وقت دائیں طرف منہ کرے، اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے لئے بائیں طرف منہ کرے، لیکن سینہ نہ پھیرے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے لئے دائیں بائیں طرف منہ کرنے کے بعد دوبارہ ان کلمات کو اسی حالت میں کہہ کر پھر قبلہ کی طرف منہ کرنا سنت ہے۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر بلند آواز سے کہے[۱]۔ اور اقامت کے کلمات جلدی ادا کرے۔ اذان میں اللہ اکبر کے علاوہ ہر جملہ الگ الگ کہے۔ اور اقامت میں دو دو جملوں کو ایک ساتھ ادا کرے۔[۲] اور فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہے۔

اقامت اذان کہنے والے کا حق ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو یا اس کی اجازت ہو تو دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ اذان اور اقامت سے پہلے

---

[۱] اذان کے الفاظ حد سے زیادہ نہ کھینچے۔ خصوصاً اللہ اکبر میں لفظِ اللہ کے الف کو نہ کھینچے، نیز رَسُوْلُ اللّٰہ کے واو کو اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں الصلوۃ کے الف کو کھینچنا غلط ہے۔ لفظِ اللہ کے ہمزہ کو اور اکبر کی با کو عمداً کھینچنے سے اذان باطل ہو جاتی ہے۔ اعانہ ص ۲۳۹، [۲] اور قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ کی ''ۃ'' کو ''ہ'' پڑھے۔

اور بعد آہستہ درود پڑھنا سنت ہے۔ [1] اذان واقامت میں لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کے بعد مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا سنت نہیں ہے۔ اذان واقامت امامت سے افضل ہے۔

اذان کا جواب

اذان و اقامت کے جواب میں سُننے والا وہی الفاظ دہرائے جو مؤذن ومقیم کہتا ہے۔ اوراذان کے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ. کے جواب میں یہ کہنا سنت ہے۔ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا. [1]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں نے اللہ پاک کو اپنا رب، اور محمد ﷺ کو اپنا رسول، اور اسلام کو اپنا دین پسند کرلیا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کلمہ توحید کا مذکورہ بالا جواب دے گا اس کے گناہ بخش دیۓ جائیں گے۔ [2]

مگر حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں اُن کلمات کو دہرائے بغیر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. کہے۔ ترجمہ: گناہوں سے بچنے کی قوت اور نیک کاموں کے کرنے کی طاقت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

تثویب:۔ صبح کی اذان میں مؤذن جب اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.

---

[1] ابن ماجہ ۷۱۳، [2] مسلم رقم ۳۸۶، ابن حبان ۱۶۸۴،

(نماز نیند سے بہتر ہے) کہے تو جواب میں صدقت و بررت کہے۔ (تو نے سچ کہا اور تو نے نیک کام کیا) اور اقامت میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا. [1] کہے۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے۔ اذان و اقامت سے پہلے درود کے علاوہ کچھ اور پڑھنا سنت نہیں ہے۔ نیز اذان کے دوران باتیں وغیرہ کرنا منع ہے نیز ذکر و تلاوت اور تقریر وغیرہ بھی خلافِ اولیٰ ہے۔

اذان و اقامت کے بعد درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَ الصَّلاۃِ الْقَآئِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ ، وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. [2]

ترجمہ: اے اللہ ! اس کامل بلاوے اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک ! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت مرحمت فرما، اور انہیں مقامِ محمود پر فائز کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اور مغرب کی اذان کے وقت یہ کہنا سنت ہے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا إِقْبَالُ لَیْلِکَ وَ إِدْبَارُ نَھَارِکَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ. [3]

ترجمہ: اے اللہ ! تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور تیرے مؤذنوں کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے بس تو مجھے بخش دے۔

---

[1] ابوداؤد رقم ۴۴۴، [2] وعدتہ تك (بخاری رقم ۶۱۴) اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد، (بیہقی رقم ۱/ ۴۱۰) [3] (ابوداؤد رقم ۵۳۰ و مستدرک ۱/ ۱۹۹)

وہ سنت نمازیں جو جماعت سے پڑھی جاتی ہیں مثلاً عیدین، تراویح، وتر، استقاء اور سورج گہن کی نماز کے لئے اذان و اقامت نہیں ہے، بلکہ نماز کے وقت اَلصَّلاۃُ جَامِعَۃٌ کہیں گے۔ اذان واقامت کے درمیان دعا کرنا سنت ہے ۔

نماز کا طریقہ

(۱) سب سے پہلے نماز کی دل سے نیت کرے، اور زبان سے مثلاً یوں کہے۔ أُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّھْرِ أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مَعَ الْإِمَامِ مُسْتَقْبِلًا أَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی. (میں ظہر کی چار رکعات نماز امام کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر اللّٰہ کے واسطے اُدا کرتا ہوں۔) اگر تنہا پڑھ رہا ہو تو مَعَ الْإِمَامِ کا لفظ نہ کہے۔ اور اگر خود امام ہو تو مَعَ الْإِمَامِ کے بجائے امامًا۔ کہے۔

(۲) تکبیرِ تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

(۳) تکبیرِ تحریمہ اور تکبیراتِ انتقالات قرأت اور تمام اذکار کم از کم اتنی آواز سے پڑھنا فرض ہے کہ خود سُن سکے۔ ایک رکن سے رکن میں جاتے وقت جو تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیراتِ انتقالات کہتے ہیں۔

(۴) تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفعِ یدین کرے، یعنی دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے اس طرح کہ انگلیاں کان کے مقابل میں ہوں، اور ہتھیلی کندھے کے مقابل میں ہو۔ نیز انگلیاں کھلی ہوئی الگ الگ اور قبلہ رُو ہوں۔

(۵) دونوں ہاتھ سینہ سے قریب اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کے گٹّے کو پکڑے۔

(۶) پوری نماز میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو مگر تشہد میں **إِلَّا اللّٰه** کہتے وقت جب شہادت کی انگلی اٹھائے، تو اس پر نگاہ رکھنا چاہیئے۔

(۷) اگر معذور ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے۔

(۸) دونوں پاؤں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو، نیز ایک پاؤں پر بوجھ ڈال کر کھڑا ہونا، یا دونوں پاؤں مِلا کر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

(۹) تکبیرِ تحریمہ کے بعد یہ دعائے استفتاح پڑھنا سنت ہے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ [۱]

ترجمہ: میں نے اپنا رُخ کرلیا، اُس ذات کی طرف جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا، سب سے کٹ کر، اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، اور میری عبادت، اور میرا جینا، اور میرا مرنا، سب اللّٰہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(۱۰) ہر رکعت میں تعوّذ (اعوذ باللّٰہ) پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ [۲]

اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ و التحیات تجوید کے ساتھ سیکھ سکتا ہو، اور پھر بھی نہ سیکھے، تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ سورۂ فاتحہ و التحیات مکمل صحیح پڑھنا فرض ہے۔

---

[۱] ترمذی رقم ۳۴۲۳، [۲] بسم اللّٰہ سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے، اور اس کی ہر آیت پر وقف کرنا سنت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ. اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ. اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ. صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ.

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں قیامت کے دن کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، اور آپ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستہ پر چلایئے۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ کا غضب ہوا ہے، اور نہ گمراہ لوگوں کا ۔

(۱۱) سورۂ فاتحہ کے بعد آمِیْن کہے ۔

(۱۲) پھر کوئی سورت پڑھے ۔ کچھ آیتیں پڑھنے کے مقابلہ میں ایک مکمل سورت پڑھنا افضل ہے ۔ [۱]

---

[۱] فجر وظہر میں سورۂ حُجُرَات تا سورۂ مرسلت، عصر وعشا میں سورۂ نباء تا سورۂ ضحی اور مغرب میں سورۂ انشراح تا سورۂ ناس پڑھنا سنت ہے، لیکن اس میں تمام مقتدیوں کی رضامندی ورعایت ضروری ہے۔ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دھر، جمعہ کی نماز میں اور جمعرات کی عشا کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ یا سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیۃ یا سورۂ منافقون، جمعرات کے دن مغرب کی نماز (یعنی جمعہ کی رات) میں نیز فجر ومغرب کی سنتوں میں نیز مسافر کے لیے مغرب اور فجر کی نماز (بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۰ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللّٰہ ایک ہے، اللّٰہ بے نیاز ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا/بیٹی ہے، اور نہ اس کا کوئی باپ ہے، اور اس کے برابر کوئی نہیں۔

(۱۳) رکوع میں رفع یدین کرتے اور اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے جائے، دونوں ہاتھ سیدھے رکھے گھٹنوں کو پنجوں سے پکڑے، پیٹھ اور سر کو سیدھا رکھے، ہاتھ اور گھٹنے نہ موڑے۔

(۱۴) رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ (پاک ہے میرا عظمت والا رب اور اسی کے لئے تعریف ہے) تین، پانچ سات، نو یا گیارہ مرتبہ پڑھے۔

(۱۵) رکوع مکمل کرکے رفعِ یدین کرتے ہوئے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (اللّٰہ تعالیٰ نے اس شخص کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے پھر یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ.[۱]

ترجمہ: اے اللّٰہ! تیرے لئے سب تعریف ہے، آسمانوں کو بھر دینے کے بقدر اور زمین کو بھر دینے کے بقدر اور اس کے بعد ہر اس چیز کو بھر دینے کے بقدر جس کو تو چاہے یا یہ دعا پڑھے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ.[۲]

(صفحہ نمبر ۵۹ کا بقیہ حاشیہ) میں اور تحیۃ المسجد، صلاۃ الاستخارہ اور صلاۃ الاحرام میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اِخْلَاص پڑھنا سنت ہے۔ اور رس میں مقتدیوں کی رضامندی ضروری نہیں۔ [۱] نسائی رقم ۱۰۵۸، [۲] بخاری رقم ۷۰۰، ومسلم

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لئے سب تعریف ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔

(١٦) اب تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرے، پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر سر زمین پر رکھے۔ ہتھیلیاں کھلی ہوئی ہوں اور انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں اور کندھوں کے پاس ہوں۔ کہنیاں زمین سے اونچی رہیں، دونوں پیروں کی انگلیوں کا نچلا حصہ زمین سے لگا ہوا ہو، اور انگلیاں مڑی ہوئی اور قبلہ رُو ہوں، انگلیوں کو قبلہ رُو رکھتے ہوئے اس کا نچلا حصہ زمین سے لگانا فرض ہے، صرف انگلیوں کا لگنا کافی نہیں۔ اس میں عموماً کوتاہی پائی جاتی ہے۔ پیشانی کا کچھ حصہ زمین سے لگنا ضروری ہے۔ اگر بال، رومال یا ٹوپی وغیرہ سے پیشانی ڈھکی ہوئی ہو تو نماز نہ ہوگی البتہ زخم کی پٹی پر نماز ہو جاتی ہے ۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی وَ بِحَمْدِهٖ. (پاک ہے میرا برتر رب اور اُسی کے لئے تعریف ہے) تین، پانچ، سات، نو، یا گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سجدۂ سہو میں یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنَامُ وَلَا یَسْهُوْ

ترجمہ: پاک ہے وہ جو نہ سوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

(١٧) سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھ کر جلسے میں مفترش یعنی اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دائیں پیر کو اس طرح کھڑا کرے کہ پَیر کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں، اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنے کے قریب رانوں پر رکھے۔ ہاتھ کُھلے ہوں، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اور یہ دعا پڑھے

جلسہ کی دعا: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَ ارْفَعْنِیْ وَ اهْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ. [1] ترجمہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، اور مجھے رزق عطا فرما، اور بلند مرتبہ عطا فرما، مجھے ہدایت سے نواز دے، اور مجھے عافیت عطا فرما۔

(۱۸) اب دوسرا سجدہ کر کے مفترش بیٹھے، اس طرح بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں، یہ پہلی اور تیسری رکعت کے آخر میں سنت ہے، پھر ہاتھ ٹیکتے ہوئے کھڑا ہو جائے -

(۱۹) فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے۔ امام پوری دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھے، لیکن پوری دعائے قنوت میں آواز قرات کی آواز سے تھوڑی دھیمی ہونی چاہیئے۔ مقتدی امام کے پیچھے آمین کہے، لیکن فَاِنَّکَ تَقْضِیْ سے عَلٰی مَا قَضَیْتَ. تک مقتدی امام کے ساتھ آہستہ پڑھے دعائے قنوت یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ أَعْطَیْتَ ، وَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَ إِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، فَلَکَ

---

[1] ابن ماجہ ۸۹۸ وارفعنی تک ہے ، اور بقیہ دعا ابوداؤد رقم ۸۵۰۔

الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ .[1]

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت دی ہے، اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی ہے، اور تو میرا کارساز بن جا ان لوگوں کے ساتھ جن کا تو کارساز بنا ہے، اور مجھے برکت عطا کر ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا کی ہیں، اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بیشک تو فیصلہ کرتا ہے، اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا، وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا، جس کا تو والی ہو، اور وہ کبھی عزت نہیں پاسکتا، جس کو تو اپنا دشمن قرار دے، اے ہمارے رب! تو ہی برکت والا ہے اور تو ہی بلند و برتر ہے، جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، اس کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں ، اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اور ان کے آل واصحاب پر، اور سلامتی و برکت نازل فرمائے۔

دعائے قنوت پڑھ کر منہ پر ہاتھ نہ پھیرے بلکہ ہاتھ چھوڑ کر سجدہ میں چلا جائے۔

(۲۰) تین یا چار رکعات والی نماز میں دو رکعت کے بعد مفترش بیٹھنا اور تشہد نیز درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تک پڑھنا سنت ہے۔

(۲۱) آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا مسنون نہیں ہے، لیکن مسبوق کے لئے مسنون ہے۔

---

[1] بیہقی (المجموع ج ۳ صفحہ ۴۷۶) امام دعا قنوت میں جمع کا صیغہ استعمال کرے گا۔

(۲۲) قعدۂ اُخیرہ میں متورّک یعنی زمین پر سُرین رکھ کر بیٹھے۔ بایاں ہاتھ کُھلا ہوا ہو، اور شہادت کی انگلی کے علاوہ داہنے ہاتھ کی مٹھی بند ہو، اور إلّا اللّٰہُ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائے اور اخیر تک اٹھائے رکھے انگوٹھا شہادت کی انگلی سے مِلا ہوا ہو، اور یہ تشہد و درود پڑھے

التحیات و درود : اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، أَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، فِیْ الْعَالَمِیْنَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[۲][۳]

درود کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.[۴]

---

[۱] مسلم رقم ۴۰۳ وابوداوَد رقم ۹۷۴، [۲] بخاری [۳] فی العالمین کے الفاظ مسلم رقم ۴۰۵ میں موجود ہیں۔ [۴] بخاری میں رقم ۸۳۲ البتہ اس میں من عذاب جہنم ابوداوَد رقم ۱۵۴۲ میں ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.
(بخاری رقم ۸۳۴)

ترجمہ: تمام برکت وعظمت والے کلمے تمام نمازیں اور تمام نیک اعمال اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

اے اللہ! محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی. اور محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، سارے جہانوں میں بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے۔

اے! اللہ میں قبر اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور دجال کے فتنہ سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، تیری پناہ چاہتا ہوں. اے اللہ! بے شک میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں. اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا، پس تو مجھے محض اپنے فضل سے معاف فرما، اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۲۳) اب دونوں طرف سلام پھیرے۔ داہنے سلام داہنی طرف کے نمازیوں کو اور فرشتوں وغیرہ کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے نمازیوں اور فرشتوں وغیرہ کو سلام کرنے کی نیت کرے

(۲۴) ہر فرض نماز کے بعد پہلے ایک مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ پھر تین بار أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے۔ نیز تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، تینتیس بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ نیز آیۃ الکرسی پڑھنا سنت ہے۔

نمازِ مغرب و فجر کے بعد چہارم کلمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ ، یُحْیِی وَ یُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. دس مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ اور اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. (اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا) سات مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

احادیث میں فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کی مختلف دعائیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا، وَّعِلْمًا نَّافِعًا، وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِصَالِحِ

الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِیْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا، اِلَّا أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ، سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ ! تو سلام ہے، اور سلامتی تجھ ہی سے ہے، بابرکت ہے تو اے عظمت و بزرگی والے، اے میرے رب! میری مدد فرما اپنے ذکر وشکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر زادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی دولت مند کو اس کی دولت وعظمت تیرے مقابلہ میں (ذرا) بھی نفع نہیں پہونچا سکتی۔ اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق اور علمِ نافع اور قبول ہونے والے عمل کا طلب گا ہوں۔ اے اللہ! میں بزدلی سے اور اس بات سے کہ میں نکمّی اور رَذِیل عمر کو پہنچوں تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ تو میری نادانی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے تمام گناہوں کو معاف فرما دے، اے اللہ تو مجھے اچھے اَعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق نصیب فرما، اس کی توفیق سوائے تیرے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے سوا کوئی گناہ سے بچا نہیں سکتا، اے اللہ تو میرے دین کی اصلاح فرما، میرے گھر میں وسعت عطا فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے، ان باتوں سے جن کو وہ بیان کرتے ہیں، اور سلامتی ہو رسولوں پر، اور تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے مخصوص ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

مرد اور عورت کی نماز میں صرف پانچ باتوں میں فرق ہے۔

مرد	عورت
(۱) مرد رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے الگ رکھے گا۔	(۱) عورت اپنی کہنیاں پہلو سے ملائے رکھے گی۔
(۲) مرد سجدہ میں اپنے پیٹ کو ران سے الگ رکھے گا۔	(۲) عورت سجدہ میں اپنے پیٹ کو ران سے ملاکر رکھے گی۔
(۳) مرد جہری نماز میں قرآن جہراً پڑھے گا۔	(۳) عورت اجنبی مرد کی موجودگی میں آہستہ پڑھے گی۔
(۴) مرد نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے گا۔	(۴) عورت دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مارے گی۔
(۵) مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے۔	(۵) چہرہ اور ہتیلیوں کے علاوہ عورت کا پورا بدن ستر ہے۔[۱]

نماز کے شرائط

نماز کے شرائط آٹھ ہیں (۱) مسلمان ہو (۲) باوضو ہو (۳) کپڑا پاک ہو (۴) بدن پاک ہو (۵) جگہ پاک ہو (۶) نماز کا وقت ہو چکا ہو (۷) سَتر چھپا ہوا ہو (۸) قبلہ رُو ہو۔

---

[۱] بعض اوقات نماز میں عورتوں کے پیر کھلے ہوتے ہیں اس سے نماز درست نہیں ہوتی۔ اس سے سخت احتیاط کی ضرورت ہے، نیز ایسا کپڑا جس سے چمڑے کا رنگ ظاہر ہوتا ہو وہ نماز کے اندر و باہر ساتر نہیں مانا جاتا، اور اس کو پہننا جائز نہیں۔

نماز کے ارکان

نماز کے ارکان سترہ ہیں۔(۱) نماز کے شروع میں نیت کرنا (۲) تکبیرِ تحریمہ کہنا (۳) فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنا (۴) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (۵) رکوع کرنا (۶) رکوع میں تھوڑی دیر رکنا (۷) اعتِدال یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۸) اعتدال میں تھوڑی دیر رکنا (۹) ہر رکعت میں دو سجدے کرنا (۱۰) ہر سجدہ میں تھوڑی دیر رکنا (۱۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۱۲) جلسہ میں تھوڑی دیر رکنا (۱۳) قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کے آخر میں تشہد کے لئے بیٹھنا (۱۴) قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا (۱۵) قعدۂ اخیرہ میں درود پڑھنا (۱۶) پہلا سلام پھیرنا (۱۷) ترتیب سے نام پڑھنا۔

نماز کی سننِ ابعاض

نماز کی سننِ ابعاض دو ہیں (۱) پہلا قعدہ (۲) دعائے قنوت۔

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتیں سولہ ہیں (۱) چار موقعوں پر رفعِ یدین کرنا۔تکبیرِ تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اُٹھتے وقت، قعدۂ اولیٰ کے بعد اور تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت۔ (۲) تکبیرِ تحریمہ کے بعد سینہ سے قریب ہاتھ باندھنا (۳) توجیہ (یعنی وَجَّھتُ) پڑھنا (۴) ہر رکعت میں تعوُّذ پڑھنا (۵) جہری نمازوں میں قرآن بلند آواز سے پڑھنا (۶) سِرّی نمازوں میں قرآن آہستہ پڑھنا [1] (۷) آمین بلند آواز سے کہنا۔

---

[1] جمعہ، عیدین، تراویح، چاند گہن، رمضان کی وتر، استسقاء نیز صبح و مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعات جہری ہیں، اور ظہر و عصر، سورج گہن کی نمازیں سِرّی ہیں

(۸) پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا (۹) ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا (۱۰) رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا (۱۱) رکوع اور سجدہ میں تسبیح تین بار پڑھنا (۱۲) قعدہ میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا (۱۳) آخری قعدہ کے علاوہ باقی تمام قعدوں میں مُفْتَرِش بیٹھنا (۱۴) آخری قعدہ میں مُتَوَرِّک بیٹھنا (۱۵) دوسرا سلام پھیرنا (۱۶) خشوع وخضوع سے نماز پڑھنا۔

مبطلاتِ صلاۃ

بارہ چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (۱) عمداً بات کرنا (۲) وضو ٹوٹ جانا (۳) سَتر کھل جانا (۴) کھانا پینا (۵) قہقہہ لگانا (۶) سینہ قبلہ کی طرف سے پھیر دینا (۷) کپڑے یا بدن میں نجاست کا لگ جانا (۸) عملِ کثیر جیسے مسلسل تین مرتبہ کھجلانا یا تین قدم چلنا (۹) نماز توڑنے کی نیت کرنا (۱۰) کسی رکن کو جان بوجھ کر زیادہ کرنا (۱۱) کسی رکن کو چھوڑ دینا (۱۲) اسلام سے نکل جانا۔

مکروہاتِ صلاۃ

نماز میں تیرہ چیزیں مکروہ ہیں (۱) بلا ضرورت منہ اِدھر اُدھر پھیرنا (۲) آسمان کی طرف دیکھنا (۳) کپڑے یا بال سمیٹنا (۴) ننگے سَر نماز پڑھنا (۵) ایک پاؤں پر جسم کا وزن ڈال کر کھڑا ہونا (۶) ٹیک لگا کر نماز پڑھنا (۷) رکوع میں سر بہت زیادہ جھکانا (۸) قبر کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا (۹) ایسے رنگین کپڑے پر نماز پڑھنا جو نماز سے غافل کر دے

(۱۰) قبلہ کی طرف تھوکنا (۱۱) پیشاب یا پاخانہ روک کر نماز پڑھنا (۱۲) راستے یا غسل خانہ میں یا مندر میں نماز پڑھنا (۱۳) کھانا موجود ہو اور کھانے میں دِل لگا ہو اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

جماعت

ہر مرد پر باجماعت نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، اور اس کا چھوڑنا مکروہ ہے، اور بعض علماء کے نزدیک فرض کفایہ ہے، تاکہ اس سے اسلامی شان ظاہر ہو، اور ایک قول کے مطابق فرض عین ہے، اور تنہا پڑھنے کے مقابلہ میں جماعت کے ساتھ پڑھنے پر ستائیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔

جماعت کے شرائط

جماعت کے شرائط تیرہ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔

(۱) جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت کرے (۲) مقتدی امام سے پیچھے ہو (۳) مقتدی کو امام کے حرکات وسکنات کا علم ہو (۴) امام اور مقتدی دونوں ایک جگہ ہوں [۱] (۵) اہم سنتوں میں امام کی مخالفت نہ کرے [۲] (۶) بغیر عذر کے امام سے مکمل دو رکن پیچھے نہ ہو (۷) عذر کی صورت میں امام سے تین طویل رکن سے زائد پیچھے نہ ہو [۳] (۸) امام سے دو رکن آگے نہ ہو۔

---

[۱] اگر دونوں کے بیچ میں کھڑکی ہو یا دیوار ہو تو یہ ضروری ہے کہ مقتدی امام کے پاس مڑے بغیر اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے بغیر جانا ممکن ہو۔

[۲] جیسے قعدۂ اولیٰ امام کرے اور مقتدی نہ کرے یا مقتدی کرے اور امام نہ کرے وغیرہ۔

[۳] قیام، رکوع اور سجدہ، ارکانِ طویلہ کہلاتے ہیں۔ ان میں اعتدال وجلسہ شمار نہیں ہوتے۔

(۹) کسی مقتدی کی اقتداء نہ کرے [۱] (۱۰) قاری کسی اُمّی کے پیچھے نماز نہ پڑھے [۲] (۱۱) مرد عورت کے پیچھے نماز نہ پڑھے (۱۲) امام کافر یا پاگل نہ ہو (۱۳) تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا امام سے پہلے نہ ہو۔

جماعت کے مکروہات

جماعت کے مکروہات سات ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بات پائی جائے تو نماز صحیح ہوگی مگر جماعت کا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱) پہلی صف شروع ہونے سے پہلے دوسری صف شروع کرنا (۲) نماز کے افعال کو امام کے ساتھ ساتھ انجام دینا۔ اگر تکبیرِ تحریمہ امام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی (۳) امام سے پہلے کسی رکن میں چلے جانا۔ [۳] (۴) امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا (۵) بلا عذر امام سے ایک رکن پیچھے رہ جانا (۶) امام اور مقتدی نیز دو صفوں کے درمیان تین ہاتھ سے زائد فاصلہ ہونا (۷) بلا ضرورت امام اور مقتدی کا اوپر نیچے ہونا۔ [۴]

---

[۱] امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق کی اقتداء کر سکتے ہیں، لیکن اُحناف کے نزدیک صحیح نہیں ہے، لہٰذا حنفی مسبوق کو امام نہ بنائیں۔ اگر دو ایسے آدمیوں کی جماعت چھوٹ جائے جن میں سے کسی ایک کی سورہ فاتحہ والتحیات صحیح ہو تو اس صورت میں کسی مسبوق کو امام نہ بنائیں، بلکہ الگ سے جماعت کرنا بہتر ہے، [۲] قاری سے مراد وہ شخص ہے جس کو سورۂ فاتحہ، تشہد اور درود صحیح طور پر تجوید کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔ اور جسے سورہ فاتحہ اور التحیات تجوید کے ساتھ پڑھنا نہ آئے تو اُسے اُمّی کہتے ہیں۔ [۳] اگر امام کے پہلے سلام سے پہلے مقتدی سلام پھیر دے، یا مسبوق اٹھ جائے، تو مقتدی کی نماز باطل ہوگی۔ [۴] مسجد کی اوپری منزل پر نمازِ باجماعت درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اوپر جانے کے لئے زینہ مسجد کے اندر سے ہو، اگر مینارہ کا دروازہ مسجد کے اندر ہو تو مینار مسجد کے حکم میں مانا جائے گا۔

جماعت سے متعلق چند مسائل

(۱) کسی شخص کو تنہا یا باجماعت فرض نماز پڑھنے کے بعد اگر اسی نماز کی جماعت مل جائے تو اس نماز کو دوبارہ فرض کی نیت سے پڑھنا سنت ہے، لیکن دوبارہ پڑھی ہوئی نماز سنت ہوگی (۲) مؤذن کی اقامت مکمل ہونے کے بعد جماعت کے لئے کھڑا ہونا سنت ہے (۳) اقامت شروع ہونے کے بعد سنت نماز نہیں پڑھنی چاہئے ، اگر سنت شروع کرنے کے بعد اقامت شروع ہو تو سنت جلد مکمل کرلے (۴) اگر کوئی شخص امام کے پہلا سلام پھیرنے سے پہلے نیت کر کے اللہ اکبر کہے، تو اس کو جماعت کا ثواب مل جائے گا (۵) اگر کوئی امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے تو اس کو وہ رکعت مل جاتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد قیام کر کے رکوع میں شامل ہو، اور رکوع میں طمانینت حاصل ہو جائے (۶) مسبوق رفع یدین میں امام کے تابع ہوگا (۷) مقتدی کوئی کام امام کے ساتھ نہ کرے، بلکہ اس کے پیچھے رہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ امام کے کسی رکن میں پہنچنے کے بعد مقتدی اس رکن کو شروع کرے، مثلاً رکوع وسجدہ کے لئے اس وقت تک نہ جھکے، جب تک امام رکوع وسجدہ میں نہ پہنچ جائے (۸) اگر امام ظہر میں مثلاً پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے ، اور مقتدی کو پانچویں رکعت ہونے کا یقین ہو، تو سبحان اللہ کہے، اگر امام لوٹ کر آئے تو ٹھیک ، ورنہ مقتدی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا نہیں ہوگا، بلکہ الگ ہو کر سلام پھرے گا، یا آخری قعدہ میں بیٹھ کر انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ سلام پھرے گا، اگر مسبوق مقتدی کو علم نہ ہو، اور مسبوق کی ایک رکعت چھوٹ گئی ہو، تو مسبوق کی نماز مکمل ہو جائے گی (۹) اگر کوئی آدمی تنہا فرض

نماز شروع کرے، پھر اسی فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے، تو وہ اپنی فرض نماز کو نفل میں بدل کر، دو رکعت پر سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہونا سنت ہے (۱۰) کم از کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ اگر صرف دو آدمی ہوں تو مقتدی امام سے ذرا پیچھے اس کی داہنی جانب کھڑا ہو، جب دوسرا آدمی آجائے تو بائیں جانب کھڑے ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہے پھر دونوں ایک ساتھ پیچھے ہٹ کر اپنی صف بنالیں یا امام آگے بڑھے، مگر امام کے آگے بڑھنے سے مقتدی کا پیچھے ہٹنا بہتر ہے۔ ایک مقتدی کو امام کے بائیں یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، اور اس سے جماعت کا ثواب نہیں ملتا (۱۱) اگر دو یا دو سے زائد مقتدی ساتھ آئیں، تو وہ امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہوں، اگر بڑے چھوٹے سب جمع ہوں تو بڑے آگے اور چھوٹے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ [۱] (۱۲) مقتدی امام کے دائیں بائیں برابر ہوں، کسی طرف کم اور کسی طرف زیادہ نہ ہوں، یعنی اوّل ایک مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو پھر ایک اس کے دائیں جانب پھر دوسرا اس کے بائیں جانب، اس طرح ہر صف پوری کر دیں (۱۳) مسبوق کو امام کے دونوں سلام پھیرنے کے بعد اٹھنا سنت ہے۔ مقتدی کو بھی امام کے دوسرے سلام کے بعد سلام پھیرنا سنت ہے (۱۴) اگر کسی کی کچھ رکعات چھوٹ جائیں تو امام کے ساتھ جتنی رکعتیں مل جائیں، تو وہ مقتدی کی ابتدائی رکعات ہوں گی، وہ اپنی نماز کے لحاظ سے نماز پوری کرے گا، مثلاً اگر ایک رکعت مل جائے، تو اپنی دوسری رکعت پر قعدۂ اولی کرے گا (۱۵) اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو وہ نماز سے الگ ہو کر

---

[۱] باشعور بچے پہلے آکر اگلی صف میں بیٹھ جائیں تو بلا وجہ ان کو پیچھے نہیں کر سکتے۔

اپنے پیچھے والے مقتدی کو امام بنا سکتا ہے (۱۶) مسبوق کو امام کے پہلا سلام پھرنے سے پہلے کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ اگر عمداً ایسا کرے تو نماز باطل ہو جاتی ہے، اگر بھولے سے ایسا کرے تو دوبارہ بیٹھنا واجب ہے (۱۷) نماز مکمل ہونے کے بعد اگر امام اپنی نماز کے باطل ہونے سے مطلع ہو تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی، اور صرف امام اپنی نماز دہرائے گا (۱۸) سلسل بول والے کے پیچھے تندرست آدمی یا تیمّم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والا، یا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے کھڑا ہونے والا نماز پڑھ سکتا ہے (۱۹) قضا نماز پڑھنے والے کے پیچھے ادا اور ادا نماز پڑھنے والے کے پیچھے قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، اور نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض اور فرض نماز پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز پڑھ سکتے، ہیں مگر یہ خلافِ اُولیٰ ہے (۲۰) باشعور نابالغ کے پیچھے بالغ کی نماز صحیح ہے، مگر بالغ اُولیٰ ہے (۲۱) بدعتی یا فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے مگر تنہا نماز پڑھنے سے ان کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے (۲۲) امامت کا مستحق وہ شخص ہے جو نماز کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہو، قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو اور نیک ہو (۲۳) مسجد کا امام اپنے سے افضل شخص کے مقابلہ میں امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اسی طرح گھر کا مالک امامت کے لئے دوسروں سے افضل ہے (۲۴) سخت بارش، سخت گرمی، سخت سردی، یا سخت اندھیرا یا تیز آندھی ہو، یا راستہ میں کیچڑ ہو نیز بیماری، تیمارداری یا سفر کا عذر ہو، یا سخت بھوک، یا شدید پیاس لگی ہو، یا نابینا ہو، تو ان تمام صورتوں میں مسجد کی جماعت چھوڑ سکتے ہیں، اگر اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھ سکتا ہو، تو گھر کی مستورات کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنا سنت ہے۔

سُترَہ

نماز پڑھنے والے کے لئے دیوار یا کسی سُتون کے پیچھے نماز پڑھنا سنت ہے۔لوگوں کے گزرنے کی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر مجبوری ہو تو اپنے سامنے کم از کم ایک فٹ اونچی لکڑی گاڑ دے، یا کوئی سامان رکھ لے، یا مصلیٰ وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، ورنہ اپنے سامنے ایک لکیر کھینچ لے۔ ان تمام صورتوں میں اس سُترہ کے آگے سے گزرنا جائز ہے، اور نمازی اور سُترہ کے بیچ سے گزرنا حرام ہے، اور اس طرح گزرنے والے کو روکنا سنت ہے۔ امام کا سُترہ مقتدیوں کے لئے بھی کافی ہے، اور اگر اگلی صف میں جگہ خالی ہو، تو اس صورت میں صف کو چیر کر اگلی صف کو پُر کر سکتے ہیں۔ اگر سترہ نہ ہو، تو نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے۔

سنت نمازیں

وہ سنت نمازیں جو فرض نمازوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، رواتب کہلاتی ہیں۔ اور وہ کُل بائیس رکعتیں ہیں۔ فجر سے پہلے دو، ظہر اور جمعہ سے پہلے چار، اور بعد میں چار، عصر سے پہلے چار، مغرب سے پہلے دو اور مغرب کے بعد دو، عشا سے پہلے دو، اور بعد میں دو۔ ان میں سے دس رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔ فجر سے پہلے دو، ظہر و جمعہ سے پہلے دو اور بعد میں دو، مغرب کے بعد دو، اور عشا کے بعد دو رکعتیں ہیں۔

جماعت کھڑی ہو، یا جماعت کا وقت قریب ہو، اور سنت پڑھنے میں تکبیرِ اُولیٰ چھوٹنے کا اندیشہ ہو، تو اس صورت میں پہلے کی رواتب فرض نماز کے

بعد پڑھنا سنت ہے۔[۱] اور وہ ادا ہوگی۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر سنتِ مؤکدہ ہے، اس کا وقت نمازِ عشا کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، [۲] اس کی کم از کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ وتر کی نماز کم از کم تین رکعات پڑھے، [۳] پہلی رکعت میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْن اور آخری ایک رکعت میں تین قل (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھنا سنت ہے۔ اور رمضان کی سولھویں سے آخری رات تک وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. آخر تک پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے۔ پہلے صبح کی دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ. آخر تک پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

(قنوت وتر)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ، وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ، وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ، نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ،

---

[۱] اسی طرح عصر یا صبح کی نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے فرض پڑھ لینا ضروری ہے اور بعد میں سنتیں ادا کرے۔

[۲] اگر سفر میں جمعِ تقدیم کر کے مغرب کے ساتھ عشا پڑھ لے تو مغرب کے وقت ہی وتر کی نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔ [۳] وتر کی نماز (تین رکعت) ملا کر اور الگ الگ دونوں طرح جائز ہے مگر الگ پڑھنا افضل ہے۔

وَاِلَیکَ نَسعٰی وَنَحفِدُ، نَرجُو رَحمَتَکَ، وَنَخشٰی عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ الجِدَّ بِالکُفَّارِ مُلحِقٌ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: اے اللّٰہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، اور تجھ سے معافی چاہتے ہیں۔ اور تجھ سے ہدایت طلب کرتے ہیں ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں، اور تمام بھلائیوں کے لیے تیری ہی تعریف کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں، ہم تیری ناشکری نہیں کرتے، ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں، جو تیری نافرمانی کرتا ہے، اے اللّٰہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور لپکتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا یقینی عذاب کفار کو ملنے والا ہے۔ اے اللّٰہ! رحمت بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو افضل الخلائق ہیں اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب پر اور سلامتی و برکت نازل فرما۔

نمازِ وتر کے بعد تین مرتبہ سُبحَانَ المَلِکِ القُدُّوسِ کہے [۳]

ترجمہ: پاک ہے وہ کائنات کا مقدس بادشاہ۔

تیسری مرتبہ بلند آواز سے کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِرِضَاکَ مِن سَخَطِکَ، وَبِمُعَافَاتِکَ مِن عُقُوبَتِکَ، وَاَعُوذُبِکَ مِنکَ، لَا اُحصِی ثَنَاءً عَلَیکَ، اَنتَ کَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِکَ. [۴]

ترجمہ: اے اللّٰہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری معافی کی، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے تیری رحمت کی، میں تیری حمد و ثنا کا حق ادا نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے، جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

---

[۳] ابوداؤد رقم ۱۴۳۰، [۴] ابوداؤد ۱۴۲۷، یہی دعا تہجد کی نماز کے سجدہ میں ثابت ہے، ابوداؤد رقم ۸۷۹

تراویح

تراویح کی بیس رکعتیں پورے رمضان میں عشا کے بعد پڑھنا سنت ہے، اس میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرے گا، اور ہر چار رکعات پر کچھ آرام کر لینا مستحب ہے۔ رمضان کے پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن شریف تراویح میں ختم کرنا سنت ہے۔

تہجد

تہجد کا وقت رات میں سوکر اٹھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبحِ صادق تک رہتا ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعت، اوسطاً مع وتر گیارہ رکعات اور زیادہ سے زیادہ جتنی چاہے پڑھ سکتے ہیں۔

صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز)

چاشت کی نماز کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور سورج ڈھلنے تک رہتا ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعت، اوسطاً چار رکعت، اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں سنت ہیں۔[۱] چاشت کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔ **اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ، وَبِکَ اُصَاوِلُ، وَبِکَ اُقَاتِلُ.** [۲] ترجمہ: اے اللہ! تجھ ہی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں، اور تیرے ذریعے جنگ کرتا ہوں۔ [۳]

صلوٰۃ تحیۃ الوضو

وضو کے بعد تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔

---

[۱] سورج کے ایک نیزہ برابر بلند ہونے کے لیے تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں۔ [۲] ابن السنی ۱۱۷

[۳] امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ ومحدثین کے نزدیک اشراق کے نام سے کوئی نماز نہیں ہے، البتہ بعض بزرگوں نے اس کا الگ سے ذکر کیا ہے، لہذا بہتر یہ ہے کہ آدمی سورج نکلنے کے پندرہ منٹ کے بعد چاشت کی نیت سے نماز پڑھے، اور اگر کوئی اشراق بھی پڑھنا چاہتا ہو تو دو رکعت اشراق اور دو رکعت چاشت پڑھ لے۔

صلوٰۃ تحیۃ المسجد

جو آدمی مسجد میں داخل ہو اس کے لئے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہونے کا وقت فرض یا کسی اور سنت نماز کا وقت ہو، تو اس کے ساتھ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی بھی نیت کر سکتے ہیں۔

صلوٰۃ الاوّابین

مغرب وعشا کے درمیان چھ رکعات نفل نماز پڑھنا سنت ہے۔ تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو اور صلوٰۃ الاوابین کے بجائے فرض یا سنت یا قضا نماز پڑھ لی جائے، تو دونوں کا ثواب مل جاتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں سنت ہیں، چاروں رکعتیں ایک ساتھ یا دو دو رکعتیں الگ الگ بھی پڑھ سکتے ہیں، احادیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کو ہفتہ یا مہینہ میں ایک بار پڑھنا سنت ہے۔ (ترمذی رقم ۴۴۴)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے صلوٰۃ التسبیح کی نیت کرے، اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

پندرہ مرتبہ، رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھنے کے بعد دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر اعتدال کی دعا پڑھنے کے بعد دس مرتبہ، سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ. پڑھنے کے بعد دس مرتبہ، جلسہ میں جلسہ کی دعا کے بعد دس مرتبہ، دوسرے سجدے میں تسبیح کے

بعد دس مرتبہ، اور دوسرے سجدہ سے اٹھے، تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے، پھر بغیر اللہ اکبر کہے کھڑا ہو جائے۔ اس کی کُل میزان پچھتر (۷۵) ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں پڑھے۔ دوسری اور چوتھی رکعت کے بعد التحیات سے پہلے دس مرتبہ پڑھے، پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول جائے، تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرے، مثلاً اگر رکوع میں بھول جائے، تو سجدہ میں پورا کرے البتہ اعتدال، جلسہ اور جلسۂ استراحت[1] میں پورا نہیں کرسکتا۔ اگر اس نماز میں سہو ہو جائے، تو سجدۂ سہو میں تسبیح نہ پڑھے۔

صلوٰۃ الاستخارۃ

جب کوئی اہم کام کرنے کا ارادہ ہو، تو اللہ تعالیٰ سے رہبری حاصل کرنے کے لئے استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اور نماز کے بعد دل کا جس طرف میلان ہو وہ کام کرے۔ اگر ایک مرتبہ پڑھنے پر انشراح (شرحِ صدر) نہ ہو تو اس کو بار بار پڑھے۔

استخارہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَأَسْتَعِیْنُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْم، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ، وَلَآ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ، وَلَآ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ،

---

[1] پہلی رکعت پوری ہونے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے کچھ بیٹھ کر اٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں، اور یہ سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ، أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌلِّی، فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ، فَاقْدِرْهُ لِیْ، وَيَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ، وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ، أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ، فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ، وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَيْرَ، حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ۔ [۱]

ترجمہ: اے اللہ ! میں تیرے علم کے ذریعہ (اپنے حق میں) بہتری چاہتا ہوں اور مدد چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعہ، میں تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے، اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے، اے اللہ ! اگر تجھے معلوم ہے، کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین اور میری دنیا اور میری آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے، تو اس کو میرے لیے مقدر فرما، اور اس کو میرے لیے آسان کر دے، پھر مجھے اس میں برکت عطا فرما ، اور اگر تجھے معلوم ہے، کہ یہ کام میرے دین میرے انجام کے اعتبار سے میرے حق میں مضر ہے، تو اس کام کو میرے (سر) سے ٹال دے، اور اس سے مجھے بچالے، اور مجھے بھلائی عطا کر، وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کرے، اور صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا بیان کرے، اور درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی ضرورت پوری ہوگی یا کوئی مصیبت دور ہوگی۔

---

[۱] (نسائی رقم ۳۲۵۳) بخاری، ترمذی وغیرہ میں وَأَسْتَعِيْنُكَ کی جگہ پر وَاسْتَقْدِرُكَ ہے۔

صلوٰۃ الحاجہ کی دعا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا، يَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ. [1]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور کرم کرنے والا ہے، ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، جو بڑے عرش کا مالک ہے، اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور تیری بخشش کو ضروری کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں اپنے حصہ کا اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں (اے اللہ) میرے ایک ایک گناہ کو معاف فرما اور ہر فکر کو دور فرما اور ہر اس حاجت کو پورا کردے جو تیری مرضی کے موافق ہو، اے ارحم الراحمین.

اس کے بعد دنیا و آخرت کی چیزوں میں سے جو چاہے مانگ لے۔

عیدین کی نماز

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے سورج ڈھلنے تک رہتا ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور توجیہ کے بعد سات مرتبہ اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد پانچ مرتبہ تکبیر کہنا اور ہر تکبیر پر رفعِ یدین (دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر پھر باندھ لینا)

---

[1] (ترمذی رقم ۴۷۹)

سنت ہے۔ اور دو تکبیروں کے درمیان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھنا مستحب ہے۔ البتہ آخری تکبیر کے بعد سوم کلمہ نہ پڑھے، بلکہ سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھنا مستحب ہے۔ نماز کے بعد دو خطبے سنت ہیں، جس میں پہلے خطبہ کے شروع میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات مرتبہ تکبیر کہنا سنت ہے۔

سورج گہن اور چاند گہن کی نماز

جب سورج گہن یا چاند گہن لگ جائے تو دو رکعت نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ گہن لگا ہوا دیکھے بغیر صرف تقویم دیکھ کر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اس کی ہر رکعت میں دو قیام اور دو رکوع کئے جائیں گے۔ اسی طرح عام سنت نماز کی طرح پڑھنا بھی جائز ہے۔ چاند گہن کی نماز بلند آواز سے اور سورج گہن کی نماز آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی۔ سورج اور چاند گہن کی نماز میں لمبی لمبی سورتیں پڑھنا سنت ہے۔ اور رکوع اور سجود میں تسبیحات دیر تک پڑھنا سنت ہے، عیدین کی طرح امام نماز کے بعد دو خطبے دے گا۔

نمازِ اِستسقاء

جب بارش نہ ہو تو نمازِ اِستسقاء یعنی پانی مانگنے کی نماز کا پڑھنا سنت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے قاضی مسلمانوں کو حکم دے کہ تین دن روزہ رکھیں توبہ واستغفار کریں، اور حق داروں کا حق ادا کریں، اور چوتھے دن روزہ

رکھ کر سب مسلمان شہر سے باہر جا کر استسقاء کی نماز ادا کریں۔ استسقاء کی نماز نمازِ عید کی طرح پڑھی جائے گی۔ نماز کے بعد دو خطبے سنت ہیں، اور ہر خطبہ میں تکبیر کے بجائے اِستغفار پڑھنا سنت ہے۔

سجدۂ سہو

سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ اگر نماز میں ایک یا ایک سے زائد غلطیاں ہوں، تو التحیات پڑھ کر سلام سے پہلے دو سجدے سنت ہیں، البتہ کسی رُکن کے چھوٹنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اور اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہو سکتی۔

ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا سنت ہے

(۱) قعدۂ اُولیٰ یا دعائے قنوت چھوڑ دے (۲) سہواً کوئی رکعت یا رکن زیادہ کرے (۳) اعتدال یا جلسہ میں سہواً بہت دیر تک بیٹھا رہے (۴) التحیات یا سورۂ فاتحہ بے موقع پڑھے جیسے قعدہ میں سورۂ فاتحہ پڑھے (۵) اگر رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم پر یقین کر کے نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو کرے (۶) اگر کوئی پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو بیٹھنا حرام ہے بلکہ صرف سجدۂ سہو کرے گا (۷) اگر پہلے قعدہ میں سلام پھیرے پھر فوراً یاد آ جائے تو جلدی سے کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے (۸) اِمام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنے والا مسبوق اپنی نماز کے آخر میں بھی سجدۂ سہو کرے گا۔

مقتدی سے حالتِ اِقتدا میں اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لئے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

سجدۂ تلاوت وشکر

قرآنِ مجید میں چودہ آیتوں پر سجدہ کرنا سنت ہے۔ اگر سجدہ کی پوری آیت پڑھے یا سُنے، تو پہلے سجدۂ تلاوت کی نیت کرے، پھر **اللہ اکبر** کہہ کر دونوں ہاتھ باندھے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، پھر تکبیر کہہ کر بیٹھے، اور دو سلام پھیر دے۔

سجدۂ تلاوت وشکر کی دعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ [۱]

ترجمہ: سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو اچھی شکل وصورت دی، اور اپنی طاقت وقوت سے اس کے کان اور آنکھ بنائی، تو بابرکت ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ [۲]

اچانک کوئی خوشی حاصل ہو یا مصیبت دور ہو تو سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔ [۲]

سجدۂ تلاوت وسجدۂ شکر کے لئے نماز کے تمام شرائط ضروری ہیں۔ مثلاً بدن، جگہ، اور کپڑا پاک ہونا وغیرہ۔

---

[۱] وَقُوَّتِهِ تک ترمذی رقم ۳۳۴۷۔ اور بقیہ دعا مسند احمد رقم ۶۹۱،

[۲] سجدۂ تلاوت وشکر کے علاوہ نماز کے باہر کوئی اور سجدہ کرنا حرام ہے مثلاً دعا کرتے وقت سجدہ میں جانا حرام ہے، اسی طرح غیر اللہ کے سامنے یا قبروں پر سجدہ یا رکوع کرنا حرام ہے۔

بیمار کی نماز

فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے، چاہے دیوار وغیرہ کا سہارا لے کر ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی آدمی صرف سورہ فاتحہ پڑھنے کے بقدر بھی کھڑا نہ ہو سکے، یا کھڑے ہونے سے تکلیف ہوتی ہو، یا گرنے کا اندیشہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ ان صورتوں میں افضل طریقہ یہ ہے کہ مفترش بیٹھے، اگر مفترش نہ بیٹھ سکے تو پالتی مار کر بیٹھے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو متورک بیٹھے، اور اگر ان تینوں صورتوں میں سے کسی بھی طریقہ پر نہیں بیٹھ سکتا ہو تو پھر جسطرح چاہے بیٹھ سکتا ہے، چاہے پیر پھیلانا پڑے۔ رکوع کے لئے کم از کم اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل آجائے، اور سجدہ کے لئے اس سے زیادہ جھکے۔ اگر سجدہ کے لئے زمین پر سر رکھ سکتا ہو تو زمین پر سر رکھنا ضروری ہے۔ اور اگر کسی بھی طرح نہ بیٹھ سکے تو دائیں کروٹ قبلہ رُو لیٹ کر ورنہ چت لیٹ کر نماز پڑھے گا۔ اور اس کا پیر قبلہ کی طرف ہوگا۔ قبلہ رُو ہونے کے لئے سر کے نیچے تکیہ رکھنا ضروری ہے اور اشارہ سے رکوع وسجدہ وغیرہ کرے گا۔ اور اگر اشارے سے بھی نہ کر سکے تو رکوع وسجدہ کی دل سے نیت کرے گا۔ نیز اگر تمام اذکار زبان سے نہ پڑھ سکے تو دِل سے پڑھے گا۔ بہر حال عقل کے باقی رہنے تک نماز معاف نہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رُو کر سکتا ہو اور بیمار کو اس سے زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے گا، اور اگر کوئی دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف مریض کا رُخ ہو اُسی رُخ پر نماز پڑھے گا، اور بعد میں اس کا اِعادہ بھی کرے۔ اگر مریض کا بدن وغیرہ نجس ہو نیز وضو یا تیمّم نہ کر سکے تو اس وقت نماز پڑھ کر بعد میں اعادہ کرے گا۔

قصر اور اس کے شرائط

چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔ یہ صرف مسافر کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں جائز ہے۔

قصر کے شرائط آٹھ ہیں (۱) سفر کم از کم اکیاسی ۸۱ کلومیٹر کا ہو (۲) سفر کسی ناجائز کام کے لئے نہ ہو (۳) جانے کی جگہ متعین ہو (۴) نماز کے شروع میں قصر کی نیت کی ہو (۵) پوری چار رکعت پڑھنے والے کی اِقتدا نہ کرے (۶) سفر کی نماز سفر ہی میں قضا کرے (۷) سلام پھیرنے تک سفر باقی رہے (۸) سفر کے دوران کہیں تین دن سے زائد رُکنے کی نیت نہ کرے۔

جمع بین الصلاتین

دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنے کو جمع بین الصلاتین کہتے ہیں۔ لیکن بیچ میں سلام پھیرنا ضروری ہے۔ یہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں کر سکتے ہیں۔ جمع بین الصلاتین مسافر اور سخت مریض (جو کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے) کے لئے جائز ہے۔ جمع بین الصلاتین کے لئے بھی قصر کے شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمعِ تقدیم (۲) جمعِ تاخیر

(۱) جمعِ تقدیم: ظہر و عصر کو ظہر کے وقت، یا مغرب و عشاء کو مغرب کے وقت پڑھنے کو جمع تقدیم کہتے ہیں۔

(۲) جمعِ تاخیر: ظہر و عصر کو عصر کے وقت، یا مغرب و عشاء کو عشا کے

وقت پڑھنے کو جمع تاخیر کہتے ہیں۔

جمعِ تقدیم کے شرائط تین ہیں (۱) پہلی نماز کے سلام پھیرنے سے پہلے جمع کی نیت کرے (۲) ترتیب مثلاً پہلے ظہر پھر عصر پڑھے (۳) دونوں نمازوں کے درمیان اقامت کے علاوہ کچھ زیادہ بات یا کام نہ کرے۔

جمع تاخیر کے لئے شرط یہ کہ پہلی نماز کے وقت کے اندر اس کو دوسری نماز کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی نیت کرے۔

جمعِ تاخیر میں ترتیب نیز بیچ میں وقفہ نہ ہونا سنت ہے۔ اگر دوسری نماز مثلاً عشاء کے وقت وطن پہونچنے کی امید ہو، تب بھی سفر میں جمع بین الصلاتین کر کے جا سکتا ہے، البتہ وطن سے روانہ ہوتے وقت جمعِ تقدیم کرنا صحیح نہیں ہے۔

ریل وبس وغیرہ پر نماز پڑھنے کا طریقہ

سفر میں نماز پڑھنے کا آسان طریقہ یہ ہے، کہ ظہر کے وقت ظہر عصر جمع تقدیم کر کے پڑھ لے، اور مغرب وعشا کو عشا کے وقت جمع تاخیر کر کے پڑھ لے۔ اگر بس پر فجر کی نماز کا موقع نہ ملے، تو اشارہ سے بلا وضو بلا تیمّم نماز پڑھ لے، اور بعد میں موقع ملنے پر دہرائے۔ ریل پر نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے، کہ وضو یا تیمّم کر کے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ اس وقت نماز پڑھے، جب کہ ریل کسی اسٹیشن پر رکی ہو، ورنہ چلتی ریل میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے، اگر چلتی ریل میں کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑے ہو کر پڑھے گا، لیکن اگر بھیڑ بہت

زیادہ ہو، یا گرنے کا خطرہ ہو، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔

فرض نماز مکمل صحیح ہونے کے لئے چار باتیں شرط ہیں (۱) وضو یا تیمم کیا ہوا ہو (۲) اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا (۳) رکوع و سجدہ مکمل طور پر کرنا (۴) پوری نماز میں قبلہ رو ہونا۔

اگر ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے، تو وقتی طور پر نماز پڑھنا فرض ہے، لیکن اس کا دہرانا بھی فرض ہے۔ لیکن اس صورت میں اس پر قضا کا گناہ نہیں ہوگا۔ سفر میں عورتوں پر بھی نماز فرض ہے، اور وہ پوری نماز نقاب ڈالے ہوئے ادا کر سکتی ہے، البتہ سجدہ کی حالت میں نقاب ہٹا کر کھُلی پیشانی کا زمین پر رکھنا ضروری ہے۔

قضا نماز

اگر فرض نماز کسی عذر کی بناء پر چھوٹ جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا ہو، یا نیند سے آنکھ نہ کھُلی ہو، تو اٹھتے ہی یا یاد آنے پر نماز پڑھنا چاہیئے، اور اگر بلا عذر چھوٹ جائے، تو فوراً اس کی قضا کرنا فرض ہے۔ اور جب تک قضا نماز باقی ہو، اس وقت تک اپنے ضروری مشاغل کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہ کرے حتیٰ کہ سنت نمازیں بھی نہ پڑھے، بلکہ سارا وقت قضا نمازوں میں گزارنا ضروری ہے، ورنہ کم از کم سنن و نوافل کے بجائے قضا پڑھ لے۔ قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا سنت ہے، اگر سنت نماز چھوٹ جائے، تو اس کی بھی قضا کرنا سنت ہے۔ فرض اور سنت نمازوں کی قضا ممنوعہ اوقات میں بھی کر سکتے ہیں۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کی نماز فرض ہونے کے لئے سات شرائط ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مَرد ہونا (۵) تندرست ہونا (۶) مقیم ہونا (۷) آزاد ہونا۔

نابالغ، عورت، پاگل، بیمار اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے، لیکن اگر یہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں، تو ان کی نماز درست ہو جائے گی، اور پھر ظہر کی ضرورت نہیں ہے۔

نماز جمعہ کے شرائط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے چھ شرائط ہیں (۱) جمعہ کسی آبادی میں ہو (۲) جمعہ ظہر کے وقت میں ہو (۳) نماز سے پہلے دو خطبے ہوں (۴) جمعہ شہر میں ایک ہی جگہ ہو (۵) جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھی جائے (۶) جمعہ پڑھنے والے کم از کم چالیس ایسے مرد ہوں جن پر جمعہ فرض ہو۔

خطبہ کے ارکان

خطبہ کے ارکان پانچ ہیں (۱) دونوں خطبوں میں **الحمد للّٰہ** کہنا (۲) دونوں خطبوں میں حضور ﷺ کا نام لے کر درود بھیجنا (۳) دونوں خطبوں میں تقوے کی وصیت کرنا (۴) کسی ایک خطبہ میں قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کرنا (۵) دوسرے خطبہ میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔

خطبہ کے شرائط

خطبہ کے شرائط نو ہیں (۱) دونوں خطبے عربی زبان میں ہوں

(۲) دونوں خطبے ظہر کے وقت میں، اور نماز سے پہلے ہوں (۳) دونوں خطبے اتنی بلند آواز سے دیں، کہ چالیس آدمی سُن سکیں (۴) دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیں (۵) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھیں (۶) خطیب باوضو ہو (۷) خطیب کا بدن و کپڑا اور خطبہ دینے کی جگہ پاک ہو (۸) خطیب کا سَتر چھپا ہوا ہو (۹) خطبہ کے دوران نیز خطبہ اور نماز کے بیچ میں زیادہ وقفہ نہ ہو۔

جمعہ کی سنتیں

جمعہ کی سنتیں سات ہیں (۱) جمعہ کے دن غسل کرنا (۲) اچھے اور سفید لباس پہننا (۳) ناخن تراشنا (۴) خوشبو لگانا[۱] (۵) سورہ **کھف** پڑھنا (۶) کثرت سے درود پڑھنا (کم از کم تین سو مرتبہ) (۷) خطبہ کے دوران خاموش رہنا۔[۲]

جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے ان کے لیے جمعہ کی دوسری اذان کے بعد سے جمعہ کی نماز ختم ہونے تک خرید و فروخت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح جمعہ کے دن فجر سے جمعہ کی نماز تک بغیر کسی خاص ضرورت کے سفر کرنا حرام ہے۔[۳]

خطبہ کے دوران آنے والے کو مختصراً دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھنا سنت ہے، اور اس کے ساتھ جمعہ کی سنت نماز کی نیت بھی کر لیں مسجد میں پہلے

---

[۱] روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ [۲] خطبہ کے دوران بات کرنا یا کوئی کام کرنا منع ہے، بعض علاقوں میں خطبہ کے دوران چندے کی ڈبی گھمانے کا رواج ہے، یہ بھی شرعاً منع ہے، اس سے جمعہ کا ثواب ختم ہو سکتا ہے، خطبہ کے ترجمہ کے دوران یا فرض نماز کے فوراً بعد دعا سے پہلے ڈبی گھمانے میں کوئی حرج نہیں، اور ہر صف کی ڈبی علاحدہ ہو تو بہتر ہے۔ [۳] اگر سفر کے دوران نماز جمعہ ملنے کا غالب گمان ہو تو سفر کرنا جائز ہے۔

سے موجود لوگوں کو امام کے ممبر پر چڑھنے کے بعد کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ خطبہ کے دوران باتیں کرنا مکروہ ہے۔

اگر کسی کو جماعت کے ساتھ جمعہ کی دوسری رکعت نہ ملے، تو وہ جمعہ کی نیت کرے۔ جماعت کے ساتھ شریک ہو، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعات پڑھے۔

صلوٰۃ الخوف

جب جنگ ہو رہی ہو تو اس وقت بھی نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو تو بہتر ہے، ورنہ جس طرح ہو سکے نماز پڑھے۔

کتاب الجنائز

مسلمان میت کے سلسلہ میں چار کام فرض کفایہ ہیں۔

(۱) غسل دینا (۲) کفن پہنانا (۳) جنازہ کی نماز پڑھنا (۴) دفن کرنا

فرضِ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک دو آدمی بھی کر لیں تو سب کی جانب سے ادا ہو جائے گا، ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

غسلِ میت

مرد کی میت کو مرد یا محرم عورتیں، اور عورت کی میت کو عورتیں یا محرم مرد غسل دیں گے۔ اور اگر مرد کی میت کو غسل دینے کے لئے مرد یا محرم عورتیں نہ ہوں، اور عورت کی میت کو غسل دینے کے لئے عورتیں یا محرم مرد نہ ہوں، تو تیمّم کرایا جائے گا۔

میت کے غسل کا طریقہ

غسل دینے سے پہلے میت کو وضو کرائیں۔ پھر پہلے بیری کے پتّوں سے یا صابون سے غسل دیں، پھر سادہ پانی سے اور آخر میں کچھ کافور ملا کر پانی بدن پر ڈالیں۔ اگر چار ماہ سے کم کا حمل گر جائے تو اس کو غسل نہ دیں، بلکہ صرف کپڑا لپیٹ کر دفن کر دیں۔ اور جو آدمی کُفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو اس کو بھی نہ غسل دیں گے، اور نہ کفن پہنائیں گے، بلکہ اسی کپڑے میں دفن کر دیں گے۔

کفن

کفن کم از کم اتنا ہونا فرض ہے کہ اس سے پورا بدن چھپ جائے۔ سنت یہ ہے کہ مرد کو سفید تین چادروں میں کفن دیں۔ تین چادروں کے ساتھ قمیص اور عمامہ پہنانا بھی جائز ہے۔ اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا سنت ہے۔ دو چادریں، ایک لنگی، ایک قمیص اور ایک اوڑھنی۔ [1]

نمازِ جنازہ کے فرائض

نمازِ جنازہ کے فرائض سات ہیں (۱) نیت کرنا (۲) نماز جنازہ کھڑے ہو کر پڑھنا [2] (۳) چار تکبیریں کہنا (۴) پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا (۵) دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا (۶) تیسری تکبیر کے بعد میت

---

[1] میت کے ہاتھ پیر اور تلووں میں عطر لگانا سنت ہے، کفن پر عطر چھڑکنا سنت نہیں ہے، اور احناف کے نزدیک بدعت ہے۔ [2] اگر کھڑا نہ ہو سکے تو جماعت کے ساتھ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

کے لئے مغفرت کی دعا کرنا (۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا۔

نمازِ جنازہ کا مختصر طریقہ

پہلے نمازِ جنازہ کی نیت کرے۔ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ. کہے ۔ اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے ۔

نمازِ جنازہ کا مکمل طریقہ

جنازہ کی نماز میت کا ولی پڑھائے گا۔ اگر ولی نہ ہوتو کوئی قریبی رشتہ دار نماز پڑھائے گا، اور اس کی اجازت سے دوسرا آدمی بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔ اگر مرد کا جنازہ ہو، تو امام اس کے سر کے پاس کھڑا ہو، اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو امام اس کی کمر کے پاس کھڑا ہو، اور مقتدی امام کے پیچھے تین یا اس سے زائد صفیں بنا کر کھڑے ہوں۔ نمازِ جنازہ پڑھتے وقت نیت اس طرح کی جائے: نَوَيْتُ فَرْضَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ عَلٰى هٰذَا الْمَيِّتِ بِأَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ مَعَ الْاِمَامِ أَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰى.

ترجمہ: میں فرض نمازِ جنازہ پڑھتا ہوں اس میت پر چار تکبیروں سے امام کے ساتھ، اللہ کے واسطے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر (نماز کی طرح) باندھے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد تعوذ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کے بعد کوئی سورہ نہ پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کے بعد درودِ (ابراہیمی) پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَابَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ، فِی الْعَالَمِیْنَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَکْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا، کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَأَھْلاً خَیْرًا مِّنْ أَھْلِهٖ، وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ. [1]

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما، اور اس پر رحم فرما، اور اس کو عافیت بخش دے، اور اس کو معاف کر، اور اس کی اچھی مہمانی فرما، اور اس کی قبر کو وسیع اور کشادہ فرما، اور اس کو دھو دے پانی سے، برف سے اور اولے سے، اور اس کو پاک کر گناہوں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اور اس کو اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر، اور اس کے اہل سے بہتر اہل، اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اور اس کو جنت میں داخل فرما، اور قبر و دوزخ کے عذاب سے اس کو بچالے۔

---

[1] (مسلم رقم ۹۶۳) یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَض ابن ماجہ رقم ۱۵۰۰ لکھا ہے (وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ سنن نسائی رقم ۱۹۸۳)

اور اس سے پہلے یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا، وَشَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا ، وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا ، وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا ، فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا ، فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ. ۱؎ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ. ۲؎

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش دے، اور ہمارے مردوں کو، اور ان کو جو ہم میں موجود ہیں، اور جو موجود نہیں ہیں، اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو، اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھ، اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور ہم میں سے جسے تو موت دے، اسے ایمان پر موت نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس پر صبر کرنے کے اجر سے محروم نہ فرما، اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کر۔

اگر نابالغ بچہ کا جنازہ ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِّاَبَوَیْهِ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّ عِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّشَفِیْعًا وَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَھُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِھِمَا وَلَا تَفْتِنْھُمَا بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْھُمَا اَجْرَهٗ. ۳؎

ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو اس کے والدین کی نجات کے لیے آگے جانے والا اور پیشرو بنا، اور ذخیرۂ آخرت اور نصیحت وعبرت کا سامان بنا، اور سفارشی بنا، اور اس کے ذریعے ان کے پلّے کو بھاری فرما، اور ان کے دلوں کو صبر سے بھر دے، اور اس کے بعد انہیں آزمائش میں مبتلا نہ فرما، اور نہ ہی اس کے اجر سے محروم فرما۔

۱؎ ترندی رقم ۹۴۵ میں صرف علی الایمان تک ہے، وابوداؤد۔ ابن ماجہ بلفظ ولا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ رقم ۱۴۹۸، ۲؎ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَهٗ موطا میں دوسری دعا کے ساتھ ہے رقم ۴۷۹۔
۳؎ الاذکار للنوویؒ ۱۴۴،

چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے

اَللّٰھُمَّ لَاتَحرِمْنَا أَجرَہٗ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ.

ترجمہ :اے اللہ ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اسکے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ فرما، اور اسکی اور ہماری بھی مغفرت فرما۔

اس کے بعد دونوں سلام پھیرے۔

عورت اور بچی کے لئے صیغہ ''ہ'' کی جگہ ''ھا'' اور شَفِیْعًا کی جگہ ''شَافِعَةً'' پڑھنا چاہیئے۔ نمازِ جنازہ غسل دینے کے بعد پڑھی جائے غسل سے پہلے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نمازِ جنازہ دوسرے شہر میں غائبانہ پڑھی جاسکتی ہے، اسی شہر میں غائبانہ نہیں پڑھ سکتے۔

تدفین

قبر میت کے برابر لمبی اور ساڑھے چار ہاتھ گہری ہو۔ اگر زمین سخت ہو تو لحد کھودنا افضل ہے، اور اگر زمین نرم ہو تو شِق افضل ہے۔ جنازہ کو قبر کے پائتی رکھا جائے، اور بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

(ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر، (ہم اس کو دفن کرتے ہیں) کہتے ہوئے میت کو سر کی طرف سے آہستہ قبر میں اُتارا جائے۔ اُتارتے وقت قبر میں پہلے میت کے پیر رکھے جائیں، پھر سر رکھا جائے۔ میت کو داہنے پہلو پر قبلہ رُو لٹائیں اور رخسار زمین سے لگادیں، اور قبر کو پتھر یا لکڑی وغیرہ سے بند کریں، پھر دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالیں۔ پہلی بار مٹی ڈالتے وقت : مِنْهَا خَلَقْنَاکُمْ (اس سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) دوسری بار مٹی ڈالتے وقت :وَفِیْهَا

نُعِیۡدُکُمۡ (اور واپس اسی میں تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری بار مٹی ڈالتے وقت وَمِنۡهَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی (اور اسی سے دوبارہ ہم تمہیں نکالیں گے) کہیں۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر کے پاس نشانی کے لئے پتھر رکھیں، اور اس پر پانی چھڑکیں۔ قبر پر ہری شاخ لگائیں۔ بالغ میت کو تلقین کریں، اور کچھ دیر تک مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرتے رہیں۔ قبر کو زمین سے ایک بالشت اونچی اور چاروں طرف سے برابر بنائیں، اور اس کو پختہ نہ بنائیں، اور اس پر عمارت تعمیر نہ کریں۔ ایک قبر میں دو میت کو بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں ہے، نیز میت پر آنسو بہانا، چیخنا چلاّنا جائز نہیں ہے۔ میت کے گھر والوں کی تین دن تک تعزیت کرنا سنت ہے۔ زیارتِ قبور مردوں کے لئے سنت ہے، اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ أَهۡلَ الدِّیَارِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَإِنَّا إِنۡ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ،
نَسۡأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الۡعَافِیَةَ. (ابن ماجہ رقم ۱۵۳۶)

ترجمہ: تم پر سلامتی ہوا ے مومن و مسلم قوم کے گھر میں رہنے والو، بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

پھر اپنے آدمی کی قبر کے پاس اس کے چہرے کے سامنے جا کر سلام کرے، مثلاً یوں کہے "أَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا وَالِدِیۡ." "اور سورۂ فاتحہ، تین قل اور سورۂ یٰسٓ پڑھے، اور اس کے ثواب کو اپنے رشتہ دار نیز تمام قبرستان والوں کو بخش دے، پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے دعا کرے۔

کتاب الزکوٰۃ

ہر آزاد اور مالکِ نصاب مسلمان پر مقررہ شرائط کے ساتھ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ نصاب اس مقررہ مقدار کو کہتے ہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

زکوٰۃ ان پانچ چیزوں پر فرض ہوتی ہے۔ (۱) مویشی (۲) سونا چاندی (۳) مالِ تجارت (۴) اناج (۵) پھل

مویشی

مویشی میں صرف اونٹ، گائے، بھینس اور بھیڑ بکری پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں (۱) جانوروں پر ایک سال گذر جائے (۲) جانور عام طور پر جنگل میں چرتے ہوں (۳) جانور زراعت وغیرہ کا کام کرنے والے نہ ہوں (۴) نصاب پورا ہو۔

اونٹ کا نصاب پانچ ہے۔ گائے اور بھینس کا نصاب تیس ہے۔ بھیڑ بکری کا نصاب چالیس ہے۔ اس سے کم تعداد پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

سونا چاندی

سونے چاندی پر زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(۱) نصاب پورا ہونا (۲) سال پورا ہونا۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ یعنی ساڑھے سات تولہ موجودہ وزن کے حساب سے ۸۷٫۴۵ گرام ہے۔ اور چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی ساڑھے باون ۵۲٫۵ تولہ اور موجودہ وزن کے حساب سے ۶۱۲٫۱۵ گرام ہے۔ سونے چاندی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔

سونے چاندی کے استعمال ہونے والے زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

روپیہ

روپیہ کی زکوٰۃ سونے چاندی کے لحاظ سے ہوگی، یعنی اگر روپیہ ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون چاندی کی قیمت کے برابر ہوجائے، تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔

کان (معدن)

اگر کان سے سونا چاندی نکالا جائے، تو نکالنے کے فوراً بعد اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔

دفینہ

اگر اپنی قبضہ کی ہوئی زمین یا جنگل میں دفن کیا ہوا سونا چاندی ملے، اور اس کا کوئی شرعی وارث نہ ہو، تو دفینہ پانے والا اس کا مالک ہوگا۔ اور اگر بقدرِ نصاب ہو، تو ملتے ہی اس کا پانچواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔

مالِ تجارت

اگر مالِ تجارت کی قیمت سال کے آخر میں دوسو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کے برابر ہوجائے، تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔
زکوٰۃ میں مالِ تجارت نہیں دے سکتے، بلکہ اس کی قیمت دینا ضروری ہے۔ مالِ تجارت کی زکوٰۃ نکالتے وقت قرض کی رقم وضع نہیں کی جائے گی، نیز مالِ تجارت کی زکوٰۃ پہلے سال سے ہی واجب ہوجاتی ہے۔[1]

---

[1] تفصیل کے لئے مرتب کی مستقل کتاب بنام ''کتاب الزکوٰۃ'' کا مطالعہ کریں۔

اناج

اناج کا نصاب پانچ وسق یعنی ۶۳۰ کلوگرام ہے، اگر کھیت کی سینچائی نہر کے پانی سے ہوتو دسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔ اور اگر کسی دوسرے طریقہ سے مثلاً ٹیوب ویل وغیرہ سے ہوتو بیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالیں گے۔

پھل

پھلوں میں صرف انگور اور کھجور پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کی زکوٰۃ اناج کے اعتبار سے نکالیں گے۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہو (۲) آزاد ہو (۳) رمضان کے آخری دن سورج غروب ہوتے وقت موجود ہو (۴) عید کے دن ہونے والے مصارف سے زیادہ رقم یا غلّہ موجود ہو۔

صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں کی طرف سے دینا فرض ہے۔ اپنی بالغ اولاد یا بھائیوں کی طرف سے نکالنا ہوتو ان کی اجازت ضروری ہے، فطرہ میں وہ اناج دے جو اس شہر کی عام غذا ہو، یا اس سے بہتر ہو۔[۱] فطرہ رمضان کے شروع سے عید کی شام تک دے سکتے ہیں، لیکن عید کے دن نماز سے پہلے دینا افضل ہے۔ اور نماز کے بعد دینا مکروہ ہے، البتہ رشتہ دار یا پڑوسی کے انتظار میں شام تک رکھ سکتے ہیں، اور مغرب کے بعد رکھنا حرام ہے۔[۲]

---

[۱] امام ابوحنیفہ کے نزدیک فطرہ میں اناج کی قیمت بھی دے سکتے ہیں۔

[۲] غیر مسلموں کو زکوٰۃ یا فطرہ دینے سے زکوٰۃ یا فطرہ ادا نہیں ہوتا۔

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار ایک آدمی کی طرف سے ایک صاع ہے۔ایک صاع تقریباًدوکلوایک سوگرام ہوتا ہے۔اوردرمیانی ہاتھ سے چارلب بھرکر بھی نکال سکتے ہیں۔

مستحقین زکوٰۃ و فطرہ

زکوٰۃ وفطرہ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔

(۱) فقراء :-جن کے پاس مال نہ ہواور نہ وہ کما سکتے ہوں۔

(۲) مساکین :-جن کی کمائی یامال ضرورت سے کم ہو۔

(۳) عاملین :-حاکم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے اور تقسیم کرنے والوں کو بھی زکوٰۃ کے مال سے تنخواہ دی جائے گی۔

(۴) مُکَاتب :-اگرغلام نے اپنے آقا سے آزادی کے لئے بات چیت کی ہو تواس کوآزادی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دی جائے گی۔

(۵) نومسلم :- (مؤلفۃ القلوب) کواس کی دلجوئی کے لئے زکوٰۃ دی جائے گی۔

(۶) مقروض :-جس شخص نے کسی جائز کام کے لئے قرض لیا ہو،تو اس کو قرض ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دی جائے گی۔

(۷) غازی :- مجاہدین کوان کے اہل وعیال کا نفقہ زکوٰۃ کے مال سے دیا جائے گا۔

(۸) مسافر :- جو آدمی سفر میں محتاج ہو جائے اس کو بقدرِ ضرورت زکوٰۃ دی جائے گی۔

ممنوعینِ زکوٰۃ

پانچ قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

(۱) غنی یعنی مالدار، یا ایسا شخص جو بقدرِ ضرورت کما سکتا ہو ۔

(۲) مکاتب کے علاوہ غلام اور باندی۔ (۳) کافر۔

(۴) بنو ہاشم یا بنو مطلب یعنی سید خاندان۔

(۵) وہ شخص جس کا نفقہ کسی رشتہ دار کے ذمہ واجب ہو جیسے بیٹا، باپ بیوی وغیرہ، اور وہ ان کو بقدرِ ضرورت خرچہ دیتا ہو۔

زکوٰۃ کے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱ :- زکوٰۃ کا روپیہ مسجد کی تعمیر یا رِفاہِ عام کے کاموں میں لگانا، یا کسی کام کے عِوض میں دینا، جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ :- زکوٰۃ تقسیم کرتے وقت یا مال سے جُدا کرتے وقت، زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳ :- زکوٰۃ ماہِ رمضان ہی میں نکالنا ضروری نہیں ہے، بلکہ جس وقت بھی اسلامی سال پورا ہو جائے، اسی وقت زکوٰۃ ادا کر دینا فرض ہے.

مسئلہ ۴ :- زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے بھی نکالنا جائز ہے، اور سال کے پورا ہوتے ہی نکالنا واجب، اور تاخیر کرنا حرام ہے۔ اور

تاخیر کر کے رمضان کا انتظار کرنے سے آدمی گنہگار ہو جائے گا۔

مسئلہ ۵ :- کسی شخص پر زکوٰۃ واجب ہو، اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے، تو اس کے ترکہ سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

مسئلہ ۶ :- ایک شخص جو چیز تجارت کرنے کے ارادہ سے نقد یا ادھار خریدتا ہے مثلاً لوہا، کپڑا، دوائیں، دکان، مکان، باغ، زمین، کار، اسکوٹر، پھل وغیرہ مال تجارت کہلاتا ہے۔ اور سال ونصاب پورا ہونے پر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ ۷ :- اگر مالک کسی آدمی کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مستحق نہیں تھا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ دوبارہ اتنی رقم دینی پڑے گی.

مسئلہ ۸: - اگر کوئی زکوٰۃ کی نیت سے روپیہ نکال کر کسی محفوظ جگہ رکھ دے اور وہ ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۹:- شوہر غریب ہو تو بیوی شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے اور شوہر اسی رقم کو بیوی پر خرچ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰:- فاسق آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ اس شخص کو زکوٰۃ دینا حرام ہے جو زکوٰۃ کی رقم لے کر کسی گناہ کے کام میں استعمال کرتا ہو، لیکن اس کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ حرام لغیرہ ہے۔

مسئلہ ۱۱:- کسی رشتہ دار مثلاً بہن بھائی وغیرہ یا پڑوسی مستحق زکوٰۃ ہوں تو ان کو زکوٰۃ دینے میں دگنا ثواب ملتا ہے، ایک صلہ رحمی کا دوسرا زکوٰۃ دینے کا۔

کتابُ الصّوم

رؤیتِ ہلال: رمضان کا چاند دیکھتے ہی یا شعبان کے تیس دن پورے ہونے پر رمضان کے روزے فرض ہو جاتے ہیں۔ ۱ رمضان کے چاند کے لئے ایک ثقہ (معتبر و نیک) مرد کی گواہی کافی ہے۔ ۲ رمضان کے علاوہ شوال وغیرہ کے چاند کے لئے دو ثقہ مَردوں کی گواہی ضروری ہے۔

---

۱ اگر کوئی مغربی علاقہ میں چاند دیکھ کر مشرقی علاقہ کا سفر کرے، اور وہاں چاند نہ دکھائی دیا ہو تو اگر وہ مہینہ کی پہلی تاریخ میں سفر کرتا ہو تو اس پر روزہ فرض نہیں ہوگا، اور ان گاؤں والوں کے ساتھ بغیر روزہ کے رہے گا۔ اور اگر مہینہ کے دوران پہونچ جائے، تو مہینہ کے آخر تک اس شہر والوں کا ساتھ دیتے ہوئے روزہ رکھے گا، چاہے اس کے روزے تیس سے زائد ہو جائیں۔

اور اگر کوئی مشرق سے مغرب کا سفر کرے، تو اس شہر والوں کے ساتھ عید کرے گا، اگر اس کے روزے اٹھائیس یا اس سے کم ہوں، تو ان روزوں کی قضا کرے گا۔ اگر کوئی عید کے دن مشرقی علاقہ میں پہونچے، اور اس علاقہ میں روزہ ہو تو امساک واجب ہے۔ اگر امساک نہ کرے تو قضا واجب نہیں ہے۔ اور اگر مغرب میں عید کر کے آئے اور مشرق میں رمضان ہو تو روزہ اس پر واجب ہوگا۔ اگر وہ روزہ نہ رکھے تو اس کی قضا واجب ہوگی، لیکن صدقۂ فطر دوبارہ واجب نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ روزہ میں اُس علاقہ کا اعتبار ہوگا جہاں وہ پہنچ جائے۔

نوٹ: عام طور پر مغربی علاقہ میں چاند پہلے دکھائی دیتا ہے، اور مشرقی علاقہ میں بعد میں۔ جیسے مکہ میں چاند پہلے دِکھائی دیتا ہے، اور ہندوستان میں بعد میں دِکھائی دیتا ہے۔

۲ دو مَردوں کی گواہی ضروری نہیں۔

عورتوں، بچوں اور فاسق مردوں کی گواہی چاند دیکھنے میں معتبر نہ ہوگی۔ اگر ایک شہر میں چاند دِکھائی دے، تو وہاں سے قریب کے علاقہ میں وہ چاند مانا جائے گا۔ اسی طرح اگر مشرقی علاقے میں چاند دکھائی دے تو مغربی علاقہ میں رؤیت تسلیم کی جائے گی۔ (فتح المعین)

چاند ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں ہوگا۔ چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّـهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ. (مستدرک ۴/۲۸۵)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزے کے احکام

روزہ ہر عاقل بالغ اور روزہ کی طاقت رکھنے والے مسلمان پر فرض ہے

روزے کے فرائض

روزے کے فرائض دو ہیں (۱) نیت کرنا (۲) ان چیزوں سے بچنا جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مثلاً جان بوجھ کر کھانا پینا وغیرہ۔

ہر دن روزے کے لئے اسی رات میں غروبِ آفتاب سے صبحِ صادق تک نیت کرنا ضروری ہے۔ البتہ نفل روزوں کی نیت زوال تک کر سکتے ہیں۔

نیت یہ ہے۔ نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ أَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَانِ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ کل اس سال کے رمضان کا روزہ ادا رکھوں گا۔

روزے کے مستحبات

روزے کے مستحبات چھ ہیں (۱) سورج ڈوبنے کے بعد افطار میں جلدی کرنا [1] (۲) سحری کھانے میں تأخیر کرنا (۳) جھوٹ، غیبت اور جھگڑے وغیرہ سے بچنا (۴) کھجور یا پانی سے افطار کرنا (۵) افطار کے وقت دعا کرنا [2] (۶) افطار کے بعد یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ، ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ. [3]

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے روزہ رکھا، اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا، پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں، اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ دس ہیں (۱) عمداً یعنی جان بوجھ کر کھانا پینا، بیڑی حقّہ وغیرہ پینا (۲) عمداً ناک یا کان میں دوا وغیرہ ڈالنا (۳) پچکاری لگانا (۴) عمداً قیئ کرنا (۵) پاگل ہونا (۶) حیض آنا (۷) نفاس کا شروع ہونا (۸) عمداً جماع کرنا (۹) بغیر حائل کے بدن کے مَس ہونے یا مُشت زنی سے انزال ہونا (۱۰) مُرتد ہوجانا۔

---

[1] اگر نماز سے پہلے افطار کرنے میں تکبیرِ اولیٰ یا جماعت چھوٹنے کا اندیشہ ہو تو بعد میں افطار کرسکتا ہے۔ [2] مثلاً یَا وَاسِعَ الْفَضْلِ، اِغْفِرْلِیْ. (اے وسیع فضل والے میری مغفرت فرما) [3] ابوداؤد رقم ۲۳۵۸ + ۲۳۵۷

روزے کے مکروہات

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے وہ سات ہیں

(١) پانی میں غوطہ لگانا (٢) غرارہ میں مبالغہ کرنا (٣) خوشبو لگانا یا سونگھنا (٤) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھنا[١] (٥) زوال کے بعد مسواک کرنا (٦) کوئی گناہ کرنا مثلاً جھوٹ، غیبت وغیرہ (٧) شہوت سے معانقہ کرنا، بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(١) صبحِ صادق[٢] شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کردے اور منہ میں جو کچھ ہو اُسے نکال دے (٢) روزے کی حالت میں دن بھر سوتا رہے (٣) سارے دن کی بیہوشی میں کسی وقت ہوش آجائے (٤) انجکشن لگوائے (٥) قئے آجائے (٦) آنکھ میں دوا ڈالے یا سُرمہ لگائے لیکن سُرمہ نہ لگانا بہتر ہے (٧) بھول کر کھا پی لے (٨) منہ میں تھُوک جمع کر کے نِگل جائے (٩) احتلام ہو جائے (١٠) کلّی کرتے وقت پانی اندر پہنچ جائے[٣] (١١) سر پر تیل لگائے (١٢) غسل کرے (١٣) دُھواں، غبار، مکّھی، مچّھر یا چھانتے وقت آٹا بغیر ارادہ کے اندر چلا جائے (١٤) کسی کو جبراً کوئی چیز کھلا پلا دی جائے۔

---

[١] اسی طرح ٹوتھ پیسٹ یا منجن وغیرہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ [٢] عموماً رمضان میں صبحِ صادق ہوتے ہی فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے، لہٰذا اذان شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔

[٣] اگر غرارہ کرتے وقت پانی اندر چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۱۵) فرض غسل کرتے وقت پانی کان گے اندر چلا جائے بشرطیکہ غوطہ لگا کر غسل نہ کرر ہا ہو۔[۱]

جن کے لئے روزہ نہ رکھنا اور رکھ کر توڑنا دونوں جائز ہے

(۱) سخت بیمار ہو یا روزہ رکھنے کی بناء پر مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو (۲) لمبے سفر میں اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر اور نہ رکھنا اور توڑنا بھی جائز ہے[۲] (۳) بھوک یا پیاس سے ہلاک ہونے کا ڈر ہو (۴) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنے یا اپنے بچہ کا خوف ہو۔

(۵) آدمی اتنا بوڑھا ہو کہ وہ بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے۔

(نوٹ) حیض ونفاس کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

وجوبِ قضا

(۱) مسافر، مریض، بے ہوش نیز حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی تکلیف کا اندیشہ ہو تو صرف قضا واجب ہے (۲) اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی بچے کے خوف سے روزہ نہ رکھے، تو ہر روزہ کے بدلے ایک مُد اناج غریبوں کو دے اور بعد میں قضا بھی کرے۔ (ایک مُد اُناج تقریباً ۵۲۵ گرام ہوتا ہے) (۳) بوڑھا یا ایسا مریض جس کی صحت[illegible]ابی کی امید نہ ہو،

---

[۱] دریا میں غسل کرر ہا ہو، یا خشکی پر سنت غسل کرر ہا ہو، اور پانی کان میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ احناف کے نزدیک پانی کان میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مچھلی کے شکار کے وقت کبھی کشتی اُلٹ جانے پر پانی کان میں چلا جاتا ہے، تو اس وقت امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہوئے ان کے مسئلہ پر عمل کر سکتے ہیں، لیکن احتیاطاً بعد میں قضا کرنا بہتر ہے۔

[۲] سفر میں ترکِ روزہ کے لئے شرط یہ ہے کہ صبحِ صادق سے پہلے سفر شروع کر چکا ہو۔

اور وہ روزہ نہ رکھ سکے، تو یہ ہر روزہ کے بدلے ایک مُد اُناج غریبوں کو کھلا دے، اور صحت یاب ہونے کے بعد اس پر قضا نہیں ہے (۴) اگر کوئی طاقت کے باوجود دوسرے رمضان تک سابقہ روزوں کی قضا نہ کرے، تو اس پر قضا کے ساتھ ساتھ ہر روزہ کے بدلے ایک مُد اناج فدیہ کے طور پر دینا ضروری ہے۔ اسی طرح جتنے سال گزرتے جائیں گے، فدیہ بھی بڑھتا جائے گا۔ مثلاً دو سال گزرنے پر دو مُد، اور تین سال گزرنے پر تین مُد وغیرہ۔

میت کے ذمہ کا روزہ

اگر کسی معذور کے کچھ روزے چھوٹ گئے ہوں، اور قضا کا موقع ملنے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے، تو اس کی قضا یا اس کا فدیہ نہیں ہے۔ اگر موقع ملنے کے بعد وفات ہو جائے، تو اس کی طرف سے اس کے ولی روزہ رکھیں، یا اس کے مال میں سے ہر روزہ کے بدلے ایک مُد فدیہ دیدیں۔

قضا و کفّارہ

اگر کوئی رمضان کے دن روزہ کی حالت میں عمداً جماع کرے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، پھر اس کی قضا کرنا فرض ہے، اور کفارہ بھی واجب ہوگا۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرے، اگر یہ نہ ہو سکے، تو دو ماہ تک مسلسل روزے رکھے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے، تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، ہر مسکین کو ایک مُد۔

ان دنوں میں روزہ رکھنا سنت ہے

یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ اور پہلی ذی الحجہ

سے ۸ / ذی الحجہ تک روزہ رکھنا سنت ہے۔ ۹ / محرم کا روزہ سنت اور ۱۰ / محرم، اور شوال کے چھ روزے رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ایامِ بیض یعنی ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ / تاریخ میں اور پیر و جمعرات کے دن روزہ رکھنا سنت ہے۔ نیز اَشہرِ حُرم یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب کے روزے بھی سنت ہیں۔

مسئلہ : عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزے رکھنا حرام ہے۔

جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن اور ایامِ تشریق کے تین دن یعنی ۱۱ تا ۱۳ / ذی الحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ یوم الشک یعنی ۲۹ / شعبان کو چاند دکھائی دینے کی افواہ ہو، لیکن قاضی نے روزہ کا حکم نہ دیا ہو، تو اس دن روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ پیر یا جمعرات ہونے کے اعتبار سے روزہ رکھ سکتے ہیں۔

اعتکاف

کسی بھی مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کرنا ہر وقت سنت ہے، چاہے تھوڑی دیر کے لئے ہی کیوں نہ ہو، لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ متعین دنوں میں اعتکاف کی نیت کے بعد کسی خاص عذر کے بغیر مسجد سے باہر نکلنے پر اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ معتکف کھانے پینے اور قضاءِ حاجت کے لئے بقدرِ ضرورت باہر نکل سکتا ہے۔

حجاز
اسکیل ۳/۴ انچ = ۴۰ میل تقریباً
آفاق
ذوالحلیفہ
حل
جحفہ
رابغ
مستورہ
جدہ
ذات عرق
قرن منازل
جعرانہ
حرم
مکہ معظمہ
تنعیم
حدیبیہ
یلملم
طائف
میقات حج
ذوالحلیفہ
جحفہ
ذات عرق
قرن منازل
یلملم
حدود حرم (میقات عمرہ)
حدیبیہ
تنعیم
جعرانہ

کتاب الحج

تلبیہ

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ [۱]

ترجمہ: حاضر ہوں میں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریف اور انعام (واحسان) تیرا ہی ہے، اور سلطنت بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

حج اور عمرہ ادا کرنا استطاعت رکھنے والے عاقل، بالغ، اور آزاد مسلمان پر عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

حج کی صورتیں

حج کی تین صورتیں ہیں (۱) اِفرَاد (۲) تمتُّع (۳) قِران۔

(۱) اِفرَادْ کی صورت یہ ہے، کہ پہلے اپنے ملک کی میقات سے حج کا احرام باندھے۔ حج سے فارغ ہوکر حِل آئے اور عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے۔

(۲) تَمتُّع کی صورت یہ ہے، کہ پہلے اپنے ملک کی میقات سے ایام حج میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، اور عمرہ کر کے احرام اُتار دے پھر مکہ ہی میں حج کا احرام باندھے اور حج کرے۔ [۲]

---

[۱] بخاری ۱۵۴۹، [۲] حج کے ایام یہ ہیں شوال و ذیقعدہ کے دو مہینے اور ذی الحجہ کے شروع کے دس دن۔

(۳) قِرَان کی صورت یہ ہے، کہ پہلے اپنے ملک کی میقات سے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھے اور صرف مناسکِ حج ادا کرے۔

حج کے ارکان

حج کے ارکان پانچ ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) میدانِ عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف اِفاضہ کرنا (۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کرنا۔[۱]

عمرہ کے ارکان

عمرہ کے ارکان چار ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) طواف کرنا (۳) سعی کرنا (۴) سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کرنا۔ ان سب میں ترتیب فرض ہے۔

---

[۱] ان سب میں ترتیب فرض نہیں ہے، البتہ حج کے بعض ارکان میں ترتیب فرض ہے۔ سب سے پہلے احرام باندھنا، پھر وقوفِ عرفہ کرنا، اس کے بعد طوافِ افاضہ اور حلق کرنا۔ ان دونوں میں ترتیب فرض نہیں ہے۔ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے، جب کہ طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو۔ وقوف عرفہ کے بعد طوافِ افاضہ سے پہلے سعی نہیں کر سکتے، اور حلق بھی وقوفِ عرفہ کے بعد کرنا ضروری ہے۔ حلق کو طواف افاضہ سے پہلے یا بعد کی سعی سے پہلے یا دونوں سے پہلے یا دونوں کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ اگر پہلے سعی نہ کی ہو تو اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) طواف، حلق اور سعی۔ (۲) طواف، سعی اور حلق۔ (۳) حلق، طواف اور سعی۔ عمرہ کے ارکان یعنی طواف، سعی، حلق، میں ترتیب فرض ہے۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات پانچ ہیں (۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں گذارنا (۳) منیٰ میں رات گذارنا (۴) طوافِ وداع کرنا (۵) رمی کرنا۔

حج کی سنتیں

حج کی سنتیں سات ہیں (۱) مکہ میں داخل ہوتے وقت اور وقوفِ عرفہ سے پہلے غسل کرنا (۲) احرام سے پہلے خوشبو لگانا (۳) تلبیہ پڑھنا (۴) طوافِ قدوم کرنا (۵) ذی الحجہ کی نویں رات منیٰ میں گزارنا (۶) مشعرِ حرام میں ٹھہرنا (۷) مأثورہ دعائیں پڑھنا۔

محرّماتِ حج

احرام باندھنے کے بعد گیارہ چیزیں حرام ہوتی ہیں۔

(۱) جماع کرنا (۲) بوسہ دینا (۳) جلق (یعنی ہاتھ سے منی نکالنا) (۴) نکاح کرنا (۵) خوشبو لگانا (۶) سر اور داڑھی میں تیل لگانا (۷) بال کٹانا (۸) ناخن تراشنا (۹) مرد کے لئے سر ڈھانکنا (۱۰) مرد کے لئے سِلا ہوا کپڑا پہننا (۱۱) عورت کے لئے چہرے پر نقاب ڈالنا۔

فدیہ

جماع کے علاوہ محرمات حج میں سے کسی ایک کو ضرورۃً یا بلاضرورت کرنے سے فدیہ لازم آتا ہے۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک بکری ذبح کرے یا تین

صاع چھ مسکینوں کو خیرات کر دے یا تین روزے رکھے۔

کسی واجب کے چھوڑنے پر ایک بکری ذبح کرے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو عید سے پہلے تین دن اور وطن جا کر سات دن روزہ رکھے۔ اگر کوئی حج کے دوران جماع کرے، تو ایک اونٹ ذبح کرے، اور دوسرے سال اس کی قضا بھی کرے۔ اور عورت صرف قضا کرے گی۔

حج سے متعلق چند ضروری مسائل

(۱) عورت محرم یا شوہر یا ایک معتبر عورت کے ساتھ فرض حج کے لئے جا سکتی ہے، البتہ نفل حج کے لئے جانا ہو تو شوہر یا کسی محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

(۲) تین صورتوں میں دمِ تمتع واجب نہیں ہوتا۔ (۱) حرم سے باہر آفاق میں آ کر حج کا احرام باندھے، یا مکہ میں احرام باندھ کر مناسکِ حج کو شروع کرنے سے پہلے آفاق جا کر آئے۔ (۲) میقات سے عمرہ کا احرام ایامِ حج سے پہلے مثلاً رمضان میں باندھے۔ (۳) وہ حرم کا باشندہ ہو۔

(۳) نابالغ کے حج کرنے سے اس کا فرض حج ادا نہیں ہوتا اگر وہ بالغ ہونے کے بعد مالدار رہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔

(۴) اگر کسی پر حج فرض ہو اور وہ بیماری کی وجہ سے حج میں نہ جا سکے، تو اس کے لئے حجِ بدل کروانا فرض ہے۔

(۵) حجِ بدل کروانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو۔

(۶) اگر کوئی مالدار آدمی حج کئے بغیر مر جائے، تو اس کے ترکہ سے اس کی طرف سے حجِ بدل کروانا فرض ہے۔

(۷) سب سے پہلی رمی جسے جمرۃ العقبہ کہتے ہیں، اس کا وقت یوم النحر یعنی ۱۰/ذی الحجہ کی نصف رات گزرنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور ایامِ تشریق کے آخر تک رہتا ہے۔ اور اس کا افضل وقت اُسی دن سورج بلند ہونے کے بعد سے زوال تک ہے۔ ایامِ تشریق کی بقیہ رمی کے تین اُوقات ہیں۔ افضل وقت زوال کے فوراً بعد ہے۔ اُسی دن کی رمی زوال سے پہلے نہیں کر سکتے، اور اختیاری وقت اُس دن سورج غروب ہونے تک ہے، اور وقتِ جواز ۱۳/ذی الحجہ کی شام تک رہتا ہے۔ (یعنی گذشتہ دن کی رمی دوسرے دن صبح بھی کر سکتے ہیں، یا تینوں رمی ایک ساتھ ۱۳/ذی الحجہ کی شام کو بھی کر سکتے ہیں، اور وہ ادا ہوگی، لیکن اس میں ترتیب ضروری ہے۔ پہلے جمرۂ اُولیٰ، پھر جمرۂ وسطیٰ اور اخیر میں جمرۂ عقبہ) اگر حاجی بہت بیمار ہو اور وہ وقت جواز میں بھی جمرات تک نہ جا سکتا ہو، تو وہ اپنی رمی دوسرے سے بھی کروا سکتا ہے۔ اور دوسرے کی طرف سے رمی کرنے کے لئے ضروری ہے، کہ پہلے اپنی طرف سے رمی کر چکا ہو۔

قربانی

ہر استطاعت رکھنے والے عاقل، بالغ مسلمان کے گھر کے ایک فرد کی طرف سے قربانی کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ اور گھر کے

تمام افراد کی طرف سے قربانی کرنا سنت ہے۔

ان جانوروں سے قربانی ادا ہوتی ہے۔ اونٹ، گائے، بھینس، بکرا اور مینڈھا۔ اونٹ ہوتو پانچ سال پورے ہوچکے ہوں، بیل بھینس بکرا یا بکری ہوتو دو سال پورے ہوچکے ہوں، مینڈھا یا مینڈھی ہوتو کم از کم ایک سال پورا ہو چکا ہو۔ اگر جانور کی عمر اس سے کم ہوتو قربانی جائز نہیں۔ اونٹ، گائے، بیل بھینس کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے اور مینڈھے کی قربانی صرف ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

وہ عیب دار جانور جن سے قربانی ادا نہیں ہوتی

وہ عیب دار جانور جن سے قربانی ادا نہیں ہوتی سات قسم کے ہیں۔

(۱) اندھا (۲) لنگڑا (۳) سخت بیمار (۴) دُبلا (۵) کان کٹا ہوا (۶) دُم کٹا ہوا (۷) پاگل، نیز حاملہ جانور سے بھی قربانی ادا نہیں ہوتی، لیکن خصی کئے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے، جانوروں سے قربانی ادا ہوتی ہے۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کے سورج بلند ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور ۱۳ ر ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

نذر و تقسیمِ قربانی

اگر قربانی نذر کی ہوتو خود اس کا گوشت کھانا حرام ہے، بلکہ تمام

گوشت فقراء ومساکین پر خیرات کرنا ضروری ہے۔ اگر خود کھالے تو تاوان دینا پڑے گا۔ اگر قربانی نفلی ہو، تو ہر حصہ میں سے تھوڑا سا کچا گوشت کم از کم ایک فقیر کو دینا ضروری ہے، لیکن اس کے لئے بہتر یہ ہے، کہ اس کے تین حصے کردے۔ ایک حصہ خود کھائے، ایک حصہ رشتہ داروں کو ہدیہ کرے، اور ایک حصہ مسکینوں کو خیرات کردے۔

قربانی کے جانور کا گوشت اور چمڑے کو فروخت کرنا، یا قصّاب کو مزدوری میں دینا جائز نہیں، البتہ کسی دینی مدرسے یا کسی ایسے ادارہ کو جس سے غریبوں اور مسکینوں کی امداد ہوتی ہو دینا چاہیئے۔ سنت قربانی کا چمڑہ اپنے استعمال کے لئے بھی رکھ سکتے ہیں۔

عقیقہ

نومولود بچے کی طرف سے جو ذبیحہ کیا جاتا ہے، اُسے عقیقہ کہتے ہیں۔ ولادت کے ساتویں دن نام رکھ کر عقیقہ کرنے کے بعد بچہ کا سر منڈانا سنت ہے۔ لڑکے کی جانب سے دو بکرے، اور لڑکی کی جانب سے ایک بکرا مسنون ہے۔ گوشت کی تقسیم وغیرہ میں قربانی اور عقیقہ کے احکام یکساں ہیں، مگر عقیقہ کا گوشت پکا کر فقراء ومساکین کو بھیجنا، اور تھوڑا سا گوشت میٹھا پکانا، اور عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا افضل ہے۔ [۱]

---

[۱] تفصیل کے لئے مؤلف کی کتاب ''اَحکامِ عیدالاضحیٰ وعقیقہ'' ملاحظہ فرمائیں۔

صید وذبائح

حلال جانور کی دو قسمیں ہیں (۱) بحری (۲) بَرِّی۔
بحری جانور بغیر ذبح کئے حلال ہیں۔ اور بَرّی جانور بغیر ذبح کئے حلال نہیں ہوتے۔ جس جانور کو ذبح کر سکتے ہوں، اس کو ذبح کرنا ضروری ہے جیسے اونٹ، بھینس، بکری، مرغی وغیرہ۔ اور جس جانور کو ذبح کرنا ممکن نہ ہو جیسے ہرن، نیل گائے وغیرہ، یا وہ پالتو جانور جو بے قابو ہو جائے جیسے گائے پاگل ہو جائے، یا بکری وغیرہ، کنویں میں گر جائے، اور مَرنے سے پہلے نکالنا ممکن نہ ہو، تو اس کو کسی دھار دار آلہ سے زخمی کریں، اور اس زخم سے وہ مَر جائے، تو اس کو کھا سکتے ہیں۔ اور اگر کنویں سے زندہ نکالا جائے، تو جانور کو ذبح کرنا ضروری ہے۔
بندوق کی گولی لگنے سے اگر جانور مَر جائے، تو اس کا کھانا جائز نہیں، لیکن اگر اس میں حیاتِ مستقرہ ہو، اور ذبح کر دیا جائے، تو حلال ہے۔ حیاتِ مستقرہ کی علامت یہ ہے، کہ ذبح کرنے پر فوراً خون بہہ پڑے، یا جانور اچھی طرح حرکت کرے۔

ذبح کا طریقہ

ذبح میں حُلقُوم (سانس کی نالی) مَرِیّ (غذا کی نالی) کو پورا کاٹنا ضروری ہے، اور ان کے بازو کی دو شہ رگوں کا کاٹنا سنت ہے۔ ذبح کرتے وقت جانور کی گردن قبلہ رُخ رکھیں، اور ذبح کرنے والا بھی قبلہ رُخ ہو، اور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ. کہے۔اگر جانور قربانی کا ہو تو یہ دعا پڑھے: إِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ إِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. [1] اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ (یَا مِنْ فُلَانٍ..) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ. [2]

ترجمہ: بیشک میں نے اپنا منہ اس اللہ تعالیٰ کی جانب کردیا، جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، میں دینِ ابراہیمی پر (قائم ہوں) سب سے منہ موڑ کر، اور میں مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں، بیشک میری نماز، اور میری قربانی، میرا مرنا، اور جینا سب اللّٰہ رب العالمین کے لیے ہے۔(میں گواہی دیتا ہوں کہ) اس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں تو (سرتاپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللّٰہ! یہ قربانی تیری ہی جانب سے ہے، اور تیرے ہی لیے ہے، تو اس کو میری جانب سے (یا فلاں کی جانب سے) قبول فرما۔ اللّٰہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللّٰہ ہی سب سے بڑا ہے۔

اور اگر جانور عقیقہ کا ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَکَ وَإِلَیْکَ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ فُلَانٍ. ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا (جانور) ہے اور تجھ ہی کو پیش کررہے ہیں۔فلاں کی طرف سے" فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس کی طرف سے عقیقہ یا قربانی کی جارہی ہو"۔ پھر تیز چھری سے ذبح کرے۔ ہڈی اور ناخن کے علاوہ ہر دھاردار چیز سے ذبح کرسکتے ہیں۔

---

[1] ابوداود رقم ۲۷۹۵ (فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ یَا مِنْ فُلَانٍ حدیث میں نہیں ہے البتہ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ ہے)

ذبح سے پہلے جانور کو پانی پلانا، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرنا، داہنا پیر چھوڑ کر باقی تین پیروں کو باندھنا، اور ذبح ہوتے ہی بندھن کھول دینا، نیز جانور کا پوری طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے چمڑا نہ اُتارنا، یہ سب چیزیں مسنون ہیں، اور ان کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

شِکار

سدھائے ہوئے درندے یا پرندے کے ذریعہ شکار کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اگر اس میں حیاتِ مستقرہ باقی ہو تو ذبح کرنا ضروری ہے ، ورنہ ذبح کئے بغیر کھا سکتے ہیں۔

سدھائے ہوئے جانور میں چار شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) جس وقت اس کا مالک اس کو کسی جانور پر چھوڑ دے، تو فوراً چلا جائے۔

(۲) جس وقت اس کا مالک اس کو ٹھہرانا چاہے تو فوراً ٹھہر جائے۔

(۳) جب شکار کو پکڑے تو اس کو نہ کھائے۔

(۴) ان اُمور کی آزمائش بار بار کی گئی ہو۔

ہر مسلمان کا ذبیحہ و شکار حلال ہے۔ اسی طرح عورت اور باتمیز و باشعور بچہ کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔ لیکن کافر کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

اگر جانور کے ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے مُردہ بچہ نکلے تو اس کو کھانا جائز ہے، لیکن اگر بچہ زندہ ہو تو ذبح کرنا ضروری ہے۔ اگر زندہ جانور کا کوئی حصہ یا عضو کاٹ لیا جائے، تو وہ مُردار اور نجس ہے، لیکن بال پاک ہیں۔

حلال وحرام جانور

اونٹ، گائے، بکرا، نیولا، نیل گائے، بارہ سنگھا، بجّو، خرگوش، ہرن، گوہ، شتر مرغ اور گھوڑا وغیرہ کھانا جائز ہے۔

پرندوں میں بگلہ، فاختہ، کبوتر، تیتر، گوریا، بلبل، مُرغابی، بطخ وغیرہ کھانا جائز ہے۔

وہ تمام جانور جن کے دانت مضبوط ہوں، اور وہ ان کے ذریعہ شکار کر سکتے ہوں حرام ہیں جیسے شیر، چیتا، گیدڑ وغیرہ ۔اور وہ تمام پرندے جن کے پنجے مضبوط ہوں، اور وہ دوسرے جانوروں کو زخمی کر سکتے ہوں حرام ہیں۔ جیسے گِدھ، چیل، وغیرہ۔

تمام سمندری شکار حلال ہے، لیکن کچھوا، مینڈک، مگرمچھ، کیکڑا، اور وہ سمندری جانور جو خشکی پر بھی زندہ رہ سکتے ہوں، حرام ہیں۔ نیز مہوکا، مور، طوطا، اور زمین کے کیڑے مکوڑے کھانا حرام ہے، جیسے چیونٹی، مکھی وغیرہ۔ اور ہر وہ چیز جس کے کھانے سے بدن یا عقل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو اس کو بھی کھانا حرام ہے۔ جیسے پتھر، مٹی، شیشہ اور زہریلی چیزیں وغیرہ۔

وہ آدمی جس کو بھوک کی شدّت کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو، تو اس کے لئے جان بچانے کی حد تک مُردار کھانا واجب ہے۔

دعائیں

ارشادِ خداوندی ہے:

اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ، اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ.

ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں، وہ ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا بندگی کا اظہار ہے، دعا ایک مضبوط قلعہ ہے، دعا انسان کا سہارا ہے، دعا مجبور و بے کس انسان کے دُکھوں کا مداوا ہے، دعا جسمانی و روحانی امراض کا علاج ہے، دعا دِل وجان کی تسکین کا سامان ہے، دعا مومن کا ہتھیار ہے، دعا عبادتوں کا مغز ہے، دعا اللہ پاک کے خزانوں سے لینے کی کنجی ہے، دعا سے قضا بھی بدل دی جاتی ہے، دعا سے گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، پریشانی وتکالیف، بلا ومصیبت دُور ہوتی ہے، دُشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے، سحر سے نجات ملتی ہے۔ دعا ایک ایسی عبادت ہے جس کو قبول کرنے کا اللہ پاک نے وعدہ کیا ہے۔ دعا سے کتنے ہی لوگوں نے زندگی پائی، اوراس کی بدولت کتنے ہی لوگ علمی وعملی دنیا میں آفتاب وماہتاب بن کر چمکے۔

اور ذرا سوچیں تو دعا کتنا بہترین ہدیہ ہے، جو بغیر مشقت ونقصان

کے ہر کسی کو دیا جا سکتا ہے، اور اس کا فائدہ سب سے زیادہ دعا دینے والے کو ہی ہوتا ہے۔ جو انسان دعا کے ذریعہ اپنا دُکھ، دَرد اللہ تعالیٰ کو نہیں سناتا، وہ سکون و اطمینان سے محروم رہتا ہے، اور بلا ضرورت دُکھ درد برداشت کرتا رہتا ہے، اور پریشان و غمگین رہتا ہے۔ اور کبھی یہ ناقابلِ برداشت دُکھ، درد انسان کو خُود کشی پر بھی مجبور کر دیتا ہے۔

انسان کی بہت سی پریشانیاں اور داخلی مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں، کہ وہ ان کا اظہار اپنے عزیزوں اور دوستوں سے بھی نہیں کر پاتا مزید برآں انسان کی فطرت ہے، کہ وہ اپنا دُکھ درد کسی کو سنائے بغیر اپنے کرب و غم کو ہلکا نہیں کر پاتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ایسی ہے، جس کی بارگاہ میں ہم سب کچھ پیش کر سکتے ہیں، اور اشکِ فراواں سے غم کی سیاہی کو دھو سکتے ہیں، اور غم غلط کر سکتے ہیں۔

دعا حقیقتاً عمل کی طرف پہلا قدم ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص پورے خلوص و اشتیاق سے دعا مانگے، اور اس کا اچھا نتیجہ نہ نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے حصولِ مقاصد کے لئے انسان میں مختلف خوبیاں اور طاقتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ اور اس کو کامیابی کے بے شمار وسائل و ذرائع عطا کر رکھے ہیں، لیکن دعا سے زیادہ اثر انگیز، طاقتور و محرّک ہتھیار کوئی اور نہیں ہے۔

یقیناً دعا میں حیرتناک اثرات ہیں، لیکن جب تک کسی چیز کے آداب کی رعایت نہ کی جائے، وہ مکمل طور پر کارآمد و مفید اور نفع بخش ثابت نہیں ہوتی۔

آدابِ دعا

احادیث میں دعا کے مندرجہ ذیل آداب کی تعلیم دی گئی ہے۔ جہاں تک ان آداب کی رعایت ہو سکے اچھا ہے۔[1]

(۱) اخلاص کے ساتھ دعا کرے یعنی دل میں یہ یقین کرلے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کرسکتا (۲) کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حرام سے بچے (۳) دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرے۔ اور بوقتِ دعا اس طرح کہے، یا اللہ! میں صرف آپ کی رضا کے لئے فلاں عمل کیا ہے، آپ اس کی برکت سے میرا فلاں کام کر دیجئے۔ (۴) پاک وصاف اور باوضو ہو کر دعا کرے (۵) دعا کے وقت قبلہ رُو ہو (۶) ادب وتواضع کے ساتھ بیٹھے (۷) اپنی محتاجی وعاجزی کو بیان کرے (۸) دو زانو بیٹھے (۹) دعا کے اول وآخر میں اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا کرے، اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے (۱۰) دعا کے لئے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے، اور مونڈھوں کے برابر اٹھائے (۱۱) اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ ذکر کر کے دعا کرے (۱۲) دعا میں قافیہ بندی کے تکلّف سے بچے (۱۳) انبیاء اور اولیاء کے وسیلہ سے دعا کرے (۱۴) دعا پست آواز میں کرے (۱۵) مسنون وماثور دعاؤں کے ساتھ دعا کرے (۱۶) ایسی دعا کرے، جو اکثر دینی ودنیوی ضروریات پر مشتمل ہو (۱۷) دعا پہلے اپنے لئے کرے، پھر اس میں اپنے والدین اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو شریک کرے (۱۸) اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعا نہ کرے، بلکہ سب شرکائے جماعت کو دعا میں شریک کرے

---

[1] ماخوذ از جواہر الفقہ۔ حذف واضافہ کے ساتھ۔

اگر مسنون دعا میں صیغہ واحد کا ہو تو اس کو جمع کا صیغہ نہ کرے، بلکہ واحد کے صیغہ میں جماعت کی نیت کرے (۱۹) رغبت وشوق کے ساتھ دعا کرے (۲۰) جس قدر ممکن ہو حضورِ قلب کے ساتھ دعا کی کوشش کرے (۲۱) قبولیتِ دعا کی قوی امید رکھے (۲۲) دعا میں تکرار کرے یعنی ایک دعا کم از کم تین بار کہے (۲۳) دعا میں الحاح واصرار کرے (۲۴) کسی گناہ یا قطعِ رحمی کی دعا نہ کرے (۲۵) کسی محال چیز کی دعا نہ کرے (۲۶) اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لئے مخصوص نہ کرے (۲۷) اپنی سب حاجات کو صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے، اور ان کی تکمیل کے لئے مخلوق میں سے کسی پر بھی بھروسہ نہ کرے (۲۸) سننے والا آمین کہے۔ اور اخیر میں دعا کرنے والا بھی آمین کہے (۲۹) دعا کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر دے (۳۰) قبولیتِ دعا میں جلدی نہ کرے، یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی تھی، اب تک قبول کیوں نہیں ہوئی۔

اوقات قبولیتِ دعا

دعا تو ہر وقت قبول ہو سکتی ہے، لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ مندرجہ ذیل اوقات میں دعا کی قبولیت کی بہت زیادہ توقع ہے، اس لئے ان اوقات کو بالکل ضائع نہ کریں۔ شب قدر، یومِ عرفہ، ماہِ رمضان المبارک، سحر کے وقت، شبِ جمعہ، روزِ جمعہ، ساعتِ جمعہ جو جمعہ کے دن کسی بھی وقت آسکتی ہے، مگر اس کے دو وقت اہم ہیں۔

(۱) امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے کے بعد سے نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے تک۔

(۲) عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک۔

حالاتِ قبولیتِ دعا

مخصوص اوقات کی طرح مخصوص حالات بھی قبولیتِ دعا میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ حالات یہ ہیں۔

(۱) اذان کے وقت (۲) اذان و اِقامت کے درمیان (۳) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے بعد اس شخص کے لئے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو، اس وقت دعا کرنا بہت مُجرَّب اور مفید ہے (۴) جہاد میں صف بندی کے وقت (۵) جہاد میں گھمسان کی لڑائی کے وقت (۶) فرض نمازوں کے بعد (۷) سجدہ کی حالت میں (۸) تلاوتِ قرآن پاک کے بعد، بالخصوص ختمِ قرآن کے بعد (۹) آبِ زمزم پیتے وقت (۱۰) قریبُ الموت کے پاس حاضر ہوتے وقت، جب کہ وہ نزع کی حالت میں ہو (۱۱) مُرغ کی بانگ کے وقت (۱۲) مسلمانوں کے اجتماع کے وقت (۱۳) مجلسِ ذکر میں (۱۴) اِمام کے وَلَا الضَّآلِّيْن کہنے کے فوراً بعد (۱۵) اقامتِ نماز کے وقت (۱۶) بارش کے وقت (۱۷) بیت اللہ پر نظر پڑنے کے وقت (۱۸) سورۂ اَنعام کی آیتِ کریمہ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ، اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ. میں دونوں اسم اللہ کے درمیان جو دعا کی جائے وہ بھی قبول ہوتی ہے۔ اِمام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بہت سے علماء

سے اس کا مجرّب ہونا منقول ہے۔

مقاماتِ قبولیتِ دعا

اسی طرح دعا کے قبول ہونے کی بھی خاص جگہیں ہیں۔

(۱) مطاف (۲) مُلتزم (۳) میزابِ رحمت (۴) کعبہ کے اندر (۵) چاہِ زمزم کے پاس (۶) صفا و مروہ پر (۷) سعی کرنے کے راستے میں (۸) مقامِ ابراہیم کے پیچھے (۹) عرفات میں (۱۰) مزدلفہ میں (۱۱) مِنیٰ میں (۱۲) تینوں جمرات کے پاس۔

وہ لوگ جن کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

(۱) مُضطر یعنی مصیبت کا مارا۔ (۲) مظلوم اگر چہ کہ فاسق و فاجر یا بدکار ہی کیوں نہ ہو (۳) والدین کی دعا اولاد کے لئے (۴) عادل بادشاہ کی دعا (۵) نیک آدمی کی دعا (۶) اس اُولاد کی دعا جو والدین کی فرمانبردار ہو (۷) مسافر کی دعا (۸) روزہ دار کی دعا اِفطار کے وقت (۹) غائبانہ دعا جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے حق میں کرے (۱۰) حاجی کی دعا وطن واپس ہونے تک۔

دعا کے لئے زبان و الفاظ جو چاہے استعمال کئے جاسکتے ہیں، لیکن اللہ عزّ وجل کے مقدّس کلام میں اور رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی دعاؤں میں جو تاثیر و برکت ہوسکتی ہے، وہ کسی بھی دوسرے شخص کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات میں ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی۔ مسنون و ماثور دعاؤں میں

اخلاق ومحبت اور فضائلِ انسانی کی حکیمانہ خاموش ومؤثر تعلیم ہے۔ بھلا وہ شخص جو اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے اور سفر وحضر میں دعا کرتا رہتا ہو، کیا وہ اللہ تعالیٰ کو کبھی بھول سکتا ہے؟ کیا وہ جو یہ دعا کرتا ہو: اے اللہ! مجھے اپنا محتاج بنا کر سب سے بے نیاز کردے، اور اپنے سے بے نیاز کر کے کسی کا محتاج نہ بنا۔ کیا وہ اس کا دَر چھوڑ کر کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلا سکتا ہے۔

یقیناً دعائیں سب کے لئے ضروری ہیں اور کوئی بھی دعا برکت و رحمت اور اچھے اثرات سے خالی نہیں۔

کلمات اسلام

کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. [۱]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت: أَشْھَدُ أَنْ لَّآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. [۲]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. [۳]

ترجمہ: اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو عالیشان و عظمت والا ہے۔

کلمہ توحید: لَآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. [۴]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

---

[۱] قرآن مجید پہلا جز سورہ محمد، دوسرا جز سورہ فتح، [۲] مسلم رقم ۲۳۴، [۳] ابن السنی ۷۵۱، [۴] مسند احمد رقم ۲۵۳۴۰

کلمۂ ردّ کفر: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ أَنْ أُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا أَعْلَمُ۔ [۱] [۲]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کروں، اور مجھے اس کا علم ہو، اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ کی جس کا مجھے علم نہیں ہے،

کلمۂ سید الاستغفار: اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُکَ، وَأَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَإِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ [۳]

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں جتنا مجھ سے ہوسکا تیرے وعدہ پر قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اس لئے کہ بے شک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ (بخاری میں ہے کہ اگر کوئی شخص ان کلمات کو ایک مرتبہ صبح پڑھ لے اور اس کا اس دن انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا۔ اور شام کو پڑھنے کی بھی وہی فضیلت ہے۔)

---

[۱] ابن السنی رقم ۲۸۶، [۲] حدیث میں ہے ان کلمات کو پڑھنے سے آدمی شرک سے بری ہوگا، نیز اس کلمہ کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ ان کلمات کو پڑھتے رہنے سے ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ عموماً پنجم کلمہ طویل مشہور ہے لیکن احادیث میں اس سے زائد الفاظ نہ ملنے کی وجہ سے زائد الفاظ کو حذف کردیا گیا ہے۔ [۳] بخاری رقم ۶۳۲۳

قرآن کی دعائیں

(۱) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.[۱]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمکو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچائیے۔

(۲) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ.[۲]

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جاویں یا ہم سے چوک ہو جائے، اے ہمارے رب! ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار (طاقت) نہ ہو، اور درگذر کیجئے ہم کو، اور رحم کیجئے ہم پر، آپ ہمارے کارساز ہیں، سو آپ ہم کو کافروں پر غالب کیجئے۔

(۳) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةًۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.[۳]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمایئے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

(۴) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ

---

[۱] (۲۰۱) سورة البقرة، [۲] (۲۸۵) سورة البقرة، [۳] (۸) ال عمران

دُعَآءِ. رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ. [۱]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھ کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا بنایئے، اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کیجئے۔ اے ہمارے رب! میری مغفرت فرما اور میرے والدین اور تمام مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن (قیامت کے دن)۔

(۵) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ. [۲]

ترجمہ: اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا کارساز ہے دنیا وآخرت میں، مجھ کو اسلام کی حالت میں موت دیدے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔

(۶) رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا. [۳]

ترجمہ: اے اللہ اُن پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔

(۷) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. ترجمہ: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔ [۴]

(۸) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ. [۵]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے اور ہم کو ثابت قدم رکھئے اور ہم کو کافروں پر غالب کیجئے۔

(۹) رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا. رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. [۶]

---

[۱] ۴۰ ابراہیم، [۲] ۱۰۱ یوسف، [۳]، [۴] طہ، [۵] بقرہ، [۶] ال عمران

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری خطاؤں سے درگذر فرما، اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ (دنیا میں) موت دے۔

(۱۰) رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّىءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا. [۱]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمایئے، اور ہمارے لیے کام میں درستی کا سامان مہیا کردیجئے۔

(۱۱) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ [۲] ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو ہٹادے۔ بیشک اس کا عذاب بڑا ہی دردناک ہے۔

(۱۲) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ [۳]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے۔

(۱۳) رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○ [۴]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھ کو اس پر مداومت کیجئے، کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں، جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں، اور میں نیک کام کیا کروں، جس سے آپ خوش ہوں، اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کیجئے۔

---

[۱] ۱۰ سورۃ الکھف، [۲] الفرقان، [۳] ۷۴ الفرقان، [۴] النمل (۱۹)

(۱۴) وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ○ [۱] ترجمہ: اور میری اولاد میں صلاحیت عطا فرما اور میں تیری طرف رجوع ہوتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(۱۵) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ○ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ. وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ○ یَفْقَهُوْ قَوْلِیْ○ [۲]

ترجمہ: اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو آسان فرما،

اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

(۱۶) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِ خْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○ [۳] ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے، اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے، اے ہمارے رب! آپ بڑے شفیق ورحیم ہیں۔

(۱۷) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ وَتُبْ عَلَیْنَآ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○ [۴]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم سے قبول فرمایئے، بلاشبہ آپ خوب سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہی معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۸) سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○ [۵]

ترجمہ: پاک ہے تیرا رب جو عزت والا رب ہے ان باتوں سے جن کو وہ بیان کرتے ہیں، سلامتی ہو پیغمبروں پر۔ اور تمام تعریف اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔

---

[۱] ، [۲] طٰہ ۲۸، [۳] ۱۰ الحشر، [۴] ۱۲۷ سورۃ بقرۃ [۵] (۱۸۲) سورہ الصافات

رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ.

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے بخشش اور سلامتی چاہتا ہوں دنیا و آخرت میں۔[۱]

(۲) اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ الۡھُدٰی وَالتُّقٰی وَالۡعَفَافَ وَالۡغِنٰی[۲]۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ عِلۡمًا نَافِعًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّرِزۡقًا طَیِّبًا.[۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی (اور مخلوق سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔ خدایا میں تجھ سے علم نافع، قبول ہونے والا عمل کا، اور پاکیزہ روزی کا طلب گار ہوں۔

(۳) اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ عِیۡشَۃً تَقِیَّۃً، وَّمِیۡتَۃً سَوِیَّۃً، وَّمَرَدًّا غَیۡرَ مُخۡزٍ.[۴]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے صاف ستھری زندگی کی، اور موزوں موت کی، اور بغیر کسی رسوائی اور فضیحت کے (دنیا سے) واپسی کی (یعنی حشر کی) دعا مانگتا ہوں۔

(۴) اَللّٰھُمَّ أَحۡسِنۡ عَاقِبَتَنَا فِی الۡأُمُوۡرِ کُلِّھَا وَأَجِرۡنَا مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡاٰخِرَۃِ.[۵]

ترجمہ: الٰہی! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔

---

[۱] ابن ماجہ رقم ۲۹۴۸، [۲] مسلم رقم ۲۷۲۱، [۳] مسند احمد رقم ۲۵۳۱۲،
[۴] مسند احمد ۱۸۵۹۰، [۵] مسند احمد رقم ۱۶۹۷۰

(۵) اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ [۱]

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے۔
تو معافی کو پسند کرتا ہے تو تو مجھ کو معاف فرما دے۔

(۶) اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔ [۲]

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں ایمان محبوب بنا دے اور اس کو ہمارے دلوں میں اچھا رکھ اور ہم میں کفر، گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا فرما اور ہمیں نیک لوگوں میں سے بنا دے۔

(۷) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ فِیْ أَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔ [۳]

ترجمہ: الٰہی! مجھے بہت زیادہ شکر گزار بنا دے، اور تو مجھے بڑا صبر کرنے والا بنا دے، اور تو مجھے میری نظر میں (تو) چھوٹا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا بنا دے۔

(۸) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ [۴] فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ وَأَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ۔ [۵]

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور قائم رکھنے والے! تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں، تو مجھے میری طبیعت پر ایک لمحہ کے لیے مت چھوڑ۔ اور میرے تمام احوال درست فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

---

[۱] ابن ماجہ رقم ۳۸۵۰ [۲] احمد رقم ۱۴۹۴۵، [۳] مسند بزار کشف الاستار ۴/۶۱
[۴] ترمذی رقم ۳۴۴۶، [۵] ابوداؤد رقم ۴۴۲۶

(۹) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ خوبی مانگتے ہیں جو تیرے (پیارے) نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی ہے، اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے (پیارے) نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے، تو ہی مددگار ہے، اور تیرے ہی اوپر (ہمیں مقصود تک) پہونچانا ہے، اور کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے سوا (میسر) نہیں ہے۔

(۱۰) رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ.[2]

ترجمہ: اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا کی ہے اس پر تو مجھے قناعت دے، اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے، اور جو میری نظروں سے غائب ہیں، (اہل وعیال) اس پر تو خیر و برکت کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا، (میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما)

(۱۱) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً.[3]

اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا اور میرے ظاہر کو بھی نیک بنادے۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ.[4] ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کی آزمائش سے، اور آگ کے عذاب سے، اور مالداری وغریبی کے فتنے سے۔

---

[1] ترمذی رقم ۳۵۲۱، [2] مستدرک ۱/صفحہ ۴۵۵، [3] ترمذی ۳۵۱۰، [4] ابوداؤد رقم ۱۳۱۹،

(۱۳) اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ.

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری پر پھیر دے۔ [۱]

(۱۴) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ. [۲]

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا أَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا. [۳]

ترجمہ: الٰہی! میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک فرما تو ہی اس کو بہترین پاک کرنے والا ہے (اور) تو ہی اس کا کارساز و مالک ہے۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَأَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. [۴]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور ہر اس شخص کی محبت کا جو مجھے تیری محبت تک پہونچا دے۔ اے اللہ! تو اپنی محبت کو میرے لیے میری جان سے، اہل وعیال سے، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۱۷) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا. [۵]

---

[۱] مسلم رقم ۲۶۵۴، [۲] مسند احمد ۲۵۳۶۴، [۳] مسند احمد رقم ۱۸۵۰۳
[۴] ترمذی رقم ۳۴۹۰، [۵] مسلم رقم ۲۷۲۲۔ دعا نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ان دعاؤں کا صبح شام سات سات بار پڑھنا گناہوں سے بچنے کے لیے مجرب ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے، اور ایسی طبیعت سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۱۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْأَسْقَامِ.[۱]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے برص، جنون، جذام اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۹) اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.[۲]

ترجمہ: اے اللہ! مجھ میں اور میری غلطیوں میں اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو نے مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسا پاک وصاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک وصاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی سے، برف سے، اور اولے سے (صاف وخنک پانی سے) دھودے۔

(۲۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِأَنِّیْ أَشْھَدُ أَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، اَلْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ، وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا أَحَدٌ.[۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، بایں طور کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے نہ تیرا بیٹا ہے نہ باپ اور تیرا کوئی ساجھی نہیں۔

---

[۱] مسند احمد رقم ۱۲۵۳۴، [۲] بخاری رقم ۷۰۲۔ [۳]، اس دعا میں اسم اعظم ہے، اگر ان الفاظ کے ذریعہ دعا کی جائے تو دعا ضرور قبول ہوگی۔ ترمذی ۳۳۹۷

(۲۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاکِیۡنَ ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کے چھوڑنے اور غریبوں سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ [۱]

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ اَوۡسَعَ رِزۡقِکَ عَلَیَّ عِنۡدَ کِبَرِ سِنِّیۡ وَانۡقِطَاعِ عُمُرِیۡ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے بوڑھاپے میں اور اخیر عمر میں زیادہ فراخ روزی مجھے عطا فرمادے۔ [۲]

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ مُنۡکَرَاتِ الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَعۡمَالِ وَالۡاَھۡوَاءِ ۔ [۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اقۡسِمۡ لَنَا مِنۡ خَشۡیَتِکَ مَاتَحُوۡلُ بِہٖ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ مَعَاصِیۡکَ، وَمِنۡ طَاعَتِکَ مَاتُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ، وَمِنَ الۡیَقِیۡنِ مَاتُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیۡنَا مَصَائِبَ الدُّنۡیَا، وَمَتِّعۡنَا بِاَسۡمَاعِنَا وَاَبۡصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحۡیَیۡتَنَا، وَاجۡعَلۡہُ الۡوَارِثَ مِنَّا، وَاجۡعَلۡ ثَأۡرَنَا عَلٰی مَنۡ ظَلَمَنَا، وَانۡصُرۡنَا عَلٰی مَنۡ عَادَانَا، وَلَاتَجۡعَلۡ مُصِیۡبَتَنَا فِیۡ دِیۡنِنَا، وَلَاتَجۡعَلِ الدُّنۡیَا اَکۡبَرَ ھَمِّنَا، وَلَامَبۡلَغَ عِلۡمِنَا وَلَاغَایَۃَ رَغۡبَتِنَا، وَلَاتُسَلِّطۡ عَلَیۡنَا مَنۡ لَّایَرۡحَمُنَا۔ اَللّٰھُمَّ زِدۡنَا وَلَا تَنۡقُصۡنَا، وَاَکۡرِمۡنَا وَلَا تُھِنَّا، وَاَعۡطِنَا وَلَا تَحۡرِمۡنَا، وَاٰثِرۡنَا وَلَا تُؤۡثِرۡ عَلَیۡنَا وَاَرۡضِنَا وَارۡضَ عَنَّا۔ (من لا یرحمنا تک مسلم بقیہ ترمذی)

نوٹ: یہ دعا من لا یرحمنا تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مجالس میں پڑھا کرتے تھے، اور اس دعا کو روزانہ کم ازکم ایک بار پڑھنے سے بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

لہٰذا طلبہ کو اجتماعی طور پر روزانہ ایک مرتبہ اس دعا کو ضرور پڑھائیں اور سب کو یاد کرائیں۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی فرمانبرداری کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمیں اپنی بہشت (جنت) میں پہونچا دے، اور یقین وایمان کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اوپر دنیا کی مصیبتوں کا (سہنا) آسان کردے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھ ہمارے کانوں سے، ہماری آنکھوں سے، اور ہماری طاقت وقوت سے ہم کو نفع پہونچا۔ اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث (مرنے کے بعد ہماری یادگار) بنادے۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے، اور جو ہم سے عداوت رکھے اس پر ہماری مدد فرما، اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت تجویز کر۔ (یعنی ہمیں دینی مصیبت میں مت ڈال) اور تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد، اور ہمارے علم کی منزلِ مقصود، اور ہماری رغبت کی آخری حد مت بنا، اور تو ان لوگوں کو ہم پر حکمران نہ بنا جو ہم پر ترس نہ کھائیں۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ.[۱]

ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں (ہر) بلا (ومصیبت) کی سختی سے، اور بدبختی کے گھیر لینے سے، اور بری تقدیر سے، اور دشمنوں کے (ہم پر) خوش ہونے سے۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ، وَخُذْ إِلَی الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِیْ، وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِیْ، وَإِنِّیْ ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِیْ، وَإِنِّیْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِیْ.[۲]

ترجمہ: اے اللہ! میں (دینی امور میں) کمزور ہوں پس تو اپنی رضا (کے حاصل کرنے)

---

[۱] بخاری رقم ۶۱۲۶ ؛ [۲] مستدرک رقم ۱/ ۵۲۷ ۔

میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے ، اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر کی طرف متوجہ کردے، اور اسلام کو میرے لیے انتہائی پسندیدہ (خیر) بنادے۔ الٰہی! میں کمزور ہوں تو مجھے قوت دے، میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے ، میں محتاج ہوں تو مجھے روزی دے۔

(۲۸) اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ أَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.[۱]

ترجمہ: اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔

(۲۹) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ أَنْ اَظْلِمَ اَوْ أُظْلَمَ.[۲]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر ومحتاجی اور ذلت سے ۔ اور اس سے (بھی) کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے

(۳۰) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَ ةِ نِقمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ.[۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت کے ختم ہونے سے اور صحت وعافیت کے ختم ہونے سے اور تیری ناگہانی پکڑ سے اور تمام تر ناراضگیوں سے۔

(۳۱) اَللّٰھُمَّ أَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَأَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ.

اے اللہ مجھے میرے بھلے کام کا الہام فرما، اور میرے نفس کی برائی سے میری حفاظت فرما۔

---

[۱] الاذکار بحوالہ المستدرک، [۲] مسند احمد ۸۰۷۷، [۳] مسلم رقم ۴۹۲۲۔

صبح شام پڑھنے کی مسنون دعائیں

صبح کے اذکار کا وقت صبح صادق سے چاشت تک اور شام کے اذکار کا وقت عصر بعد سے ایک تہائی رات تک رہتا ہے۔

دعا برائے حفاظت: جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت پڑھے تو شام تک اور شام کے وقت پڑھے تو صبح کے وقت اس پر کوئی آفت و مصیبت نہیں آئے گی۔ [۱]

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ، وَمَالَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا، اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ. [۲] (ابن السنی)

ترجمہ: اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، اور تو ہی عظیم عرش کا مالک ہے، جو اللہ پاک نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، کوئی بھی طاقت اللہ بزرگ و برتر کے سوا میسر نہیں، میں جانتا ہوں بے شک اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے، اور ہر اس جاندار کی برائی سے جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ بے میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

ظہر، عصر اور عشا کے بعد تین قل ایک بار پڑھنا سنت ہے، جس کے لیے صرف بیس سکنڈ درکار ہیں۔ فجر اور مغرب کے بعد تین بار پڑھنا سنت ہے۔

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہیں

---

[۱] [۲] ابن السنی رقم ۵۷

پہنچائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. (ترمذی ۳۳۸۸)

ترجمہ: اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہونچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔

(۳) آیت الکرسی سوتے وقت، ہر فرض نماز کے بعد اور صبح شام پڑھنا سنت ہے

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ج وَلَايَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

ترجمہ: اے اللہ وہ (ذاتِ پاک) ہے جس کے سوا کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں، وہ (ہمیشہ) زندہ ہے، (زمین و آسمان اور تمام کائنات کو) قائم رکھنے (اور ان کا نظام چلانے) والا ہے، نہ اس کو اونگھ آسکتی ہے، نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) شفاعت کر سکے، وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے، اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد) ہونے والا ہے سب جانتا ہے۔ اور لوگ اس کے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر بھی دسترس نہیں رکھتے۔ مگر جتنا وہ خود چاہے (اُس سے آگاہ کر دے) اسکی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین سب پر پھیلی ہوئی ہے، اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر ذرا بھی مشکل نہیں ہے، اور وہ (سب سے) بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.[۱]

ترجمہ: اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے آج صبح ملی ہے، وہ تنہا تیری ہی طرف سے ہے، تو یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی بھی شریک نہیں، لہذا تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔

(۵) روزانہ صبح شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھنے سے اس کے سارے کام پورے ہوں گے: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.[۲] ترجمہ: اللہ میرے لئے کافی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

(۶) رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا.[۳]

میں نے اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول تسلیم کرلیا اور میں اس پر راضی ہوں۔

''جو مسلمان بندہ اس دعا کو صبح شام تین مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ضرور راضی کر دیں گے''

صبح کے وقت پڑھنے کی دعائیں

ان کلمات کو صبح تین مرتبہ پڑھنے سے بہت دیر تک تسبیحات کا ثواب ملے گا۔

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، عَدَدَ خَلْقِہٖ، وَرِضَا نَفْسِہٖ، وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ.[۴] ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ، اس کے مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی اپنی رضا کے مطابق، اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

(۲) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا، وَبِکَ أَمْسَیْنَا، وَبِکَ نَحْیَا، وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَیْکَ النُّشُوْرُ.

---

[۱] ابوداؤد رقم ۵۰۷۳، [۲] ابوداؤد رقم ۵۰۸۱، [۳] ابن ماجہ رقم ۳۸۶۰، [۴] مسلم ۲۷۲۶،

ترجمہ: اے اللہ ! ہم نے تیرے نام سے صبح کی، اور تیرے نام سے شام کی، اور تیرے فضل سے ہم زندہ ہیں، اور تیری ہی مرضی سے ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے [۱]

شام کے وقت پڑھنے کی دعائیں

اس کو تین مرتبہ پڑھنے سے ہر موذی (جانور) کے شر سے حفاظت ہوگی۔ [۲]

(۱) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ. [۳]

سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا. [۴]

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

اور یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِىْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِىْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ أَرْسَلْتَ.

ترجمہ: اے اللہ ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور تیری طرف اپنا رخ کیا، اور تجھی کو اپنا کام سونپا، اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا تیری نعمتوں کے شوق میں اور تجھ سے ڈرتے ہوئے،

---

[۱] ابوداؤد رقم ۵۰۶۸، [۲] حصن حصین بحوالہ طبرانی [۳] ابوداؤد رقم ۵۰۶۸، [۴] بخاری رقم ۶۳۱۴

تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور نجات نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے، اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ [۱]

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ، وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ، وَأَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ، لَا تَأْخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، اَھْدِئْ لَیْلِیْ، وَاَنِمْ عَیْنِیْ. [۲] ترجمہ: اے اللّٰہ! (آسمان پر) ستارے بھی چھپ گئے، اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئیں، اور تو ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا نگہبان ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اے زندہ قائم رہنے والے پروردگار! تو میری رات کو بھی پُرسکون بنا دے، اور میری آنکھوں کو بھی نیند بخش دے۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ: تمام تعریف اس اللہ پاک کے لیے ہے جس نے ہمیں
مارنے کے بعد جلایا اور اسی کی طرف (لوٹ) کر جانا ہے۔ [۳]

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللّٰہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں، اللّٰہ کا نام لے کر ہم داخل ہوئے، اور اللّٰہ کا نام لے کر ہم نکلے، ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا، جو ہمارا رب ہے۔

پھر سلام کر کے گھر میں داخل ہو۔ [۴]

---

[۱] بخاری رقم ۶۳۱۳، [۲] ابن السنی رقم ۷۴۹، [۳] بخاری رقم ۶۳۱۲، [۴] ابوداؤد رقم ۵۰۹۶،

جب بھی گھر سے نکلے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔
گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔[1]

اس دعا کے پڑھنے پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے، تمہیں ہدایت دی گئی، اور تمہاری کفایت کی گئی، اور تمہیں بچالیا گیا۔ پھر شیطان اس سے دور چلا جاتا ہے۔[2]

کھانا کھانے سے پہلے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰهِ.

ترجمہ: اے اللہ! جو تو نے ہمیں دیا اس میں برکت دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔[3]

یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا صرف بِسْمِ اللّٰهِ کہے۔[4]

اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.[5]

کوئی بھی چیز کھائے یا پیے، تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.[6][7]

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

---

[1] [2] ابوداؤد رقم ۵۰۹۵ و ترمذی رقم ۳۴۵۰، [3] ابن السنی رقم ۴۵۷، [4] بخاری رقم ۵۳۷۶،
[5] الاذکار بحوالہ بخاری و ترمذی، [6] ترمذی رقم ۳۴۵۷، [7] یہ دعا ''من المسلمین'' مشہور ہے۔ لیکن آج کی تمام حدیثیں مثلاً ترمذی، شمائل ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، مشکوۃ وغیرہ میں ''من'' کا لفظ نہیں ہے

یا یہ دعا پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ، غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا.[۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر بہت بہت اور پاکیزہ اور بابرکت شکر، نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جا سکتی ہے نہ اس کو خیر باد کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے اے ہمارے پروردگار (تو اس نعمت کے شکر کو قبول فرما لے)۔

پانی پینے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا.[۲]

ترجمہ: تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں میٹھا اور خوشگوار پانی پلایا اور اس نے ہمارے گناہوں کی بدولت بہت کھارا نہیں بنایا۔

دودھ پینے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ.[۳]

ترجمہ: اے اللہ تو اس دودھ میں برکت فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

کھلانے یا پلانے والے کو یوں دعا دے۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.[۴]

ترجمہ: اے اللہ! جو شخص مجھے کھلائے تو اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے تو اُسے پلا۔

---

[۱] بخاری رقم ۵۴۵۸ مگر حمدا نہیں ہے۔ ترمذی صفحہ ۱۸۳ پر حمدا ہے۔

[۲] روح المعانی ۱۴۹/۱۷، [۳] ترمذی صفحہ نمبر ۱۸۳، [۴] مسلم رقم ۲۰۵۵،

نیا کپڑا پہننے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ. [۱]

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

جب کپڑا پہنے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ. [۲]

ترجمہ: شکر ہے اللہ جل شانہ کا جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا۔

جو کپڑا پہننے پر مذکورہ دعا پڑھے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ. [۳]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہی میری صورت (اتنی) اچھی بنائی بس تو ہی میرے اخلاق بھی اچھے بنادے۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ. [۴]

ترجمہ: یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کروں گا، اور تدبیر کروں گا، اور سفر کر رہا ہوں۔

---

[۱] ترمذی رقم ۳۵۶۰، [۲] ابوداود رقم ۴۰۲۳، [۳] مسند احمد ۳۶۳۲، [۴] مسند احمد ۱/۱۵۱

جب مقیم کسی مسافر کو رخصت کرے تو یہ دعا دے

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ. ؎۱

ترجمہ: میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین، امانت (ودیانت) اور تمہارے عمل (سفر) کے خاتمہ کو۔ (وہی سب کا محافظ ہے)

رخصت ہونے والا مسافر مقیم کو یہ دعا دے۔

أَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ. ؎۲

ترجمہ: میں بھی تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

سواری کی دعا

سفر کے شروع میں سورۃ لایلف قریش سات مرتبہ پڑھنے پر نقصان ومضرت سے امان ملتا ہے، نیز سواری، اور سواری پر جگہ ملنے میں بھی سہولت ہوتی ہے۔ جب سوار ہونے لگے اور رکاب یا پائیدان میں قدم رکھے تو "بسم اللہ" کہے۔ اور جب سیٹ پر بیٹھ جائے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ.

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

ترجمہ: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیا، اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اس کو قبضہ میں کرنے والے نہیں تھے، اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے۔

اس کے بعد پھر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

؎۱ ترمذی رقم ۳۴۴۳ ؎۲ ابن السنی رقم ۵۰۵

فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ. ۱؎

ترجمہ: یااللہ! تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف فرما، بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرسکتا۔

آیۃ الکرسی (تین یا سات بار) پڑھنے (اپنے روپیہ واسباب پر دم کرنے) سے مال محفوظ رہتا ہے۔ ۲؎

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ. ۳؎

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں، اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں، جن سے تو راضی ہو، اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان بنا دے، اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرادے، اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے، اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت اور بری حالت کے دیکھنے سے، اور گھر بار میں بری واپسی سے، اور بننے کے بعد بگڑنے سے، اور مظلوم کی بددعا سے۔

۱؎ ابوداؤد رقم ۲۶۰۲، ۲؎ بخاری ۵۰۱۰ مفہوم حدیث

۳؎ مسلم رقم ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ابوداؤد رقم ۲۵۹۹ میں وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ ہے۔

جب جہاز یا کشتی یا بس یا دیگر سواریوں پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ [۱]

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ [۲]

ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بے شک میرا پروردگار ضرور مجھے بخشنے والا اور مہربان ہے اور ان کافروں نے اللہ کی قدر کرنے کا جیسا حق ہے ویسی قدر نہیں کی، حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، (درحقیقت) اللہ پاک و منزّہ اور بلند و برتر ہے ان مشرکوں کے شرک سے۔

نوٹ: وما قدروا تا یشرکون، دیگر سواری پر پڑھنا حادثات سے حفاظت کے لیے مجرب ہے۔

شہر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا. اس کو تین بار پڑھ کر پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا، وَحَبِّبْنَا اِلٰٓی اَھْلِھَا، وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا. [۳]

ترجمہ اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت دیجیے، اے اللہ ہمیں اس کے پھل عطا کیجیے اور اس کے باشندوں میں ہماری محبت پیدا کیجیے اور اس شہر کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دل میں پیدا کیجیے۔

جب کسی قیام گاہ پر قیام کرے تو یہ دعا پڑھنے پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. [۴]

---

[۱] ھود ۴۱، [۲] الاذکار بحوالہ ابن السنی،

[۳] طبرانی فی الاوسط، طبرانی کبیر ۱۲/۱۲۴ و مجمع البحرین رقم ۴۵۸۷، [۴] ترمذی رقم ۳۴۳۷

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر رکھے اور یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.[۱]

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، اور جنت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ.[۲][۳]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے رزق کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

باغ میں داخل ہونے پر یا خوب صورت یا اچھی چیز کو دیکھنے یا اچھی آواز سننے پر۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. پڑھے۔[۴]

حدیث میں آیا ہے کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

---

[۱] (بن ماجہ رقم ۷۷۱) ابن ماجہ میں والصلاۃ کا لفظ نہیں ہے البتہ امام نوویؒ نے الاذکار میں درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے، الاذکار صفحہ ۳۲۔ [۲] ابن ماجہ رقم ۷۷۱ ابن ماجہ میں والصلاۃ کا لفظ نہیں ہے البتہ امام نوویؒ نے الاذکار میں درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے۔ الاذکار صفحہ ۳۲، [۳] چھوٹے بچوں کو مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اور نکلتے وقت۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. سکھانا کافی ہے۔ مسلم رقم ۷۱۳۔ [۴] ابن السنی رقم ۲۵۰۔

جب دشمنوں کا خوف ہو یا گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ [۱] ترجمہ: اے اللّٰہ! ہم تجھ سے ان کے مقابلہ میں (اپنے لئے) سپر بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

جب کسی کو مصیبت، دکھ یا بیماری میں دیکھے تو یہ کہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِہٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔ [۲]

ترجمہ: سب تعریفیں اللّٰہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

(فائدہ) حدیث میں ہے کہ اس دعا کے پڑھنے پر وہ زندگی بھر اس تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ [۳]

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔ [۴] ترجمہ: اللّٰہ پاک تمہیں بہترین بدلہ دے۔

جب کوئی چیز گم ہو جائے، یا نوکر، جانور وغیرہ بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّۃِ وَھَادِیَ الضَّآلَّۃِ أَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ

---

[۱] ابوداؤد رقم ۱۵۳۷، [۲] [۳] ترمذی رقم ۳۴۳۱، [۴] ترمذی رقم ۲۰۳۵،

عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ. [۱]

ترجمہ: اے اللہ! گم شدہ چیزوں کو واپس لانے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھلانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز دلا دے، اس لیے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل و انعام میں سے ہے۔

کسی کے انتقال یا کسی مصیبت پر

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَأَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا. [۲]

ترجمہ: بیشک ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! میری اس مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے بہتر بدل عطا فرما۔

(ف) شوہر یا بیوی کے انتقال یا طلاق پر یا کسی چیز کے گم ہونے پر اس دعا کا ورد بہت مفید و مجرب ہے۔

بادل کے گرجنے پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ. [۳] ترجمہ: اے اللہ ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہی امن و عافیت عطا فرما۔

جب کُتّے سے خوف ہو تو یہ دعا پڑھنا مجرب ہے

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ. [ط]

ترجمہ: اور ان کا کتا اپنے دونوں اگلے پیروں کو چوکھٹ پر پھیلائے بیٹھا ہے۔

---

[۱] طبرانی کبیر رقم (۱۳۲۸۹) [۲] مسلم رقم ۹۱۸، [۳] ترمذی رقم ۳۴۵۰،

سلام کے الفاظ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہو۔ [۱]

سلام کا جواب: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. [۲]

ترجمہ: تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

غائبانہ سلام کا جواب: وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ. تم پر اور اس پر سلامتی ہو [۳]

چھینک آنے پر

چھینکنے والا چہرہ ڈھانکے اور پست آواز میں چھینکے [۴] اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. کہے۔ اور سننے والوں کے لیے اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. کہنا سنت ہے، اور اس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے، يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. [۵] ترجمہ: اللہ پاک تمہیں ہدایت دے، اور تمہاری حالت درست فرمائے۔

مصافحہ کرتے وقت پڑھنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ. [۶] ترجمہ: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخش دے۔

انسان، جانور، درخت یا عمارت کو نظرِ بد لگنے پر

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ. [۷] ترجمہ: میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر بُری چیز سے اور زہریلے کیڑے اور ہر نظرِ بد سے۔

---

[۱] ابوداؤد رقم ۵۱۹۵، [۲] ابوداؤد رقم ۵۱۹۵، [۳] حصن بحوالہ نسائی، [۴] ابن السنی رقم ۶۲۵،

[۵] بخاری رقم ۶۲۲۴، [۶] (ابوداؤد رقم ۵۲۱۱ یہ الفاظ بعینہ ثابت نہیں ہیں البتہ روایت کا ترجمہ یہ ہے "جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ پاک کی تعریف و استغفار کرتے ہیں، تو ان دونوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اور دوسری روایتوں سے بھی دعا کرنا ثابت ہے۔ مثلاً مجمع الزوائد جلد نمبر ۸ میں ہے: "رواہ أحمد والبزار" [۷] بخاری رقم ۳۳۷۱

عیادت کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. [۱] ترجمہ: کوئی حرج نہیں ٹھیک ہو جاؤ گے انشاء اللہ

دعائے شفا: جب کسی بیمار سے ملاقات ہو تو یہ دعا سات بار پڑھے۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ. [۲]

ترجمہ: میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دیدے۔

جس شخص کو کوئی جسمانی دُکھ درد یا کوئی تکلیف ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ رکھے، اور تین مرتبہ بسم اللہ کہے، اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

ترجمہ: میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے، اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔ (مسلم رقم ۲۲۰۲ (بعزۃ ابوداؤد رقم ۳۸۹۱)

قرض کی ادائیگی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. [۳] ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچا، اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

کسی دشوار یا مشکل کام کے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ. [۴] ترجمہ: اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کر دے، اور تو جب چاہے سنگلاخ (زمینوں) کو بھی نرم و ہموار کر دے۔

---

[۱] بخاری رقم ۳٦۱٦، [۲] ابوداؤد رقم ۳۱۰٦، [۳] ترمذی رقم ۳۵٦۳، [۴] صحیح ابن حبان رقم ۹۷۴

خاص خاص موقعوں کے مختصر مسنون کلمات

گھبراہٹ کے موقع پر۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ۱

خوشی یا تعجب کے موقع پر۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ۲

کوئی نعمت حاصل ہونے پر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ۳

خوشخبری سننے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ۴ کھانے پینے کے بعد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ۵

پانی کے ہر گھونٹ پر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ۵

کھانا یا کوئی چیز پیش کرنے پر۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔ ۶

بارش کے موقع پر اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا ترجمہ: اے اللہ خوب نفع والی بارش برسا۔ ۷

آیۃ کریمہ:۔ کسی بیماری یا کسی مصیبت میں پھنس جانے پر لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. کا وِرد رکھے۔ ۸

جب سورج یا چاند گہن لگے ۹ یا کہیں آگ لگی ہو تو ۱۰ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. کہے۔ رزق میں برکت کے لیے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. کا ورد بہت مفید ہے۔ ہر مشکل موقع پر يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ. کا ورد رکھے۔ ۱۱

چراغ بجھاتے یا بجلی کا بٹن بند کرتے وقت، بِسْمِ اللّٰهِ کہنا سنت ہے۔ ۱۲

---

۱ بخاری، ۲ بخاری، ۳ ابن السنی رقم ۳۵۶، ۴ حصن بحوالہ مسلم، ۵ شمائل ترمذی صف ۱۴۸، ۶ بخاری رقم ۳۴۹۶، ۷ بخاری رقم ۱۰۳۲، ۸ ترمذی ۳۴۲۷، ۹ حصن بحوالہ بخاری، ۱۰ ابن السنی رقم ۲۹۴، ۱۱ مجمع الزوائد میں ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضور ﷺ سجدہ میں یا حی یا قیوم پڑھ رہے تھے۔ ۱۲ ابوداؤد رقم ۳۷۳۱،

دروازہ بند کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ. کہنا سنت ہے۔ ا

جب غصہ آئے تو تعوذ پڑھے، ۲ رات میں کتا بھونکے تو تعوذ پڑھے۔ ۳

جب شیطانی وساوس آئیں تو تعوذ پڑھے۔ ۴

اوپر چڑھتے وقت اللہ اکبر اور اترتے وقت سبحان اللہ. کا ورد رکھے۔ ۵

جب کسی مصیبت کے آنے کا اندیشہ ہو یا مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہو تو

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. کا ورد رکھے۔ ٦

کسی اچھی چیز کے دیکھنے پر: مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. کہے۔ ۷

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

۸ جب کوئی پکارے تو جواب میں لَبَّیْکَ کہے۔ ۹

کسی کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھ کر۔ تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ. کہے۔ ۱۰

ترجمہ: پہنو اور پھاڑو، اللہ تمہیں دوسرا دے گا۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے: أَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ. کہے۔ ۱۱

ترجمہ: اللہ پاک تمہیں ہنستا ہوا (اور خوش وخرم) رکھے۔

مرغ کی بانگ سننے پر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ. ۱۲

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

ا ابوداؤد رقم ۳۷۳۱، ۲ بخاری رقم ۶۱۱۵، ۳ ابوداؤد رقم ۵۱۰۳، ۴ حصنِ حصین بحوالہ مصنفہ ابنِ ابی شیبہ، ۵ بخاری رقم ۲۹۹۳، ٦ بخاری رقم ۴۵٦۳ ۷ ابن السنی رقم ۲۵۰،

۸ ترمذی رقم ۳٦۰۱، ۹ ابن السنی رقم ۱۹۰، ۱۰ حصنِ بحوالہ مصنفہ ابنِ ابی شیبہ

۱۱ بخاری رقم ۳۰۵۱، ۱۳ ۱۲ بخاری رقم ۳۰۵۸ مفہوم حدیث۔

قنوتِ نازلہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَةَ، وَثَبِّتْھُمْ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِکَ، وَأَوْزِعْھُمْ اَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِیْ عٰھَدْتَّھُمْ عَلَیْہِ، وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ. اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ، وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ، وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ، اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَھُمْ، وَأَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: اے اللہ ! تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمادے، اور ان کے دلوں میں باہمی الفت ومحبت پیدا کردے، اور ان کے باہمی تعلقات کو درست فرمادے، اور ان کے دلوں میں ایمان وحکمت بھردے، اور اپنے رسول ﷺ کے مذہب پر ان کو ثابت رکھ اور ان کو توفیق مرحمت فرما کہ وہ تیرے اس عہد کو پورا کریں جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے، اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ یا اللہ! ان کافروں پر رحم نہ فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ ! تو ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے، اور ان کے قدموں کو ڈگمگادے، اور ان پر تو ایسا عذاب نازل فرما جسے مجرم قوموں سے رد کرتا ہی نہیں۔ اے اللہ !رحمت بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو افضل (الخلائق) ہیں، اور آپ ﷺ کے آل واصحاب پر، اور سلامتی وبرکت نازل فرما۔

اسمائے حسنیٰ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرلے وہ جنتی ہوگا۔ (بخاری رقم ۶۴۱۰ و مسلم)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ (۱) بے حد رحم کرنے والا	اَلرَّحِیْمُ (۲) بڑا مہربان	اَلْمَلِکُ (۳) حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ (۴) برائیوں سے پاک
اَلسَّلَامُ (۵) بے عیب ذات	اَلْمُؤْمِنُ (۶) امن دینے والا	اَلْمُهَیْمِنُ (۷) نگہبان	اَلْعَزِیْزُ (۸) سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ (۹) سب سے زبردست	اَلْمُتَکَبِّرُ (۱۰) بڑائی اور بزرگی والا	اَلْخَالِقُ (۱۱) پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ (۱۲) جان ڈالنے والا
اَلْمُصَوِّرُ (۱۳) صورت دینے والا	اَلْغَفَّارُ (۱۴) درگذر کرنے والا	اَلْقَهَّارُ (۱۵) اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ (۱۶) عطا کرنے والا
اَلرَّزَّاقُ (۱۷) رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ (۱۸) مشکل کشا	اَلْعَلِیْمُ (۱۹) وسیع علم والا	اَلْقَابِضُ (۲۰) روزی تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ (۲۱) روزی فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ (۲۲) پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ (۲۳) بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ (۲۴) عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ (۲۵) ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ (۲۶) سب کچھ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ (۲۷) سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ (۲۸) حاکم مطلق

اَلْعَدْلُ (۲۹) سرتاپا انصاف	اَللَّطِیْفُ (۳۰) بہت نرمی کرنے والا	اَلْخَبِیْرُ (۳۱) سب کچھ جاننے والا	اَلْحَلِیْمُ (۳۲) بڑا بردبار
اَلْعَظِیْمُ (۳۳) بڑا بزرگ	اَلْغَفُوْرُ (۳۴) بہت بخشنے والا	اَلشَّکُوْرُ (۳۵) قدردان	اَلْعَلِیُّ (۳۶) بہت بلند و برتر
اَلْکَبِیْرُ (۳۷) بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ (۳۸) سب کا محافظ	اَلْمُقِیْتُ (۳۹) توانائی دینے والا	اَلْحَسِیْبُ (۴۰) کفایت کرنے والا
اَلْجَلِیْلُ (۴۱) بڑے اور بلند مرتبہ والا	اَلْکَرِیْمُ (۴۲) بہت کرم کرنے والا	اَلرَّقِیْبُ (۴۳) بڑا نگہبان	اَلْمُجِیْبُ (۴۴) دعائیں قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ (۴۵) وسعت والا	اَلْحَکِیْمُ (۴۶) بڑی حکمتوں والا	اَلْوَدُوْدُ (۴۷) بہت محبت کرنے والا	اَلْمَجِیْدُ (۴۸) بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ (۴۹) مردوں کو زندہ کرنے والا	اَلشَّهِیْدُ (۵۰) حاضر و ناظر	اَلْحَقُّ (۵۱) برحق و برقرار	اَلْوَکِیْلُ (۵۲) بڑا کارساز
اَلْقَوِیُّ (۵۳) بڑی طاقت والا	اَلْمَتِیْنُ (۵۴) شدید قوت والا	اَلْوَلِیُّ (۵۵) مددگار و حمایتی	اَلْحَمِیْدُ (۵۶) لائق تعریف
اَلْمُحْصِیْ (۵۷) شمار میں رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ (۵۸) پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ (۵۹) دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ (۶۰) زندگی دینے والا
اَلْمُمِیْتُ (۶۱) موت دینے والا	اَلْحَیُّ (۶۲) ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْقَیُّوْمُ (۶۳) ہمیشہ قائم رہنے والا	اَلْوَاجِدُ (۶۴) ہر چیز کو پانے والا

اَلْمَاجِدُ (٦٥) بزرگی اور بڑائی والا	اَلْوَاجِدُ(٦٦) اکیلا	اَلْأَحَدُ (٦٧) تنہا	اَلصَّمَدُ (٦٨) بے نیاز
اَلْقَادِرُ (٦٩) قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ (٧٠) پوری مقدرت رکھنے والا	اَلْمُقَدِّمُ (٧١) پہلے اور آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ (٧٢) پیچھے اور بعد میں رکھنے والا
اَلْأَوَّلُ (٧٣) سب سے پہلے	اَلْاٰخِرُ (٧٤) سب کے بعد	اَلظَّاهِرُ (٧٥) ظاہر و آشکارا	اَلْبَاطِنُ (٧٦) پوشیدہ و پنہاں
اَلْوَالِی (٧٧) متولی اور متصرف	اَلْمُتَعَالِی (٧٨) سب سے بلند اور برتر	اَلْبَرُّ (٧٩) بڑا اچھا سلوک کرنے والا	اَلتَّوَّابُ (٨٠) توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ (٨١) بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ (٨٢) معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ (٨٣) بہت بڑا مشفق	مَالِكُ الْمُلْكِ سلطنت کا مالک (٨٤)
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (٨٥) عظمت وجلال اور انعام واکرام والا		اَلْمُقْسِطُ (٨٦) عدل وانصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ (٨٧) سب کو جمع کرنے والا
اَلْغَنِیُّ (٨٨) بڑا بے نیاز	اَلْمُغْنِی (٨٩) بے نیاز و غنی بنا دینے والا	اَلْمَانِعُ (٩٠) روک دینے والا	اَلضَّارُّ (٩١) نقصان پہونچانے والا
اَلنَّافِعُ (٩٢) نفع پہونچانے والا	اَلنُّوْرُ (٩٣) سرتاپا نور	اَلْهَادِی (٩٤) سیدھا راستہ دکھانے والا	اَلْبَدِيْعُ (٩٥) ایجاد کرنے والا
اَلْبَاقِی (٩٦) ہمیشہ باقی رہنے والا	اَلْوَارِثُ (٩٧) سب کے بعد موجود رہنے والا	اَلرَّشِيْدُ (٩٨) بڑا نیک	اَلصَّبُوْرُ. (٩٩) بڑا صبر وتحمل والا [1]

[1] اسمائے حسنیٰ ترمذی رقم ٣٤٢٩

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حدیث اربعین

بچوں اور بڑوں کے لیے آداب سے متعلق چالیس اُحادیث جمع کی گئی ہیں، تا کہ ہم اپنی زندگی کے ہر میدان میں حضور اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں، اور انہیں سنتوں میں اللہ تعالیٰ نے دونوں جہاں کی کامیابی رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۱) عَنْ جَابِرٍؓ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَاتَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ (مشکوٰۃ عن بیہقی)

حضرتِ جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو داخل ہوتے وقت سلام نہ کرے اس کو (اندر آنے کی) اجازت مت دو۔

(۲) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ. (بخاری رقم ۵۵۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِؓ قَالَ: مَارَأَیْتُ أَحَدًا أَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (ترمذی رقم ۳۵۷۵)

حضرت عبد اللہ ابن حارث سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ، مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

حضرت عبداللہ ابن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا دیتا ہے جتنا سختی پر (یا اور کسی چیز پر) نہیں دیتا۔ (ابوداؤد رقم ۴۱۷۳)

(۵) عَنْ جَرِيْرٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ. (ابوداؤد رقم ۴۱۷۵)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔

(۶) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. (مسلم رقم ۴۶۳۲)

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اچھے اخلاق نیکی ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو ناپسند کرو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

(۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. (متفق علیہ بخاری رقم ۳۲۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

نے: تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، وَإِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. (متفق علیہ بخاری رقم ۵۶۴۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کشتی میں پچھاڑنے والا پہلوان نہیں ہے۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے

(۹) عَنْ عَائِشَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کا اکرام ان کی حیثیت کے مطابق کیا کرو۔ (ابوداؤد رقم ۴۲۰۲)

(۱۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ، مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ. (ابوداؤد رقم ۴۱۷۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(۱۱) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ. (ابن ماجہ ۳۹۵۶)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن درجہ کے اعتبار سے سب سے بُرا آدمی وہ ہوگا جس نے اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا (بنانے) کی خاطر قربان کیا۔

(۱۲) عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْاِیْمَانِ. (مسلم رقم ۷۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹائے۔ اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے اس کو منع کرے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اس کو ختم کرنے کی تدبیر کرے۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(۱۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ. (متفق علیہ بخاری رقم ۶۵۴۹)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(۱۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَمَتَ نَجَا. (ترمذی رقم ۲۴۲۵)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

(۱۵) عَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا، کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ.

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا میں جو دو رُخا ہوگا قیامت کے دن اس کو آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (ابوداؤد رقم ۴۲۳۰)

(۱۶) عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ، لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ. (ترمذی ۲۴۲۹)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کا عار دِلاتا ہے، تو وہ اس گناہ کو کیے بغیر نہیں مرتا۔

(۱۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ، وَيُنْسَأَ لَهٗ فِيْ أَثَرِهٖ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ.

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو، اور اس کی عمر دراز ہو، تو وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (متفق علیہ، بخاری رقم ۵۵۲۷)

(۱۸) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (متفق علیہ بخاری رقم ۵۵۲۵)

حضرت جبیر ابن مطعمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رشتہ کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا. (بخاری رقم ۵۵۳۲)

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ دے لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے، جب اس سے تعلق توڑا جائے تو وہ اُسے جوڑ دے۔

(۲۰) عَنْ أَبِی بَکْرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْھَا مَایَشَاءُ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ، فَاِنَّہٗ یُعَجَّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیَاۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ. (مشکوٰۃ)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں میں جتنے چاہے معاف کر دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے۔ اس کو زندگی میں مرنے سے پہلے ہی سزا مل جاتی ہے۔

(۲۱) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَّھْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بات کرنا چھوڑ دے۔ جس نے تین دن سے زائد مدت تک بات نہ کی اور وہ مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد رقم ۴۲۶۸)

(۲۲) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. (ابوداؤد رقم ۴۳۴۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا گمان رکھنا بہترین عبادتوں میں سے ہے۔

(۲۳) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو ایک بل سے دو بار ڈسا نہیں جاتا۔ (متفق علیہ بخاری ۵۶۶۸)

(۲۴) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا یَأْکُلْ طَعَامَکَ إِلَّا تَقِیٌّ. (ابوداود رقم ۴۱۹۲)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صحبت نہ اختیار کرو مگر مؤمن کی اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر متقی شخص۔

(۲۵) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرْضُهٗ وَدَمُهٗ حَسْبُ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. (ابوداود رقم ۴۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، آبرو اور اس کا خون حرام ہے۔ ایک آدمی کے بُرا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(۲۶) عَنِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَّسَاوِیْهِمْ. (ابوداود ۴۲۵۴)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے مُردوں کی خوبیوں کو یاد کیا کرو، اور ان کی بُرائیوں کا تذکرہ مت کرو۔

(۲۷) عَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مُّسْلِمِیْنَ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا. (ابوداود رقم ۴۵۳۶)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو دو مسلمان آپس میں مل کر مصافحہ کرتے ہیں،
جدائی سے پہلے ان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

(۲۸) عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ
نے فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے۔ (مسلم ۱۶۷۳)

(۲۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدِ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچتے رہو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد رقم ۴۲۵۷)

(۳۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهُ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ انھوں نے فرمایا: آدمی (حشر میں) اس شخص کے ساتھ ہوگا
جس سے اس نے محبت کی۔ (بخاری رقم ۵۰۷۲)

(۳۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
مَا مِنْ مُّسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ
أَوْ دَآبَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ. (بخاری رقم ۵۵۵۳)

حضرت انس ابن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: کوئی مسلمان پودا لگائے، اور اس سے انسان یا جانور کھائے، تو وہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔

(۳۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ۵۵۹۶)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(۳۳) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری رقم ۳۲)

(۳۴) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ بخاری رقم ۱۲)

(۳۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (متفق علیہ بخاری رقم ۹)

(۳۶) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَ ةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لنگی ٹخنوں سے جتنا نیچے ہوگی، اتنا حصہ آگ میں ہوگا۔ (بخاری رقم ۵۳۴۱)

(۳۷) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ. صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْا لَهٗ. (مسلم رقم ۳۰۸۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے۔ صدقۂ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے یا صالح اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔

(۳۸) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا. بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. (بخاری رقم ۶۷)

حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہر کام آسان بنا کر پیش کرو مشکل بنا کر پیش نہ کرو۔ خوشخبری دو، اور نفرت نہ دلاؤ۔

(۳۹) عَنْ مُعَاوِيَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اس بات سے خوشی ہوتی ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں، تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (ترمذی رقم ۲٦۷۹)

(۴۰) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ.

(خط کشیدہ ابوداؤد رقم ۴۹۲۷، بقیہ بیہقی)

حضرت جابر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گانے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جیسا کہ پانی سے کھیتی پیدا ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ. "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ . سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" (بخاری ٦١٨٨)

حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دو کلمہ ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے میزان میں بھاری رحمٰن کو محبوب "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ." ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے، اور میں بلند و برتر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

صفحہ نمبر	دعائیں	دستخط معلم	صفحہ نمبر	دعائیں	دستخط معلم
۱۴	ارکان اسلام		۶۲	جلسہ کی دعا	
۱۳۲	اول و دوم کلمہ		۶۴	التحیات	
۱۳۲	اول و دوم کلمہ کا ترجمہ		۶۴	درود	
۱۳۲	سوم کلمہ مع ترجمہ		۶۴	درود کے بعد کی دعا	
۱۳۲	چہارم کلمہ		۶۶	اللھم انت السلام	
۱۳۳	پنجم کلمہ		۷۸	نماز وتر کے بعد کی دعا	
۱۵	ایمان مجمل مع ترجمہ		۸۱	استخارہ کی دعا	
۱۷	ایمان مفصل مع ترجمہ		۸۳	صلوۃ الحاجہ کی دعا	
۳۸	بیت الخلا جانے سے پہلے		۷۹	چاشت کی نماز کے بعد	
۳۸	بیت الخلا سے نکلنے کے بعد		۹۵	نماز جنازہ کا مختصر طریقہ	
۵۹	سورہ فاتحہ مع تجوید		۹۶	(اللھم اغفر لہ)	
۴۱	وضو کے دوران		۹۷	اللھم اغفر لحینا	
۴۱	وضو کے بعد کی دعا		۹۷	اللھم اجعلہ فرطا	
۱۵۱	جب بھی گھر سے نکلے		۹۸	چوتھی تکبیر کے بعد کی دعا	
۱۵۰	جب گھر میں داخل ہو		۹۹	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	
۱۵۷	جب مسجد میں داخل ہو		۹۸	میت کو قبر میں اتارتے وقت	
۱۵۷	مسجد سے نکلتے وقت		۱۰۷	نیا چاند دیکھنے پر	
۵۲	اذان و اقامت		۱۰۸	افطار کے بعد کی دعا	
۵۵	اذان کا جواب		۱۳۹	شب قدر کی دعا	
۵۶	اذان و اقامت کے بعد کی دعا		۱۱۴	تلبیہ، لبیک اللھم لبیک	
۵۸	دعائے استفتاح (توجیہ)		۱۳۳	سید الاستغفار	
۵۹	سورہ فاتحہ کا ترجمہ		۱۴۹	سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں	
۶۰	رکوع کی تسبیح وسجدہ کی تسبیح		۱۵۰	جب سو کر اٹھے	
۶۰	اعتدال (قومہ) کی دعا		۱۵۰	جب نیند نہ آئے	
۶۲	دعاء قنوت		۴۲	وضو کے فرائض	
۱۶۴	قنوت نازلہ		۴۶	غسل کے فرائض	
۷۷	قنوت وتر		۶۹	نماز کے ارکان	

حضرت مولانا محمد ایوب ندوی شافعی کی دیگر مطبوعات

شافعی فقہ (مکمل دو حصوں میں) روزمرہ کے مسائل کا احاطہ کئے ہوئے، عبادات پر مشتمل پہلا حصہ اور دوسرا حصہ معاملات پر لکھا گیا ہے۔ مدارس اور انفرادی معلومات و رہنمائی کے لئے شافعی مسلک پر لاجواب کتاب۔

مناسک حج یہ شافعی مسلک پر لکھی ہوئی بہت عملی کتاب ہے موجودہ زمانہ کے لحاظ اور ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوے اس کو مولانا موصوف نے مسجد حرام میں بیٹھ کر ترتیب دیا ہے اور دوسرے سفر مبارک پر اس پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ سفر مبارک پر جانے والوں کے لئے رہنما کتاب۔

کتاب الزکوٰۃ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن زکوٰۃ ہے اس میں کوتاہی سے آدمی گنہگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے مختلف اشیاء پر الگ الگ مقدار میں زکوٰۃ فرض کی ہے اس پر عمل کرنے اور مسائل کو جاننے کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

تقسیم میراث اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مسلک شوافعی کی وضاحت کے ساتھ ساتھ احناف کے مسلک کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد علم حساب پر ہے مولانا نے اس کو بہت محنت سے الگ الگ باب میں خاکے بنا کر نمونے کے ساتھ سمجھایا ہے اس کی مدد سے قاری کے لئے یہ مشکل اور پیچیدہ نہیں رہتا اپنے موضوع پر بہت کامیاب اور عملی کتاب ہے۔